مسند امام اعظمؒ

ترجمہ وتشریح

حضرت علامہ مولانا

عبدالرزاق صدیقی

مکتبہ ضیاء العلوم صدر راولپنڈی

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں سے لو اور جس سے منع کریں باز آ جاؤ

مسند امام اعظمؒ

ترجمہ و تشریح

حضرت علامہ مولانا عبد الرزاق صدیقی

ناشر: مکتبہ ضیاء العلوم

اشاعتی ضابطہ

نام کتاب: **مسند امام اعظم شریف**

مترجم: علامہ **عبد الرزاق صدیقی** مدظلہ العالی

کمپوزنگ: **ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر** سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: **قاضی محمد یعقوب چشتی**

پروف ریڈنگ: مولانا رضا المصطفیٰ سید مقرب حسین شاہ
حافظ شفاقت حسین

ضخامت: $\frac{23x36}{16}$ 416 صفحات

ناشر:

مکتبہ ضیائیہ دوکان نمبر 156-1
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5534889-0345-6808918

مکتبہ ضیاء العلوم اندرون جامعہ محمدیہ ضیاء العلوم
راولپنڈی پاکستان 0332-5262513

احمد بک کارپوریشن روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی
Ph: 051-5536111

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ الْاَعْمَالِ بِالنِّیَّاتِ

باب ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''

حدیث ۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصِ اللَّیْثِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ امْرَاَةٍ یَّنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ''

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ یحیٰی سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن ابراہیم تیمی سے وہ علقمہ بن وقاص لیثی سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر ایک آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہے (یعنی اس کا ثواب ہے) اور جس نے ہجرت دنیا کی خاطر کی وہ اُسے حاصل ہو اور اس کی ہجرت کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے ہے تو اس کی ہجرت کا پھل بس وہی ہے جو اس نے نیت کی ہے۔

مشکل الفاظ: امرئ ۔ شخص، آدمی، یصیبھا : وہ اسکو پہنچے یا وہ اسے کو پالے

مختصر تشریح: اس حدیث پاک میں نیت کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ ایک مسلمان کا ظاہری عمل بیشک کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو جب تک اس کے عمل کے پیچھے کارفرما نیت اچھی نہیں ہوگی اس وقت تک اس کے عمل کا کوئی فائدہ آخرت میں حاصل نہیں ہوگا۔

كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ

"ایمان، اسلام، تقدیر اور شفاعت کی کتاب"

بَابٌ ٢ شرائع الاسلام وَ ذم القدرية

باب ارکانِ اسلام اور قدریہ کی مذمت

حدیث ۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَا مَعَ صَاحِبٍ لِيْ بِمَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَبْصَرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَكَ اَنْ نَاْتِيَهٗ فَنَسْاَلَهٗ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَلُهٗ فَاِنِّيْ اَعْرِفُ بِهٖ مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا ، اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدْرَ فَبِمَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبْلِغْهُمْ مِنِّيْ اِنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَلَوْ اَنِّيْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ اَبْيَضُ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَدَدْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا حَتّٰى اَلْصَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَائِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

مِنَ اللّٰهِ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا مِنْ تَصْدِيْقِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَاهِىَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى هِىَ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَهَا شَرَائِطُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ، قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ عَلَىَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا فِىْ اَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِىْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِىْ بِصُوْرَةٍ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الصُّوْرَةَ

یحییٰ بن یعمر امام ابوحنیفہ کے استاذ کہتے ہیں کہ میں اپنے ہمراہی کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھا کہ اچانک عبداللہ بن عمر نظر آئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا چاہتے ہو کہ ہم ان کے پاس جا کر تقدیر کا مسئلہ پوچھیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں تو میں نے کہا اچھا مجھے سوال کرنے دو۔ کیونکہ میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر ہم حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا۔ اے ابوعبدالرحمن ہم اس سرزمین پر چلتے پھرتے ہیں اور کبھی ایسے شہر

میں بھی ہمارا گزر ہوتا ہے جس کے باشندے کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ تو ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا ان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور بری ہوں۔ اور اگر میں کچھ مددگاروں کو پا لوں تو ایسے لوگوں سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ ہم صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک نہایت سفید رنگ کا جس کی زلفیں کندھوں پر لٹکی ہوئیں۔ خوشبو میں مہکتا ہوا، سفید کپڑے پہنے ہوئے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر السلام علیک یا رسول اللہ اور السلام علیکم کہا رسول اللہ ﷺ نے بھی سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی پھر اس نے ادب سے کہا کہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں یا رسول اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا آ جاؤ تو وہ ایک دو قدم اور قریب ہوا۔ پھر کھڑے ہو کر دوبارہ پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا اور قریب ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں قریب آ تو وہ قریب آ بیٹھا۔ اور اپنے گھٹنے حضور ﷺ کے گھٹنوں سے جوڑ لئے۔ پھر بولا مجھے ایمان کی حقیقت بتایئے آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس بات پر ایمان لائے کہ قیامت کے دن اس سے ملاقات ہوگی۔ اور آخرت کے اور اس پر کہ جو تقدیر بھلی ہے یا بری وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کا صدقت کہنا اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنا ہمارے لئے حیرانی کا باعث ہوا۔ گویا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے پھر کہنے لگا کہ شرائع اسلام (ارکان اسلام) بتایئے کہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج بیت اللہ کرنا جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہے، رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا، اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو اس کے قول صدقت پر پھر تعجب ہوا۔ پھر بولا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے تو آپ

ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ کہ تو ہر عمل کو اس طرح سرانجام دے کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تجھ کو یہ حالت نصیب نہ ہو تو کم از کم یہ خیال کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اس نے کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو کیا میں محسن ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں بیشک کہنے لگا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھ کو قیامت کا حال بتایئے کہ وہ کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ اس کی چند نشانیاں ہیں۔ پھر فرمایا کہ بیشک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی، بارش کب ہوگی، عورت کے رحم میں کیا ہے۔ کل انسان کیا کرے گا اور یہ کہ انسان کس جگہ مرے گا اور بیشک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہہ کے ہمارے سامنے ہی لوٹ گیا۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ذرا بلانا اس آدمی کو۔ ہم اس کے نشان قدم پر دوڑ پڑے۔ مگر ہم کو اس کا کچھ پتہ نہ چلا اور نہ سمجھے۔ کہ کدھر غائب ہو گیا۔ یہ ہی بات ہم نے نبی کریم ﷺ سے کہی آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ اللہ کی قسم ہے۔ "اللہ کی قسم ہے اس موقع کے علاوہ وہ جب کبھی کسی صورت میں نمودار ہوئے میں نے اُن کو پہچان لیا۔"

حدیث۳: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صُوْرَةِ شَابٍّ عَلَیْهِ ثِیَابٌ بَیَاضٌ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْنُوْ فَقَالَ اُدْنُهْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِیْمَانُ فَقَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ

صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَدْرِىْ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا شَرَائِعُ الْاِسْلَامِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَدْرِىْ ثُمَّ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَمَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فَقَفّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَىَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَا فَلَمْ نَرَلَهٗ اَثَرًا فَاَخْبَرْنَا النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَآءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے راویت کی انہوں نے ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے راویت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی پاک ﷺ کے پاس ایک سفید پوش جوان آدمی کی صورت میں آئے اور کہا السلام علیک یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا "وعلیک السلام" پھر اس نے کہا یارسول اللہ کیا میں قریب آسکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آجاؤ پھر اس شخص نے کہا ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور اچھی اور بری تقدیر پر اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہم نے اس کے اس لفظ پہ تعجب کیا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا یارسول اللہ شرائع اسلام کیا کیا ہیں، آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم اس کے اس لفظ پر حیران ہوئے گویا کہ وہ جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں عمل

کرے گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ حالت نہ ہو تو کم از کم یہ خیال کر کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ پھر بولا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اس نے پھر سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی اس پر آپ نے فرمایا اس بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ وہ واپس چلا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذرا اس شخص کو بلاؤ تو عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم اس کو ڈھونڈنے نکلے۔ لیکن اس کا نشان نہ پایا۔ اور واپس آ کر آپ کو خبر دی کہ وہ تو نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تم کو دینی احکام سکھانے آئے تھے۔

بَابُ ٣ اَلتَّوْحِيْدُ وَالرِّسَالَةُ

باب ۳ توحید اور رسالت کے بیان میں

حدیث ٤ . اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ رِجَالاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَدَّثُوْهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَتْ لَهٗ رَاعِيَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهٗ وَاَنَّهٗ اَمَرَهَا تَتَعَاهَدُ شَاةً فَتَعَاهَدَتْهَا حَتّٰى سَمِنَتِ الشَّاةُ وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِيَةُ بِبَعْضِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُاللّٰهِ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاَخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَةُ بِاَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَظَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ سَوْدَاءُ لَا عِلْمَ لَهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ سَاَلَهَا اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا فَاَعْتَقَهَا.

چند صحابہ کرام کے واسطے سے حضرت عطاء حضرت ابوحنیفہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ کے پاس ایک لڑکی ملازمہ تھی وہ ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔

اور ان کی خدمت بھی کیا کرتی تھی۔ انہوں نے اس کی نگرانی میں ایک اور بکری دی جس کی وہ دیکھ بھال کرتی یہاں تک کہ وہ خوب موٹی تازی ہو گئی ایک روز وہ لڑکی کسی اور بکری کے دھیان میں تھی کہ اچانک بھیڑیا آیا اور اس بکری کو اچک لے گیا اور چیر پھاڑ ڈالا۔ جب عبداللہ آئے تو انہوں نے اس کو نہ پایا۔ لڑکی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت عبداللہ نے غصہ میں آ کر اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر نادم ہوئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ایک بے قصور مومنہ کو مارا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ وہ ایک حبشی عورت ہے اس کو ایمان کا کیا پتہ۔ حضور ﷺ نے ایک آدمی بھیج کر اس کو بلایا اور اس سے پوچھا خدا کہاں ہے اس نے جواب دیا آسمان میں ہے۔ پھر فرمایا میں کون ہوں اس نے کہا کہ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ تو مومنہ ہے اس کو آزاد کر دو۔ لہذا حضرت عبداللہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

تشریح: معاشرے میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق فرائض کا خیال رکھنا لازم قرار دیا ہے۔ اسلام نے ایک آقا اور غلام، ایک مالک اور ملازم کے حقوق کا بھی تعین کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح خود پہنتے ہو اسی طرح ان کو بھی پہناؤ۔ جس طرح خود کھاتے ہو ان کو بھی اسی طرح کھلاؤ۔ اور ان کو کوئی ایسا کام نہ دو جو ان کیلئے مشکل ہو۔

حدیث بالا میں اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ بلاوجہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس کا حتی الامکان ازالہ کیا جائے۔

حدیث ۵: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنْهَضُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا الْیَهُوْدِیَّ

قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِي الْمَوْتِ فَسَأَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَبُوْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ اِشْهَدْ لَهٗ فَقَالَ الْفَتٰى اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَبِيْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اِنْهَضُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا الْيَهُوْدِيَّ قَالَ فَوَجَدَهٗ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰى اَبِيْهِ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَصَفَ الْحَدِيْثَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ عَلٰى هٰذِهِ الْهَيْئَاةِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَبِيْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ نے حضرت بریدہ بن الحصیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو ہم اپنے پڑوسی یہودی کی عیادت کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت اس کے پاس پہنچے تو اس کو نزع کی حالت میں پایا۔ آپ نے اس کی حالت اس سے پوچھی پھر فرمایا کہ اقرار کرے کہ اللہ کے سوا خدا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس پر یہودی نے اپنی باپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ مگر وہ کچھ نہ بولا۔ نبی پاک ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اس بات کا اقرار کر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہودی نے دوبارہ باپ کی طرف دیکھا تو اس کا باپ بولا اقرار کرلے تو اس جوان نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس

نے میرے ذریعہ ایک انسان کو دوزخ کی آگ سے بچایا۔

اور ایک روایت اس طرح ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا چلو ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی بیمار پرسی کریں۔ راوی نے کہا کہ جب حضور ﷺ اس کے قریب پہنچے تو اس کو جان کنی کی حالت میں پایا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے کہا ہاں بیشک۔ پھر فرمایا کیا تو اقرار کرتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس پر اس یہودی نے نظر اٹھا کر اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ راوی نے کہا کہ آپ نے اپنا کلام دہرایا۔ اس روایت میں تین مرتبہ تکرار ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

یہاں تک کہ مریض نے کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایک انسان کو میرے طفیل دوزخ کی آنچ سے محفوظ رکھا۔

مشکل الفاظ: انھضوا۔ اٹھو، چلو۔ نعود۔ ہم بیمار پرسی کریں۔ الفتی۔ نوجوان، القذ۔ اس نے بچایا۔ نسمۃ۔ آگ، آنچ۔

بَابُ ٤ التَوَقُّفَ فِی ذَارِی الْمُشْرِکِیْنَ

مشرکین کی اولاد کے بارے میں فیصلہ دینے سے توقف کرنے کا بیان

حدیث ٦: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ قِیْلَ فَمَنْ مَاتَ صَغِیْرًا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنالیتے ہیں۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ اگر بچپن میں مر گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں کیا کرنے والے ہیں۔

مشکل الفاظ: مولود . پیدا ہونے والا یھودانہ وہ دونوں اس کو یہودی بناتے ہیں. ینصرانہ وہ دونوں اس کو عیسائی بناتے ہیں۔

تشریح: مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں علماء اس کے قائل ہیں کہ وہ جنتی ہیں اور مشرکین اور غیر مسلموں کے بچے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ معاملہ مشیت ایزدی پر موقوف ہے۔یہی امام اعظم صاحب کا موقف ہے۔

بَابُ ۵ اَصْلُ الْاِسْلَامِ الشَّهَادَة

باب اسلام کی اصل توحید کی شہادت ہے

حدیث ۷: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہے کہ میں کافروں سے اس وقت لڑتا اور جہاد کرتا رہوں جب تک وہ لاالہ الااللہ نہ کہیں جب وہ کلمہ توحید کہہ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچالیں گے۔ مگر کسی شرعی حق میں پھران کی دلی حالت کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔

مشکل الفاظ: اُمِرْتُ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اَنْ اُقَاتِلَ ۔ یہ کہ میں جہاد

کروں۔ عَصَمُوْا۔ انہوں نے بچالیا۔

تشریح: کفار کے خلاف علی الاعلان جہاد کے حکم کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اگر کافر کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ حسابھم علی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ زبان سے کلمہ پڑھیں تو ان کو قتل نہی کیا جائے گا اگر چہ وہ دل سے اسلام کی حقانیت کے قائل نہ ہوں۔

بَابُ ٦ عدم کُفر اهل الکبائِر

باب یہ کہ بڑے بڑے گناہ کرنے سے کفر نہیں لازم آتا

حدیث ۸: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ مَا کُنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الذُّنُوْبَ شِرْکًا قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ هَلْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ذَنْبٌ تَبْلُغُ الْکُفْرَ قَالَ لَا اِلَّا الشِّرْکُ بِاللہِ تَعَالٰی.

حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ کیا تم کبیرہ گناہوں کو شرک شمار کرتے ہو تو انہوں نے کہا نہیں۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اس امت میں کوئی گناہ ایسا ہے جو کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں سوائے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے۔

مشکل الفاظ: تعدون ۔تم شمار کرتے ہو۔ الذنوب ۔ گناہ (کبیرہ گناہ)۔

تشریح: خوارج کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ بڑے گناہ کی وجہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے۔ یہ حدیث اس کی بین دلیل ہے۔

حدیث نمبر ۹: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ

طَاؤُسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَكْسِرُوْنَ اَغْلَاقَنَا وَيَنْقُبُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيُغِيْرُوْنَ عَلٰى اَمْتِعَتِنَا اَكَفَرُوْا قَالَ لَا قَالَ اَرَاَيْتَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَاَوَّلُوْنَ عَلَيْنَا وَيَسْفِكُوْنَ دِمَاءَنَا اَكَفَرُوْا قَالَ لَا حَتّٰى يَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُحَرِّكُهَا وَيَقُوْلُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ فَرَفَعُوْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا اے ابو عبدالرحمن ذرا بتایئے کہ جو لوگ ہمارے تالے توڑتے ہیں ہمارے گھروں میں نقب زنی کرتے ہیں۔ اور ہمارا مال و متاع لوٹتے ہیں کیا وہ کافر ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا کہ بتایئے تاویلیں کرتے ہیں ہمارا خون بہاتے ہیں کیا وہ کافر ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کو انگلی ہلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور وہ کہتے جا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت یہی ہے اس حدیث کو ایک جماعت نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

مشکل الفاظ: یکسرون۔ وہ توڑتے ہیں۔ اغلاقنا۔ ہمارے تالے۔ ینقبون۔ نقب زنی کرتے ہیں۔ یعنی دیوار وغیرہ توڑ کر اندر لوٹتے ہیں۔ یغیرون۔ وہ لوٹتے ہیں۔ امتعتنا۔ ہمارا مال و متاع۔ یتاوّلون۔ وہ تاویلیں کرتے ہیں۔ یسفکون۔ وہ بہاتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث میں بھی بڑے بڑے گناہوں کے مرتکبین کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ ان جرائم کی وجہ سے کافر ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا جب تک یہ لوگ شرک نہ کریں اس وقت تک وہ کافر نہ ہوں گے۔

بَابُ ۷ عدم خُلُود المؤمِنِینَ فِی النَّارِ

باب مومن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے

حدیث ۱۰: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَبِیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بَیْنَا اَنَا رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا اَبَاالدَّرْدَاءِ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ قَالَ فَسَکَتَ عَنِّیْ سَاعَۃً ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً فَقَالَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ قَالَ فَسَکَتَ عَنِّیْ سَاعَۃً ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً فَقَالَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اِصْبَعِ اَبِی الدَّرْدَاءِ السَّبَابَۃُ یُؤْمِیُ اِلٰی اَرْنَبَتِہٖ.

حضرت عبداللہ بن حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء صحابی رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سواری پر سوار تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوالدرداء جو شخص یہ اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ حضرت ابوالدرداء کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تھوڑی دیر چپ رہے اور کچھ راستہ طے کیا۔ پھر فرمایا کوئی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ میں نے پھر کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور تھوڑا راستہ طے کیا پھر ارشاد فرمایا جو اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ

میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ میں نے پھر کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے تو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ زنا کرے اور چوری کرے اور اگرچہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ ابوالدرداء اپنی شہادت کی انگلی سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

مشکل الفاظ: سار ساعة ۔تھوڑی دیر چلے۔ وان رُغم الف ابی الدرداء۔ بیشک ابوالدرداء کی ناک گرد آلود ہو۔ یہ ایک عربی محاورہ ہے جو ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جس طرح اردو میں کہا جاتا ہے کہ یہ کام ہوگا بیشک تم الٹے لٹک جاؤ۔ السبابة۔ شہادت کی انگلی۔ او ننته۔ ان کی ناک۔

تشریح: اس حدیث میں خوارج کے عقائد کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں واضح ارشاد ہے کہ بیشک آدمی زنا اور چوری کا مرتکب ہو وہ جنت میں کلمہ شہادت کی وجہ سے جائے گا۔ مگر گناہ کبیرہ کی وجہ سے ابتداء میں سزا بھگت کر جنت میں جائے گا اور اگر اللہ چاہے یا انبیاء و صلحاء کی سفارش سے ابتداء سے ہی جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔

حدیث ۱۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِیْ قَالَ لَمَّا نَزَلَ مُعَاذٌ حِمْصَ اَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌ فَقَالَ مَاتَرٰی فِیْ رَجُلٍ وَصَلَ الرَّحْمَ وَبَرَّ وَصَدَقَ الْحَدِیْثَ وَاَدَّی الْاَمَانَةَ وَعَفَّ بَطْنَهٗ وَفَرْجَهٗ وَعَمِلَ مَااسْتَطَاعَ مِنْ خَیْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ شَکَّ فِی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اِنَّهَا تَحْبِطُ مَاکَانَ مَعَهَا مِنَ الْاَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرٰی فِیْ رَجُلٍ رَکِبَ الْمَعَاصِیَ وَسَفِکَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحَلَّ الْفُرُوْجَ وَالْاَمْوَالَ غَیْرَ اَنَّهٗ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مُخْلِصًا قَالَ مُعَاذٌ اَرْجُوْ

وَاَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ الْفَتٰى وَاللهِ اِنْ كَانَتْ هِيَ الَّتِيْ اَحْبَطَتْ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا تَضُرُّ هٰذِهِ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مُعَاذٌ مَا اَزْعَمُ اَنَّ رَجُلاً اَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هٰذَا.

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوسلمی خولانی سے انہوں نے کہا کہ جب حضرت معاذ نے حمص میں قدم رنجہ فرمایا تو ایک نوجوان آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ایسے آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے صلہ رحمی کی اور نیکی کی۔ اور سچی بات کی اور امانت ادا کی اور اپنے پیٹ اور فرج کو (حرام سے) بچایا۔ اور حتی المقدور کام کیے مگر اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں شک کیا۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ اس کا یہ شک اس کے اعمال کو جلا دے گا۔ اس نوجوان نے کہا کہ ایسے آدمی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو گناہوں کا مرتکب ہوا اور خونریزی کی۔ زنا کاری کی اور غصب مال کو حلال جانا مگر اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا خلوص دل سے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں (نجات) کی امید رکھتا ہوں اور سزا کا خوف بھی رکھتا ہوں اس جوان نے کہا اگر اس کے شک نے اس کے اچھے اعمال کو جلا دیا تو اس کے اعمال سیئہ اس کے خلوص دل کی شہادت کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ (کہہ کر) وہ واپس چلا گیا۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ سنت کو جاننے والا کوئی نہیں۔

مشکل الفاظ: شاب۔ نوجوان، عفّ۔ بچایا، تحبط۔ اس نے جلا دیا۔

سفک۔ اس نے خون بہایا، استحل۔ اس نے حلال جانا، الفتٰی نوجوان، ماتضر۔ اس نے نقصان نہیں دیا۔

تشریح: اس حدیث میں ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کو شرط نجات قرار دیا گیا ہے کتنے ہی اچھے اعمال کیوں نہ ہوں مگر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ بیکار ہے مگر گناہوں کے باوجود ایمان کی موجودگی میں نجات کی امید رکھی جاتی ہے۔

حدیث نمبر ۱۲: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْجَعِیْ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ یَدْرُسُ الْاِسْلَامُ كَمَا یَدْرُسُ وَشْیُ الثَّوْبِ وَلَایَبْقٰی اِلَّا شَیْخٌ كَبِیْرٌ اَوْ عَجُوْزٌ فَانِیَةٌ یَقُوْلُوْنَ قَدْ كَانَ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَهُمْ لَا یَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ قَالَ فَقَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرٍ فَمَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ یَا عَبْدَاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَهُمْ لَا یَصُوْمُوْنَ وَلَایُصَلُّوْنَ وَلَایَحُجُّوْنَ وَلَایَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ یَنْجُوْنَ بِهَا مِنَ النَّارِ۔

حضرت حماد ابوحنیفہ وہ ابومالک الاشجعی وہ ربعی بن حراش سے وہ حذیفہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اسلام اسطرح مٹ جایگا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں۔ ایک بوڑھے یا ایک بڑھیا کے سوا کوئی بھی باقی نہ بچے گا جو کہیں گے کہ (پہلے زمانے میں) ایک قوم تھی جو لاالہ الااللہ کہا کرتی تھی اور یہ خود لاالہ الااللہ نہیں کہیں گے تو صلہ بن زید کہنے لگے اے عبداللہ ان کو لاالہ الااللہ کہنا کیا نفع دیگا جبکہ نہ وہ نماز پڑھتے تھے نہ وہ روزہ رکھتے تھے نہ حج ادا کرتے تھے اور نہ زکوۃ دیتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے جواب دیا کہ وہ اسکے ذریعے دوزخ کی آگ سے نجات پالیں گے۔

مشکل الفاظ: شیخ کبیر۔ بڑا بوڑھا۔ عجوز فانیة۔ پھونس بڑھیا۔ ینجون۔ وہ نجات پائیں گے۔

تشریح: قرب قیامت میں اعمال صالحہ کرنے والے ختم ہوجائیں گے وہ اس وقت مسلمان ہوں گے جو صرف کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کو حق

جانتے ہوں گے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسالت کی گواہی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ کیلئے کافی ہے ہاں اگر اللہ چاہے تو سزا دے کر جنت میں بھیجے یا شفاعت رسول سے ابتدا جنت میں داخل فرمادے۔

حدیث نمبر۱۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَالْمُسْعَرُ عَنْ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَأْیَ الْخَوَارِجِ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بِخِلَافِ مَا کُنْتُ اَقُوْلُ فَاَنْقَذَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ.

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر یزید سے روایت کرتے ہیں کہ یزید نے کہا کہ میں پہلے بھی خوارج کی رائے رکھتا تھا تو میں نے بعض اصحاب رسول ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک اس کے خلاف ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ تو اللہ نے مجھ کو اس برے عقیدے سے نجات بخشی۔

مشکل الفاظ: راءی الخوارج۔ خوارج کی رائے یعنی ان کا عقیدہ۔
فانقذنی۔ تو اس نے مجھے بچالیا۔

تشریح: خوارج کا عقیدہ یہ ہے کہ جو مسلمان گناہ کبیرہ کرتا ہے تو اس وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ اس حدیث میں اس عقیدہ کی واضح نفی کی گئی ہے۔

حدیث نمبر۱۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ کُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ رِبَاحٍ فَسَاَلَهٗ عَلْقَمَةُ فَقَالَ لَهٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ بِبِلَادِنَا قَوْمًا لَایُثْبِتُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الْاِیْمَانَ وَیَکْرَهُوْنَ اَنْ یَقُوْلُوْا اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَالَ وَمَالَهُمْ لَا یَقُوْلُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّا اِذَا اَثْبَتْنَا لِاَنْفُسِنَا الْاِیْمَانَ جَعَلْنَا لِاَنْفُسِنَا الْجَنَّةَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنْ خَدْعِ الشَّیْطٰنِ وَحَبَائِلِهٖ وَحِیَلِهٖ اَلْجَاَهُمْ اِلٰی اَنْ دَفَعُوْا اَعْظَمَ مِنَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ وَهُوَ الْاِسْلَامُ وَخَالَفُوْا سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رأیتُ اَصحابَ رَسُولِ اللہِ ﷺ ورضی عنھم یثبتون الایمان لانفسھم ویذکرون ذلک عن رسول اللہ ﷺ فقال لھم یقولون انا مؤمنون و لا یقولون انا من اھل الجنۃ فان اللہ تعالیٰ لو عذب اھل سمٰوٰتہ واھل ارضہ لعذبھم وھو غیر ظالم لھم فقال لہ علقمۃ یا ابا محمد ان اللہ تعالیٰ لو عذب الملائکۃ الذین لم یعصوہ طرفۃ عین عذبھم وھو غیر ظالم لھم قال نعم قال ھذا عندنا عظیم فکیف نعرف ھذا فقال لہ یا ابن اخی من ھھنا ضل اھل القدر فایاک ان تقول بقولھم فانھم اعداء اللہ تعالیٰ الرادون علی اللہ تعالیٰ الیس یقول اللہ تعالیٰ لنبیہ ﷺ قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لھدٰکم اجمعین فقال لہ علقمۃ اشرح یا ابا محمد شرحا یذھب عن قلوبنا ھذا الشبھۃ فقال الیس اللہ تبارک وتعالیٰ دل للملائکۃ علی تلک الطاعۃ والھمھم نعم انعم اللہ تعالیٰ بھا علیھم قال نعم فلو طالبھم بشکر ھذہ النعم ماقدروا علی ذلک وقصروا وکان لہ ان یعذبھم بتقصیر الشکر وھو غیر ظالم لھم

حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ہم علقمہ اور عطاء بن ابی رباح کے ساتھ بیٹھے تھے کہ علقمہ نے عطاء سے دریافت کیا اے ابومحمد ہمارے شہروں میں ایسے لوگ ہیں جو اپنے لئے ایمان ثابت نہیں کرتے اور یہ کہنا برا جانتے ہیں کہ ہم (بالیقین) مومن ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ مومن ہیں۔ تو عطاء نے کہا کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کہتے۔ علقمہ نے جواب دیا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے اپنے نفسوں کیلئے ایمان ثابت کیا تو گویا ہم نے جنتی ہونے کا دعویٰ کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن مرد و عورت کیلئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور خلاف وعدہ کرنا اس کیلئے عیب

ہے اور وہ عیب سے پاک ہے۔ عطاء نے کہا سبحان اللہ یہ تو شیطان کے فریب اور اس کے حیلے اور دام ہائے تزویر ہیں کہ اس نے ان کو مجبور کیا کہ اللہ تعالی کے سب سے بڑے احسان یعنی احسان اسلام کو نہ مانیں اور سنت رسول کی خلاف ورزی کرتے پھریں۔ میں نے اصحاب رسول ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے لئے ایمان ثابت کیا کرتے اور اسی کی روایت حضور ﷺ سے کرتے۔ پھر عطاء نے کہا وہ یہ کہا کرتے کہ ہم مومن ہیں یہ نہ کہتے کہ ہم جنتی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالی اگر سارے آسمان وزمین کے بسنے والوں کو عذاب دے تو وہ اس سے ظالم نہیں کہلائے گا تو علقمہ نے عطاء سے پھر کہا کہ اے ابو محمد اگر اللہ تعالی فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے ایک لحہ کیلئے بھی اس کی نافرمانی نہیں کی تو کیا اس عذاب سے اللہ تعالی ظالم نہیں ٹھہرے گا عطاء نے کہا نہیں۔ علقمہ بولے یہ تو ہمارے لئے بڑی گہری اور باریک بات ہے ہم اس کو کیونکر سمجھیں۔ عطاء نے ان سے کہا اے بھتیجے معتزلہ تو بہکے ہیں پس ان جیسے قول سے بچو۔ کیونکہ وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اللہ کی بات کو جھٹلانے والے ہیں۔ کیا اللہ تعالی اپنے نبی سے نہیں کہتا ہے کہ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس کھلی دلیل ہے اگر وہ چاہتا تو سب کو راہ راست پر لگاتا۔ علقمہ نے کہا اے ابو محمد اس کو تفصیل سے بیان کیجئے کہ ہمارے دل اس شبہ سے پاک ہو جائیں۔ تو اس پر عطاء نے کہا کہ کیا اللہ نے فرشتوں کو اس کی اطاعت کی طرف رہنمائی نہیں کی ہے اور ان کو اطاعت کے طریقے نہیں سکھائے ہیں اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت بٹھا کر ان کو اس پر جمائے نہیں رکھا۔ علقمہ نے جواب دیا بیشک تو عطاء نے کہا یہ اللہ کی وہ نعمتیں ہیں جن سے ان کو سرفراز فرمایا۔ علقمہ نے کہا کہ درست ہے۔ عطاء نے کہا اگر اللہ تعالی ان سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ اس کی ادائیگی پر قادر نہ ہو سکیں اور اس سے قاصر رہیں گے اور اس کو حق ہے کہ شکر کی ادائیگی سے کوتاہی کرنے میں ان کو عذاب دے پس وہ ان کے حق میں ظالم نہ ٹھہرے گا۔

مشکل الفاظ: خدع الشیطن ۔ شیطان کا دھوکہ۔ حبائلہ ۔ اس کا پھندا۔ وحیلہ ۔ حیلہ۔ ماقدروا ۔ وہ قادر نہ ہوئے۔ قصروا ۔ وہ قاصر ہوئے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں جو پکے سچے مومن ہیں اور جو ضروریات دین سے انکار نہیں کرتے تو ان کو بتایا گیا ہے کہ اپنے آپ کو مومن کہنا چاہیے۔ مومنین سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ جب اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تو ہم کیوں اپنے آپ کو اس وعدے کا مصداق نہ کہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے۔ وہ جو چاہے کرے۔ وہ اپنے فضل سے مومنین کو جنت عطا فرمائے گا۔

بَابُ ۸ وُجُوبُ الایمان بالقدر

تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے

حدیث نمبر ۱۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ سُرَاقَةَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِیْنِنَا کَاَنَّا وُلِدْنَا لَهٗ اَنَعْمَلُ بِشَیْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ اَمْ فِیْ شَیْءٍ نَسْتَقْبِلُ فِیْهِ الْعَمَلَ

قَالَ بَلْ فِیْ شَیْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَفِیْمَ الْعَمَلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی۔

ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت سراقہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ہمارے دین کی حقیقت بیان فرمائیں جو ہمارا مقصد پیدائش ہے کیا ہم وہی کرتے ہیں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور جس کو لکھ کر قلم خشک ہو گئے ہیں یا یہ ایسی چیز ہے جس میں ہم عمل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا بلکہ وہ چیز (عمل) ہے جو تقدیر میں لکھا گیا اور قلم لکھ کر سوکھ گئے۔ سراقہ کہنے لگے پھر عمل کس لئے ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) عمل کرو پس ہر شخص کیلئے وہ آسان ہوتا ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) پس البتہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی۔ اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کیلئے آسان کر دیتے ہیں۔ آسانی کو اور جس نے بخل کیا بے پروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو اس کیلئے ہم سختی آسان کر دیتے ہیں۔

مشکل الفاظ: جرت۔ جاری ہوگئی۔ المقادیر۔ تقدیریں۔ جفّت۔ خشک ہوگئی۔ فسنیسرہ۔ تو ہم نے اس کو آسان کر دیا۔ بخل۔ بخل کیا' کنجوسی کی۔ استغنی۔ اس نے بے پروائی کی۔

تشریح: تقدیر کا مطلب یہ نہیں کہ انسان مجبور ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر کسی کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے تو اس کیلئے جنتیوں کے کام آسان ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے تو گناہ کرنا اس کیلئے آسان ہو جاتے ہیں۔

بَابُ ۹ الحث علی العَمل ! عمل کی ترغیب دینا

حدیث نمبر ۱۶: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ اِلَّا وَقَدْ کَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَدْخَلَهَا وَمَخْرَجَهَا وَمَاهِیَ لَاقِیَةٌ قِیْلَ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ یُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ الْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ.

حماد ابوحنیفہ سے وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ مصعب سے وہ سعد سے وہ

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص نہیں جس کی ابتداء اور انتہا اور جو کچھ دنیا و آخرت میں اس کو پیش آنے والا ہے اللہ عزوجل نے لکھ نہ دیا ہو۔ پوچھا گیا کہ تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ جو شخص جس عمل کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس پر وہی آسان ہوتا ہے۔ پس جو اہل جنت میں سے ہیں ان کو اعمال اہل جنت آسان ہوں گے اور جو اہل نار سے ہیں ان کو وہ عمل آسان ہوں گے تو ایک انصاری نے کہا کہ اب عمل کرنے کی وجہ معلوم ہوگئی ہے۔

مشکل الفاظ: مدخلھا۔ اسکی ابتداء۔ مخرجھا۔ اس کی انتہا۔

تشریح: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تقدیر کے معاملہ میں بحث و مباحثہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ ہماری کوتاہ عقلوں میں نہیں آ سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم کے شہر کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ کوئی منافق آیا اور اس کے ہاتھ میں دانہ تھا۔ اس نے سوچ رکھا تھا کہ میں پوچھوں گا کہ کیا یہ دانہ کھانا میری تقدیر میں ہے یا نہیں اگر کہا ہاں تو میں دانہ پھینک دوں گا اور اگر کہا کہ نہیں تو میں یہ دانہ کھا لوں گا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تمہارا عمل ہی تمہاری تقدیر اور مقدر ہے۔

حدیث ۱۷: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ کَتَبَ اللّٰہُ مَدْخَلَھَا وَمَخْرَجَھَا وَمَا ھِیَ لَاقِیَۃٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَفِیْمَ الْعَمَلُ اِذًا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا اَھْلُ الشَّقَاوَۃِ فَیُیَسَّرُوْا لِعَمَلِ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ وَاَمَّا اَھْلُ السَّعَادَۃِ فَیُیَسَّرُوْا لِعَمَلِ اَھْلِ

اَلسَّعَادَةِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَلْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ یُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ یُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَھْلِھَا فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَلْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ۔

ابوحنیفہ عبدالعزیز سے وہ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کا آغاز انجام اور جو کچھ اسے پیش آنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ ایک انصاری بولے تب پھر یارسول اللہ عمل کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا تم عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا ہوا ہے۔ بدبختوں کیلئے بدبختی کے کام آسان اور نیک بختوں کیلئے نیک بختی کے کام آسان کردیئے گئے ہیں۔ اس پر انصاری نے کہا اب عمل کرنے کی وجہ سمجھ آ گئی ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ عمل کرو ہر ایک کیلئے آسانی ہے جو جنتی ہے اس کیلئے جنتیوں کے کام آسان ہیں اور جو دوزخی ہوگا اس کیلئے دوزخیوں کے کام آسان ہوں گے۔ انصاری نے کہا تو اب عمل کرنے کی وجہ واضح ہوگئی۔

مشکل الفاظ: لاقیۃ۔ پیش آنے والا، ملنے والا۔ الشقاوۃ۔ بدبختی۔ السعادۃ۔ نیک بختی، سعادت مندی۔

تشریح: اس حدیث میں بھی سابقہ حدیث کی طرح انسان کی تقدیر اور نصیب کو خوش اسلوبی سے سمجھایا گیا ہے کہ انسان دنیا میں (جو کہ دارالعمل ہے) جو عمل کرتا ہے حقیقت میں قدرت خداوندی کے تحت کرتا ہے۔ ایک آدمی کی تقدیر میں اگر جنت لکھی ہے تو دنیا میں رہ کر وہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے۔ اور اگر جہنم لکھی گئی ہے تو اس کی طبیعت کا میلان جہنمیوں کے کاموں کی طرف ہوگا۔

باب ۱۰ ذم القدريّة (فرقہ) قدریہ کی مذمت

حدیث ۱۸: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجِيْئُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَاقَدْرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَاتَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا هُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَحَقًّا عَلَى اللهِ تَعَالٰى اَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِهِمْ فِي النَّارِ.

حضرت ابوحنیفہ الہیثم سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسی قوم آئے گی جو کہے گی کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے پھر وہ زندیق ہو جائیں گے۔ پس جب تم ان سے ملو تو ان کو سلام نہ کرو۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ کیونکہ وہ دجال کے ساتھی ہیں اور اس امت کے مجوس ہیں۔ حکم الٰہی سے ثابت ہے کہ ان کو انہی کے ساتھ دوزخ میں ملادے گا۔

مشکل الفاظ: الزندقة ۔ زندیق، بدمذہب۔ لقیتموھم ۔ تم ان سے ملو۔ فلاتسلموھم ۔ تو تم انہیں سلام نہ کرو۔ مرضوا ۔ وہ بیمار ہو جائیں۔ لاتعودھم۔ تم ان کی عیادت نہ کرو۔ ماتوا ۔ وہ مر گئے۔ لاتشیعوھم ۔ تم ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرو۔ شیعة الدجال ۔ دجال کے ساتھی، دجال کی جماعت۔

تشریح: اس حدیث پاک میں فرقہ قدریہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں اس امت کا مجوس قرار دیا گیا ہے کہ مجوس جو نیکی اور برائی کے الگ الگ خدا مانتے ہیں اور فرقہ قدریہ ان سے بھی آگے ہے کہ یہ تو ہر ایک انسان کو اسکے افعال کا خالق مانتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ مشرک و مجوس ہیں۔ ان سے ہر قسم

کے تعلقات خلاف شریعت ہیں۔

حدیث ۱۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَحَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِمْ فِي النَّارِ.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم آئے گی جو کہے گی کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے پھر وہ زندیق ہو جائیں گے۔ پس جب تم ان سے ملو تو ان کو سلام نہ کرو۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ کیونکہ وہ دجال کے ساتھی ہیں اور اس امت کے مجوس ہیں۔ حکم الٰہی سے ثابت ہے کہ ان کو انہی کے ساتھ دوزخ میں ملا دے گا۔

مشکل الفاظ: فلاتشھدوا۔ تو تم نہ حاضر ہونا۔ حقاً علی اللہ۔ لازماً اللہ تعالیٰ۔ یلحقھم۔ وہ ان کو ملا دے گا۔

تشریح: اس حدیث میں بھی قدریہ فرقہ سے معاشرتی تعلقات اور ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان سے روکا گیا ہے تاکہ یہ لوگ اپنے عقائد سے باز آ جائیں اور دوسرے لوگوں کو اس طرح کے عقائد رکھنے کی ہمت نہ ہو۔

حدیث ۲۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَدَرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلِي اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهٗ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ.

ابوحنیفہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدریوں پر لعنت کی اور نیز آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسے مبعوث نہیں ہوئے جنہوں نے اپنی امت کو ان سے نہ ڈرایا ہو اور ان پر لعنت نہ بھیجی ہو۔

مشکل الفاظ: لعن اللہ۔ اللہ نے لعنت فرمائی۔ بعثہ۔ اس نے اس کو بھیجا۔
قبلی۔ مجھ سے پہلے۔ حذر۔ اس نے ڈرایا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ قدریہ کی مذمت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ایسے بدبخت ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ہر نبی نے اپنی امت کو ان سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔

حدیث ۲۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَدَرِیَّةَ وَمَامِنْ نَبِیٍّ وَلَارَسُوْلٍ اِلَّا لَعَنَهُمْ وَنَهٰی اُمَّتَهٗ عَنِ الْكَلَامِ مَعَهُمْ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدریہ پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ کوئی نبی اور رسول ایسے نہیں آئے کہ جنہوں نے ان پر لعنت نہ کی ہو اور انہوں نے اپنی امت کو ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے منع نہ کیا ہو۔

مشکل الفاظ اور **تشریح** سابقہ حدیث میں گزر چکے ہیں۔

حدیث ۲۲: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَدَرِیَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُمْ شِیْعَةُ الدَّجَّالِ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اور وہ دجال کے ساتھی ہیں۔

مشکل الفاظ: شیعۃ الدجال۔ دجال کی جماعت یا گروہ۔

تشــریح: اس حدیث میں بھی ان لوگوں کو مجوسیوں اور دجال کے ہمراہی کہا گیا ہے جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے۔

بَابُ ۱۱ الشَّفَاعَةِ شفاعت کا بیان

حدیث نمبر ۲۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَبْنِ صُهَیْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ یُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ یَزِیْدُ فَقُلْتُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا قَالَ جَابِرٌ اِقْرَأْ مَاقَبْلَهَا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنَّمَا هِیَ فِی الْكُفَّارِ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ یَزِیْدُ قُلْتُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا فَقَالَ جَابِرٌ اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ذٰلِكَ لِلْكُفَّارِ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ یُعَذِّبُ اللهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ فَاَیْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔

حضرت ابوحنیفہ یزید بن صہیب سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے اہل ایمان (گناہگاروں) کو دوزخ سے نجات دے گا۔ یزید کہتے

ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے "وماهم بخارجين منها" (کہ وہ اہل دوزخ وہاں سے نکالے جانے والے نہیں) حضرت جابر نے فرمایا ذرا اس سے پہلے والا حصہ پڑھ کہ "ان الذين كفروا" یہ بات کفار کے حق میں ہے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ اہل ایمان سے ایک قوم محمد ﷺ کی شفاعت کے صدقے دوزخ سے نکلے گی۔ یزید کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے کہ وہ اس سے نکالے جانے والے نہیں، حضرت جابر نے کہا کہ اس سے ماقبل کا حصہ تو پڑھو "ان الذين كفروا" بیشک جو لوگ کافر ہیں" یہی لوگ ہیں جن کی طرف اشارہ ہے اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ یزید سے اس طرح آیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے شفاعت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے کہا کہ اہل ایمان سے ایک قوم کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے سبب سے عذاب دے گا پھر حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو دوزخ سے نکال دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کدھر گیا۔ پھر آخر تک حدیث وہی ذکر کی۔

مشکل الفاظ: یخرج وہ نکالے گا۔ بخارجین نکلنے والے۔ یعذب۔ عذاب دیگا

تشریح: یہ حدیث منکرین شفاعت کے خلاف بین دلیل ہے۔ نیز معتزلہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان بھی اختلاف ہے۔ معتزلہ کے نزدیک صغیرہ گناہ توبہ یا بغیر توبہ کے تو معاف ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور شفاعت سے گناہ کبیرہ کے مرتکبین عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ شفاعت تو محض بلندی درجات کیلئے ہے جبکہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک شفاعت سے بڑے بڑے گناہ گاروں کی بخشش ہو جاتی ہے مگر شرط شفاعت ایمان ہے۔ شفاعت کے بارے میں اس کے علاوہ بیشمار احادیث ہیں۔

حدیث نمبر ٤٢: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ رُبْعِیِّ بْنِ حَرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِنَ الْمُوَحِّدِیْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتَحَشُوْا وَصَارُوْا فَحْمًا فَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْجَنَّةَ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَا تُسَمِّیْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ فَیُذْهِبُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ ذٰلِکَ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ ربعی بن حراش سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی مومنین کی ایک جماعت کو دوزخ سے نکالے گا جبکہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اور ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر وہ اللہ سے فریاد کریں گے کیونکہ جنتی انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے تو اللہ تعالی ان سے یہ نام دور کر دے گا۔

مشکل الفاظ: الموحدین. توحید بیان کرنے والے۔ امتحشوا۔ وہ جل چکے ہوں گے۔ فحما۔ کوئلہ۔ فیستغیثون۔ وہ فریاد کریں گے۔ تسمیھم. ان کا نام رکھا جائے گا۔ فیذھب۔ تو وہ لے جائے گا، مٹا دے گا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ مرجیہ کے عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ فرقہ مرجیہ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد مومن کو کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔ اور وہ لوگ بلا روک ٹوک سیدھے جنت میں جائیں گے۔ حدیث پاک میں اس طرف اشارہ ہے کہ گناہگار مومنین ابتداً جہنم میں جائیں گے۔ پھر حکم خداوندی سے یا شفاعت محمدی ﷺ سے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ جنت میں جانے کے بعد جنت والوں کے ہاں ان کا نام جہنمی ہوگا کیونکہ پہلے وہ جہنم میں رہ چکے ہوں گے یہ نام ان کی پہچان بن جائے گا پھر ان کیلئے یہ نام تکلیف کا باعث ہوگا۔ اللہ سے دعا کی وجہ سے اللہ ان

سے یہ نام دور فرما دے گا۔

حدیث ۲۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ یُعَذِّبُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِھِمْ ثُمَّ یُخْرِجُ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَیُؤْتٰی بِھِمْ نَھْرًا یُقَالُ لَہُ الْحَیَوَانُ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْہِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیُسَمُّوْنَ فِی الْجَنَّةِ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُذْھِبُ عَنْھُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ یُخْرِجُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ النَّارِ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ وَالْقِبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَذٰلِکَ ھُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ فَیُؤْتٰی بِھِمْ نَھْرًا یُقَالُ لَہُ الْحَیَوَانُ فَیُلْقَوْنَ فِیْہِ فَیَنْبُتُوْنَ بِہٖ کَمَا یَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ مِنْہُ وَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیُسَمُّوْنَ فِیْھَا الْجَھَنَّمِیِّیْنَ ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّذْھِبَ عَنْھُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ فَیُذْھِبُ عَنْھُمْ وَزَادَ فِیْ آخِرِہٖ وَعُتَقَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَوٰی اَبُوْحَنِیْفَةَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" (کہ عنقریب پہنچائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی ایک جماعت کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا۔ پھر محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے انہیں جہنم سے نکالے گا۔ پھر وہ ایک نہر پر لایا جائے گا جسے نہر حیوان کہا جاتا ہے اور وہ اس نہر میں غسل

کریں گے پھر وہ جنت میں لیجائے جائیں گے تو جنت میں ان کا نام جہنمی پڑے گا۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بارے میں التماس کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس نام کو مٹا دے گا۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل ہونے والے اہل ایمان اور اہل قبلہ کی ایک جماعت کو محمد ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے گا اور یہی مقام محمود ہے پھر وہ ایک نہر پر لائے جائیں گے جس کو نہر حیوان کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو تر و تازہ ککڑیوں کی طرح اس میں اگ آئیں گے۔ پھر اس سے نکل کر جنت میں چلے جائیں گے اور وہاں ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے گزارش کریں گے کہ وہ ان کا یہ نام مٹا دے تو یہ نام ان کا مٹ جائے گا اور اس روایت کے آخر میں عتقاء اللہ زیادہ کیا۔ (اللہ کے آزاد کیے ہوئے)

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو ابی روبہ شداد بن عبدالرحمن سے بھی روایت کیا ہے اور وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں۔

مشکل الفاظ : فیسمُّون. پس ان کا نام رکھا جائے گا۔ فیؤتی. تو وہ لے آئے گا۔ یطلبُون. وہ مطالبہ کریں گے۔ فیلقُون. تو وہ ڈالے جائیں گے۔ فینبتُون. وہ اُگ آئیں گے۔ الثّعاریرُ. (تر و تازہ) ککڑیاں۔ عُتقاء اللہ۔ اللہ کے آزاد کیے ہوئے۔

تشریح : اس حدیث میں مقام محمود کی وضاحت کی گئی ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت محمدی ہے۔ کہ گناہگار جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں پڑے ہوں گے تو اس وقت نبی پاک ﷺ ان کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کو جہنم سے نکال کر نہر

حیوان پر لایا جائے گا جو جہنم کے باہر ہوگی اس میں ان کو نہلایا جائے گا تو وہ بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے حتی کہ ان کے جسموں پر جلنے کا داغ دھبہ بھی نہ ہوگا اس حالت میں وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ مگر جنت میں داخلے کے باوجود ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا جو ان کو ناگوار گزرے گا تو وہ اپنے رب سے اس نام کے ختم کیے جانے کا مطالبہ کریں گے تو ان کا نام جنتیوں کی زبانوں سے بھلا دیا جائے گا اور یوں وہ باقی جنتیوں کے ساتھ اطمینان وسکون سے رہیں گے۔

اس حدیث میں مطلق مؤمنین کا تذکرہ ہے اس امت محمدی ﷺ کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ امت محمدی ﷺ تو نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے پہلے ہی جنت میں داخل کی جا چکی ہوگی۔ باقی امتی جو مومن تو ہوں گے مگر گنہگار ہوں گے ان کے حق میں نبی کریم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔

حدیث ۲۶: حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَلِكَ هُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيُلْقَوْنَ فِيهِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الثَّعَارِيرُ ثُمَّ يَخْرُجُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْاِسْمَ فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ

حضرت حماد ابو حنیفہ سے وہ عطیہ العوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" پھر فرمایا کہ محمد ﷺ کی شفاعت کے طفیل اللہ تعالی اہل ایمان اور اہل قبلہ کے ایک

گروہ کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور یہ ہی مقام محمود ہے پھر وہ ایک نہر حیوان نامی پر لائے جائیں گے اور اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ ککڑیوں یا کھیروں کی طرح اُگ آئیں گے۔ پھر نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ان کا نام جہنمی ہو جائے گا پھر وہ اللہ کی بارگاہ میں مطالبہ کریں گے کہ ان کے اس نام کو لے جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے اس نام کو ختم کردے گا۔

تشریح: اس حدیث میں پھر نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور مقام محمود کا بیان ہے کہ مقام محمود سے مراد یہ ہے کہ جب حضور ﷺ گناہگاروں کی شفاعت کروا کر جنت میں داخل فرمادیں گے تو اس وقت ہر کوئی آپ ﷺ کی تعریف کر رہا ہوگا۔

حدیث ۲۷: حَمَّادٌ عَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَالِکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ الْقِیَامَةِ النَّارَ بِذُنُوْبِهِمْ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِکُوْنَ مَا اَغْنٰی عَنْکُمْ اِیْمَانُکُمْ وَنَحْنُ وَاَنْتُمْ فِی دَارٍ وَّاحِدَةٍ نُعَذَّبُ فَیَغْضِبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ فَیَاْمُرُ اَنْ لَّا یَبْقٰی فِی النَّارِ اَحَدٌ یَّقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیَخْرُجُوْنَ وَقَدِ احْتَرَقُوْا حَتّٰی صَارُوْا کَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ اِلَّا وُجُوْهُهُمْ فَاِنَّهٗ لَا یَزْرَقُّ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهْرًا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَیَغْسِلُوْنَ فِیْهِ فَیَذْهَبُ کُلُّ فِتْنَةٍ وَّاَذًی ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلِکُ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ فَیُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْنَ فَیَذْهَبُ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمُ فَلَا یَدْعُوْنَ بِهٖ اَبَدًا فَاِذَا خَرَجُوْا قَالَ الْکُفَّارُ یَالَیْتَنَا کُنَّا مُسْلِمِیْنَ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ.

حضرت ابوحنیفہ سے وہ عبدالملک سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل ایمان کی ایک جماعت گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگی۔ تو مشرکین ان سے کہیں گے کہ تمہارے ایمان نے نفع نہ دیا کہ ہم اور تم ایک ہی گھر میں پڑے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اس پر اللہ تعالی غضب فرمائے گا اور حکم فرمائے گا کہ دوزخ میں ایک بھی لا الہ الا اللہ کہنے والا نہ رہے۔ پس وہ اس حالت میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل کر سیاہ کوئلے کی طرح ہوں گے سوائے انکے چہروں کے۔ کیونکہ نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ انکے چہرے کالے ہوں گے پھر وہ اس نہر پر لائے جائیں گے جو دروازہ جنت پر ہوگی اور اس میں وہ غسل کریں گے تو اس سے ان کی طبیعت کی کبیدگی اور جسمانی تکلیف ختم ہو جائیگی۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان سے داروغہ جنت کہے گا کہ تم پاک ہو گئے ہو۔ اب اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔ تو جنت میں ان کا نام جہنمی ہو جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو ان کا یہ نام مٹ جائے گا پھر وہ اس نام سے کبھی بھی نہیں پکارے جائیں گے۔

پھر جب یہ دوزخ سے نکلیں تو کافر کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ یہی معنی ہے اللہ تعالی کے اس قول "ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین" (بعض اوقات کافر کہیں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے)"۔

مشکل الفاظ: ما اغنی عنکم۔ نہیں بچایا تم کو۔ احترقوا۔ وہ جل گئے۔ لایزرق اعینھم۔ ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوں گی۔ لاتسود وجوھھم۔ ان کے چہرے کالے نہ ہوں گے۔ فتنۃ، فتنہ، تکلیف۔ اذی۔ تکلیف۔ طبتم۔ تم پاک ہو گئے ہو۔ خالدین۔ ہمیشہ رہنے والے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں ان گناہگار مسلمانوں کا بیان ہے جو اپنے گناہوں

کی وجہ سے جہنم میں ہوں گے۔ کفار ومشرکین بھی جہنم میں ہوں گے۔ مشرکین وکافر لوگ گناہگار مسلمانوں کو دیکھ کر پہچان لیں گے تو وہ ان گناہگاروں کو طعنہ دیں گے کہ تمہیں ایمان لانے کا کیا فائدہ ہوا۔ تم ایمان لا کر بھی جہنم میں پڑے ہو اور ہم نے جو ایمان نہ لایا ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ تو فوراً اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہو گا اور غیرت خداوندی جوش میں آئے گی اور اللہ حکم دے گا کہ کوئی بھی مسلمان جو جہنم میں ہے وہ جہنم میں نہ رہے۔

جہنم میں جل کر کوئلہ کی مانند ہونے کے باوجود ان کی آنکھیں اور چہرے محفوظ رہیں گے۔ جہنم سے نکالنے کے بعد نہر حیوان پر غسل کرنے کی وجہ سے ان کی تمام جسمانی تکالیف اور طبیعت کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔ جب وہ مسلمان جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں گے تو اس وقت وہ کافر ومشرک جو طعنہ دیتے تھے وہ پھر حسرت کریں گے کہ کاش دنیا میں ہم بھی مسلمان ہو جاتے تو آج ہم جہنم میں عذاب کے اندر مبتلا نہ رہتے۔

حدیث ۲۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ یَبْقٰی اَحَدٌ مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ فِی النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ حَتّٰی یَسْمَعُ صَوْتَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَتَعَجَّبُ مِنْ ذٰلِکَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ ثُمَّ لَمْ یَصْبِرْ حَتّٰی یَصِیْرَ بَیْنَ یَدَیْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَاجِبْرَئِیْلُ فَیَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَیَقُوْلُ مَارَاَیْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا رَاٰهُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

فتعجبت من ذلك الصوت فيقول الله تبارك وتعالى يا جبرئيل
اذهب الى مالك قل له اخرج العبد الذى ينادى بالحنان المنان
فيذهب جبرئيل عليه السلام الى باب من ابواب جهنم فيضربه
فيخرج اليه مالك فيقول جبرئيل عليه السلام ان الله تبارك وتعالى
يقول اخرج العبد الذى ينادى بالحنان المنان فيدخل فيطلبه
فلا يوجد وان مالكا اعرف باهل النار من الام باولادها فيخرج
فيقول لجبرئيل ان جهنم زفرت زفرة لا اعرف الحجارة من الحديد
ولا الحديد من الرجال فيرجع جبرئيل عليه السلام حتى يصير بين
يدى عرش الرحمن ساجدا فيقول الله تبارك وتعالى ارفع راسك
يا جبرئيل لم لم تجئ بعبدى فيقول يا رب ان مالكا يقول ان جهنم
زفرت زفرة لا اعرف الحجر من الحديد من الرجال فيقول الله
عزوجل قل لمالك ان عبدى فى قعر جهنم كذا وكذا فى سفر كذا
وكذا وفى رواية كذا وكذا فيدخل جبرئيل فيخبره بذلك فيدخل
مالك فيجده مطروحا منكوسا مشدودا ناصيته الى قدميه ويداه
الى عنقه واجتمعت عليه الحيات والعقارب فيجذبه جذبة اخرى
حتى تنقطع منه السلاسل والاغلال ثم يخرجه من النار فيصيره فى
ماء الحياة ويدفعه الى جبرئيل فياخذ بناصيته ويمده مدا فما مر به
جبرئيل على ملأ من الملائكة الا وهم يقولون اف لهذا العبد حتى
يصير بين يدى عرش الرحمن ساجدا فيقول الله تبارك وتعالى ارفع
راسك يا جبرئيل ويقول الله تبارك وتعالى عبدى الم اخلقك
بخلق حسن الم ارسل اليك رسولا الم يقرأ عليك كتابى الم

يَامُرُكَ وَيَنْهٰكَ حَتّٰى يَقْرَأَ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ حَتّٰى يَبْقٰى فِي النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيْفًا لَمْ اَقْطَعْ رَجَائِيْ مِنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ وَاَخْرَجْتَنِيْ بِفَضْلِكَ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِشْهَدُوْا يَا مَلَائِكَتِيْ بِاَنِّيْ رَحِمْتُهٗ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا موحدین میں سے بھی کوئی دوزخ میں باقی رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ایک شخص ہوگا۔ دوزخ کی تہہ میں پکارتا ہوگا "یاحنان یامنان"۔ یہاں تک کہ جبریئل علیہ السلام اس کی آواز سن لیں گے اور اس آواز پر تعجب کریں گے تو وہ "العجب العجب" کہیں گے پھر صبر نہ کرسکیں گے اور عرش کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریئل اپنا سر اٹھاؤ تو وہ اپنا سر اٹھائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے کیا تعجب کی بات دیکھی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہوگا جو کچھ انہوں نے دیکھا پس وہ کہیں گے اے میرے رب! میں نے جہنم کی تہہ سے ایک آواز سنی کہ کوئی پکار رہا ہے "یاحنان یامنان" مجھ کو اس آواز پر حیرت ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریئل داروغہ جہنم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس شخص کو نکالے جو حنان ومنان کی آواز سے پکار رہا ہے تو حضرت جبریئل جائیں گے وہ دوزخ کے داروغہ کے کسی دروازے پر دستک دیں گے۔ تو داروغہ جہنم حضرت مالک علیہ السلام نکل کر ان کے پاس آئیں گے اور ان سے جبریئل علیہ السلام کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس بندہ کو نکالو جو حنان اور منان پکارتا

ہے وہ اندر جائیں گے اور اس کو ڈھونڈیں گے مگر وہ نہ پائیں گے حالانکہ بیشک مالک (داروغہ جہنم) جہنمیوں کو اتنا پہچانتے ہوں گے جتنی ماں اپنی اولاد کو بھی نہیں پہچانتی تو وہ حیران ہو کر نکل کر آئیں گے اور حضرت جبرئیل سے کہیں گے کہ دوزخ نے اس وقت ایک ایسی سانس لی ہے کہ میں پتھر اور لوہے اور لوہے اور آدمی میں فرق نہیں کر سکتا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام واپس جائیں گے۔ اور عرش کے سامنے سربسجود ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل اپنا سر اٹھاؤ کیوں کیا تم میرے بندہ کو نہیں لائے ہو تو وہ کہیں گے اے میرے رب! داروغہ جہنم نے کہا کہ دوزخ نے اس وقت ایسا سانس لیا ہے کہ میں پتھر ولوہے اور لوہے اور آدمی میں فرق نہیں کر سکتا اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ داروغہ دوزخ سے جا کر کہو کہ میرا بندہ فلاں گڑھوں میں سے فلاں پوشیدہ جگہ میں ہے۔ ایک دوسری روایت میں فلاں فلاں یعنی فلاں کونے میں ہے)۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام جا کر داروغہ جہنم کو خبر دیں گے داروغہ اندر جائیں گے تو اس حال میں پڑا ہوا پائیں گے کہ پیشانی بیروں سے بندھی ہوئی اور ہاتھ اس کی گردن میں پڑے ہوں گے۔ سانپ بچھو اس پر لپٹے ہوئے ہوں گے۔ پس داروغہ ایک ایسا جھٹکا دیں گے کہ سانپ اور بچھو اس پر سے گر جائیں گے پھر دوسرے بار جھٹکا دیں گے تو تمام ہتھکڑیاں، بیڑیاں اور طوق ٹوٹ جائیں گے۔ پھر اس کو آگ سے نکال کر چشم حیات میں ڈالیں گے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حوالے کر دیں گے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کو پیشانی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے فرشتوں کی جس بھی جماعت سے گزریں گے وہ کہیں گے افسوس ہے اس بندہ پر۔ پھر جبرئیل علیہ السلام عرش کے سامنے سجدہ میں گر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل اپنا سر اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اے میرے بندے! کیا میں نے تجھ کو اچھی صورت میں پیدا نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے تری طرف پیغمبر نہیں بھیجا۔ کیا اس نے میری کتاب تجھ پر نہیں پڑھی۔ کیا تجھ کو

اچھائی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے نہیں روکا۔ بندہ ہر ایک بات کا اقرار کرتا جائے گا۔ پھر اللہ تعالی فرمائے گا تو پھر تو نے ایسا کیوں کیا بندہ کہے گا اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ میں دوزخ میں اتنے سال پڑا رہا مگر میں نے تجھ سے امید نہیں توڑی کہ تجھ کو حنان اور منان کہہ کر پکارتا رہا اور تو نے اپنے فضل سے مجھے نکال دیا ہے۔ تو اب اپنی رحمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما اس پر اللہ تعالی فرمائے گا کہ فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اس پر رحم کیا ہے۔

مشکل الفاظ : قعر۔ تہہ، پیندہ۔ زفرت۔ اس نے سانس لی ہے۔ مطروحا۔ پھینکا گیا، پڑا ہوا۔ مشدودا ۔ بندھا ہوا۔ منکوسا۔ اوندھا پڑا ہوتا۔ الحنان ۔ مہربانی کرنیوالا۔ منان۔ احسان کرنے والا۔ الحیات ۔ سانپ۔ العقارب ۔ بچھو۔ جذبة۔ جھٹکا۔ السلاسل ۔ بیڑیاں ۔ الاغلال۔ طوقیں۔ یُقرُّ۔ وہ اعتراف کرے گا، یا اقرار کریگا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ باطلہ معتزلہ کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کے مرتکبین دوزخ سے کسی صورت نہیں نکلیں گے۔

متعدد احادیث ہیں کہ مرتکبین کبیرہ کے دوزخ سے خروج پر دلالت کر رہی ہیں۔ بڑے بڑے گناہ گار انبیاء کرام اور صالحین کی شفاعت اور محض اللہ کے کرم سے بخشے جائیں گے۔ نیز اللہ تعالی حقدار کو بھی توفیق دے گا کہ وہ اپنا حق معاف کر دیں تو اس طرح ہمیشہ کی جہنم صرف اور صرف کفار و مشرکین کے لئے ہے۔

مسلمان گنہگاروں کو دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالی کی رحمت سے ہر وقت امید رکھنی چاہیے۔

حدیث۲۹: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِی سُلَیْمَانَ الْبَلْخِیِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی وَیَزِیْدَ الطُّوْسِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اُمَیَّۃَ الْحَذَّاءِ الْعَدَوِیِّ عَنْ نُوْحِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَنْ تَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ وَاَھْلِ الْعَظَائِمِ وَاَھْلِ الدِّمَاءِ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منصور بن ابوسلیمان البلخی اور محمد بن عیسٰی اور یزید الطوسی سے روایت کرتے ہیں وقاسم بن امیہ الحذاء العدوی سے وہ نوح سے قیس سے وہ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ قیامت کے دن آپ کن لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کبائر اور اہل عظام کی جنہوں نے ناحق خون کیا۔

مشکل الفاظ : اھل الکبائر : کبیرہ گناہوں والے۔ اھل العظائم۔ اس سے مراد بھی کبیرہ گناہ والے ہی۔ اھل الدماء۔ خون والے۔ یعنی جنہوں نے کسی کو ناحق قتل کیا ہوگا۔

تشریح : اس حدیث میں بھی شفاعت کا ذکر ہے کہ مرتکب گناہ کبیرہ مومن ہے۔ اور وہ شفاعت کا مستحق ہے کیونکہ کافر کی شفاعت نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث پاک سے قرآن پاک میں ہے۔ فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین۔ کہ ان شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی نہ نفع دے گا جب گناہ کبیرہ کے مرتکبین کی شفاعت پر احادیث مشہور جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں شفاعت کی حمایت کر رہی ہیں۔

مثلاً حضور ﷺ نے فرمایا۔ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی

حدیث۳۰: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ وَ بَیَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ فَانْظُرُوْا اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا فِىْ صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِى الْغَدْوَةَ وَالْعَشِىَّ.

حضرت حماد ابو حنیفہ سے وہ اسمٰعیل بن ابو حماد اور بیان بن بشر وہ قیس بن ابو حازم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم بدر (چاند) کو چودھویں رات کو دیکھتے ہو۔ تم اس کے دیکھنے میں تکلیف نہ دیے جاؤ گے۔ خیال رکھو کہ تم طلوع آفتاب سے پہلے والی نماز، اور غروب آفتاب سے پہلے والی نمازوں کی ادائیگی سے رک نہ جاؤ حماد نے ہر دو اوقات کی نمازوں کی تفسیر نماز فجر و نماز ظہر و عصر سے کی ہے۔

مشکل الفاظ : لیلۃ البدر، چودھویں کا چاند۔ لا تضامون ۔تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے۔ یعنی بھیڑ اور رش کی وجہ سے دھکم پیل وغیرہ کی تکلیف نہ۔

تشریح : اس حدیث پاک میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بیان ہے اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے کہ رؤیت باری تعالیٰ حق ہے کہ ہر مومن کو قیامت کو اس طرح دیدار خداوندی ہوگا۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک آدمی چودھویں کے چاند کو اپنی جگہوں سے بغیر کسی تکلیف کے دیکھتا ہے۔

دوسری بات اس میں دو نمازوں کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے نماز فجر اور نماز عصر، کئی احادیث میں فرمایا گیا کہ یہ دو نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ جس نے عصر کی نماز ضائع کر دی اس نے اپنے گھر بار کو تباہ برباد کر دیا۔

اس حدیث میں اشارہ اس طرف ہے کہ جو لوگ ان نمازوں کی پابندی کریں گے ان کو دیدار خداوندی کی نعمت عظمیٰ ملے گی۔

كِتَابُ الْعِلْمِ علم کی کتاب

بَابُ ۱۲ فَرِضِيَّةِ طَلَبِ الْعِلْمِ

طلب علم کی فرضیت کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابو وائل سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر علم کا سیکھنا فرض ہے۔

مشکل الفاظ: طَلَبُ الْعِلْمِ: علم کا طلب کرنا، حاصل کرنا، فَرِيْضَةٌ ، فرض ضروری۔

تشریح : علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر لازم و فرض قرار دیا ہے وہ علوم کہ جن کی روز مرہ ضرورت ہر ایک کو پڑتی ہے، اس کا تمام مسلمانوں کے لئے سیکھنا تو فرض ہے۔ باقی مخصوص علوم فرض کفایہ ہیں کہ معاشرے میں چند لوگ سیکھ لیں جن کی طرف رجوع کر کے ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہو۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَّاصِحٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ ناصح سے وہ یحییٰ وہ ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

تشریح : ہر مسلمان سے مراد ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت ہے، علم کی فضیلت و اہمیت میں بے شمار احادیث آئی ہیں مثلاً دیلمی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا طلب کرنا اللہ کے نزدیک

نماز، روزہ، حج وجہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ ایک ساعت کا علم سیکھنا بے ریا شب بیداری سے افضل ہے اور علم کا طلب کرنا ایک دن تین دن کے روزوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَاب ۱۳ فَضِيلَةِ التَّفَقُّهِ علم فقہ کی تحصیل کی فضیلت

حدیث: قَالَ اَبُوحَنِيفَةَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ سَنَةَ سِتٍّ وَّ تِسْعِيْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَاَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور اپنے والد کے ساتھ ۹۶ ھجری میں نے حج کیا۔ اس وقت میری عمر سولہ سال کی تھی جب میں مسجد حرام میں گیا تو بہت سے لوگوں کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ حلقہ کس بزرگ کا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ حلقہ نبی پاک ﷺ کے صحابی عبداللہ بن حارث بن جزء الذبیدی کا ہے میں آگے بڑھا اور ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ کے دین کی مکمل سمجھ اور اس کا علم حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

مشکل الفاظ: حَلْقَةٌ، حلقہ جہاں لوگ مل کر بیٹھے ہوں۔ فَتَقَدَّمْتُ، تو میں

آگے بڑھا فَفَقُهٗ ۔ اس نے سمجھ حاصل کی۔ کَفَاهُ، اس کو کافی ہے۔ لَایَحْتَسِبُ ۔ وہ گمان نہیں کرتا۔ مُهِمَّهٗ ۔ اسکی مہمات، معاملات، اس کی ذمہ داری۔

تشریح: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفاہ اللہ تعالیٰ مهمة سے دنیا و آخرت ہر دو جہاں کی ذمہ داری مراد ہے۔ جس طرح کہ ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے سارے غموں اور فکروں کا ذمہ دار اور کفیل اللہ ہوگا۔ اور رزقه من حيث لايحتسب سے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ من يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب کہ جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لئے آسانی پیدا فرمادے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کو وہم و گمان نہ ہوگا۔ اس طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ من طلب العلم تكفل الله برزقه کہ جس نے علم سیکھا اللہ اس کے رزق کا کفیل ہوگیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاعَائِشَةُ لِيَكُنْ شِعَارُكِ الْعِلْمُ وَالْقُرْاٰنُ

ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ ام ھانی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ علم اور قرآن کو اپنا شعار بنالو:

مشکل الفاظ: لِيَكُنْ، چاہئے کہ ہو، شِعَارُكِ ۔ تیرا شعار۔

تشریح: اس حدیث میں اپنے تعلق کو علم دین اور قرآن کے ساتھ وابستہ کرنے کا حکم دیا ہے کہ تمہاری وابستگی اور مشغولیت اس قدر ہو کہ تم علم دین اور قرآن کے رنگ میں رنگ جاؤ۔

بَابُ ١٤ فَضِيلَةِ اَهْلِ الذِّكْرِ اہل ذکر کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقَالَ اَنْتُمْ مِّنَ الَّذِيْنَ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ وَمَا جَلَسَ عِدْلُكُمْ مِّنَ النَّاسِ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

حضرت ابوحنیفہ علی بن الاقمر سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھی۔ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں ہو جن کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور تم جیسے لوگ جب بھی اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے اپنے پروں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اللہ ان کا تذکرہ ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس حاضر ہیں۔

مشکل الفاظ : اُمِرْتُ، مجھے حکم دیا گیا۔ اَنْ اَصْبِرَ، یہ کہ میں ساتھ رہوں۔ عِدْلُكُمْ، تمہارے برابر تم جیسے۔ حَفَّتْهُمْ اس نے ان کو ڈھانپ لیا۔ بِاَجْنِحَتِهَا۔ اپنے پروں سے۔ غشیتھم، ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

تشریح: ذکر کی فضیلت احادیث میں بڑی ہے۔ جہاں کہیں اللہ کا ذکر کرنے کے لئے لوگ جمع ہو کر ذکر کرتے ہیں تو فرشتے ان کے ساتھ شامل ذکر ہو جاتے ہیں اور عرش تک فرشتے اس تمام خلاء کو بھر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب مجلس ذکر ختم ہوتی ہے تو اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم گواہ رہنا میں ان سب کو بخش دیا ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی مجھے اکیلے یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنی شان کے لائق اکیلے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی میرا ذکر کسی مجلس میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں فرشتوں اور انبیاء کرام کی روحوں میں ان ذکر کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فرشتو! دیکھو تم تو کہہ رہے ہے کہ آدمی دنیا میں قتل وخون بہا کرے گا یہ لوگ تو میرا ذکر کر رہے ہیں

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْعُلَمَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ حِكْمَتِيْ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُكُمُ الْخَيْرَ اِذْهَبُوْا اِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكُمْ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کو ایک جگہ جمع فرمائے گا اور ان سے خطاب کرے گا کہ میرا تمہارے دلوں میں حکمت رکھنا محض تمہارے ساتھ خیر و بھلائی کی غرض سے تھا تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے گناہ بخش دیے وہ جو کچھ بھی تھے۔

مشکل الفاظ: اُرِيْدُكُمْ میں تم سے ارادہ کیا۔

تشریح: اس حدیث پاک میں علماء کرام کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام علماء کرام کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا کہ میں نے بھلائی اور خیر کی خاطر تمہارے دلوں میں علم وحکمت کو جمع کیا تھا۔ تم اس علم وحکمت کی وجہ سے جنت میں چلے جاؤ تم جس حالت میں بھی تھے یعنی بے شک گنہگار ہی تھے یہ حدیث ان

لوگوں کے لئے درس عبرت ہے کہ جو علماء کرام کے بارے میں من گھڑت باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ علماء سب سے زیادہ جہنم میں جائیں گے اور خصوصاً چودھویں صدی کے ملاؤں کے بارے میں مختلف باتیں کرتے ہیں کہ حالانکہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ موجودہ صدی چودھویں نہیں بلکہ پندرھویں صدی ہے۔

بَابُ ١٥ فِی التَّغْلِیْظِ فِی الْکِذْبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹ بات کی نسبت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا اَوْقَالَ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بات کی نسبت کی یا وہ بات جو میں نے نہیں کہی اسکی نسبت میری طرف کی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے

مشکل الفاظ: مُتَعَمِّدًا، جان بوجھ کر۔ فَلْیَتَبَوَّأْ، وہ بنالے یا تلاش کرلے۔ مَقْعَدَهٗ، اس کا ٹھکانا۔

تشریح: اس حدیث میں حضور علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنے کی وعید فرمائی جو بات حضور ﷺ نے نہ فرمائی ہو۔ علماء کرام اور مبلغین کو اس بارے میں بڑے احتیاط کی ضرورت ہے جو بغیر علم کے مختلف باتوں کو حضور ﷺ کی حدیث کہہ دیتے ہیں۔ جو آدمی اس طرح کا عمل کرتا ہے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَرَوَاهُ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ

اَبِیْ رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے اور ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا ڈھونڈ لے۔ ابوحنیفہ نے ابوروبہ شداد بن عبدالرحمٰن سے بھی اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے حضرت ابوسعید سے روایت کی۔

تشریح: اس سے پہلی حدیث میں شرح گزر چکی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ عَطِیَّةُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ لَمْ اَكْذِبْ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ لَمْ یَكْذِبْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ عطیہ العوفی سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے عطیہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں نبی پاک صاحب لولاک کی جانب جھوٹ کی نسبت کرنے کی سزا جہنم قرار دی گئی ہے۔ راویان حدیث نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے بارے میں قسم اٹھا کر کہا کہ میں نے ابوسعید پر جھوٹ سے کام نہیں لیا اور نہ ہی ابوسعید نے نبی پاک ﷺ پر جھوٹ کی نسبت کی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو حنیفہ ابو سعید سے وہ ابراہیم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کی تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرلے۔

تشریح : اس حدیث میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹ کی نسبت کی وعید جہنم قرار دی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ وعید خاص طور پر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے ایک قوم سے جاکر کہہ دیا تھا کہ مجھے تم میں فیصلہ کے لئے بھیجا گیا ہے مگر حضرت عبداللہ بن زبیر کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہر جھوٹ کو شامل ہے یعنی ہر جھوٹ پر یہی وعید ہے بعض علماء کا قول ہے کہ یہ وعید ہر جھوٹ کو شامل ہے خواہ وہ جھوٹ دینی معاملات میں ہو یا دنیا کے معاملات میں اور بعض اس کو دینی امور سے خاص کرتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَرَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

حضرت ابو حنیفہ زہری سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اور اس جھوٹ میں قصد اور ارادہ شامل تھا تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ امام ابو حنیفہ اس حدیث کی روایت یحییٰ بن سعید سے بھی کرتے ہیں۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ طہارت کا بیان

بَابٌ ١٦ فِي النَّهْيِ اَنْ يَّبُوْلَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے وضو کرے۔

مشکل الفاظ: لَا يَبُوْلَنَّ، وہ ہرگز پیشاب نہ کرے۔

تشریح: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دہ دردہ لمبا چوڑا ٹھہرا ہوا پانی تالاب یا حوض ہے جس کے ایک کنارہ پر پانی کو حرکت دینے سے دوسری جانب پانی میں حرکت نہ پیدا ہوتی ہو۔ تو اس میں کوئی نجاست پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اگر اس سے کم پانی ہو اور وہ ٹھہرا ہوا ہو تو اس میں نجاست کا ایک قطرہ یا ذرہ بھی پڑ گیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر پانی جاری ہو جس میں تنکہ وغیرہ پھینکا جائے تو وہ پانی اس کو بہا کر لے جائے۔ اور یہ نجاست اس پانی پر اپنا اثر نمایاں نہ کرے مثلاً پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو تبدیل نہ کر دے تو پانی پاک رہے گا۔

اس کے علاوہ اس بات کی ہمیشہ احتیاط کرنی چاہیے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں پیشاب کرنا یا نجاست ڈالنا تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ الصَّوَّافِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یُغْتَسَلُ مِنْهُ اَوْ یُتَوَضَّأُ"

حضرت ابوحنیفہ ھیثم الصواف سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر اس سے غسل یا وضو کرنے سے منع فرمایا۔

تشریح: اس حدیث میں بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا مراد یہ ہے نہ پیشاب کیا جائے اور نہ پاخانہ اور نہ ہی کوئی اور نجاست ڈالی جائے ورنہ وہ پانی پاکیزگی حاصل کرنے کے قابل نہ رہے گا۔

باب۱۷ اَلْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْھِرَّةِ

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ ذَاتَ یَوْمٍ فَجَاءَتِ الْھِرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنَ الْاِنَاءِ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْهُ وَرَشَّ مَا بَقِیَ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بیشک ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ارادہ فرمایا ایک بلی آئی تو اس نے وضو کے پانی سے پانی پی لیا آپ نے اسی پانی سے وضو کیا اور بچا ہوا پانی زمین پر چھڑک دیا۔

مشکل الفاظ: الھرۃ :بلی، الاناء ،برتن، رش ،اس نے چھڑک دیا۔

تشــریح : امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی ہے حدیث کے آخر میں "ورش مـا بقی " فرمایا کہ جو باقی بچا وہ زمین پر چھڑک دیا تا کہ کوئی مطلق پانی سمجھ استعمال نہ کرے۔ مجبوری کی حالت میں ایسا پانی باکراہت جائز ہے۔ اسلام میں مجبوری اور تنگی کے وقت اس قسم کی رعائت ومہلت عام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مایرید اللّٰہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم

بَابُ ۱۸ اَلْبَوْلُ قَائِمًا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَبُوْلُ عَلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ قَائِمًا

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ منصور سے وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوڑے پر کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا؛

مشکل الفاظ : یبول۔ وہ پیشاب کرتا ہے۔ سباطة، کوڑا،

تشــریح : علماء کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہے کیونکہ اس میں ستر کھلنے اور پیشاب کے چھینٹے پڑنے کا خدشہ ہے اور نبی پاک ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں ایک مخصوص واقعہ کی طرف اشارہ ہے نہ کہ عادت کو بیان کیا جارہا ہے۔

نبی پاک ﷺ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے حوالے سے علماء کرام نے کئی وجوہات لکھی ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک میں درد تھا۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر وہاں بیٹھ کر پیشاب کرتے تو نشیب میں ہونے کی وجہ سے نجس ہونے کا خدشہ تھا۔ ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی کہ آپ کے گھٹنوں میں درد تھا جس کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اس سے ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ یہ امر مجبوری اجازت ہے۔

بَابُ ١٩ عَدَمُ الْوُضُوْءِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پی کر نیا وضو نہ کرے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضْمَضَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ"

حضرت ابوحنیفہ عدی سے وہ ابن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دودھ پی کر کلی کی اور نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

مشکل الفاظ : لبناً ،دودھ، فتمضمض ،تو آپ نے کلی فرمائی۔

تشریح: اس حدیث میں اُن لوگوں کے شک کو دور کرنا مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ دودھ پی کر وضو کرنا چاہیے اس حدیث پاک میں واضح بتایا جارہا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو نماز ادا کرنے کیلئے صرف کلی کرنے پر اکتفاء کیا نیا وضو نہیں کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے سے وضو ہو تو دودھ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف کلی کرنا کافی ہے علماء کے نزدیک کلی بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے تاکہ منہ سے ذائقہ ختم ہوجائے۔

بَابُ ۲۰ عَدَمُ الْوُضُوْءِ مِنَ اللَّحْمِ

باب گوشت کھا کر نیا وضو نہ کرے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَکَلَ النَّبِیُّ ﷺ مَرَقًا بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلّٰی

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے گوشت کا شوربا تناول فرمایا پھر نماز پڑھی۔

مشکل الفاظ : مرقاً ، شوربا، سالن ۔ لحم ، گوشت

تشریح : اس حدیث میں بھی یہ بیان کیا جارہا ہے کہ اگر پہلے سے وضو کیا ہو تو سالن وغیرہ کے ساتھ کھانا کھایا جائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ چکنائی اور ذائقے کو ختم کرنے کیلئے کلی کرنے پر اکتفاء کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اس میں یہ احتیاط ہونی چاہیے کہ گوشت کھاتے کھاتے اگر دانتوں سے خون وغیرہ نکل جائے تو پھر وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے

بَابُ ۲۱ اَلْاَمْرُ بِالسِّوَاکِ مسواک کرنے کا حکم

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ الزَّرَّادِ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا اَرَاکُمْ قُلْحًا اِسْتَاکُوْا فَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَالِیْ اَرَاکُمْ تَدْخُلُوْا عَلَیَّ قُلْحًا اِسْتَاکُوْا فَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ اَوْ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

حضرت ابو حنیفہ حضرت علی بن حسین الزراد سے وہ تمام سے وہ جعفر بن ابو طالب سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ صحابہ میں سے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں مسواک کیا کرو، اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس آتے ہو اور تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں مسواک کیا کرو۔ اگر میں اپنی امت پر اس کو دشوار نہ جانتا تو ان کو ہر نماز یا ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

مشکل الفاظ: قلحاً، زرد، پیلے، میلے، استاکوا، تم مسواک کرو، اشق زیادہ مشکل

تشریح: اس حدیث میں مسواک کی اہمیت کو بیان کیا ہے کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتی تو مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔ کیونکہ بعض اوقات کسی کی مجبوری ہو سکتی ہے۔ مسواک کا ملنا، کبھی، سفر، کبھی مرض، کبھی کوئی اور مجبوری کی وجہ سے مسواک کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو مشکل کا بھی علم تھا تبھی اپنی امت پر مسواک کو فرض قرار نہیں دیا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم جس چیز کو چاہیں لازم قرار دے دیں اور جس چیز کو چاہیں لازم قرار نہ دیں۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہ امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک مسواک کرنا وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی سنت ہے۔ چونکہ وضو ہی کے وقت مسواک کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر پہلے سے وضو ہے اور نئی نماز کے لئے پہلے سے وضو ہے تو اب مسواک

کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ جب صرف خالی مسواک کریں گے تو دانتوں سے خون وغیرہ نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا اور وضو دوبارہ کرنا لازم ہو جائے گا۔

ہاں بعض علماء نے یوں تطبیق کی ہے کہ اگر کسی شخص کو پہلے سے وضو ہے اور نماز کے لئے مسواک کرنا چاہتا ہے تو صرف مسواک کر کے کلی کرے نماز پڑھ لے اور احتیاط پیش نظر رہے کہ دانتوں سے خون وغیرہ نہ نکلے۔

بَابُ ۲۲ الوضوء ثلثا ثلثا

وضو میں اعضاء تین تین بار دھونے ہیں

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَغَسَلَ قَدَمَیْهِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حماد ابو حنیفہ سے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے وہ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، اور تین مرتبہ چہرہ دھویا اور تین مرتبہ بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

مشکل الفاظ: مضمض: اس نے کلی کی۔ ثلثا: تین مرتبہ۔ استنشق: اس نے ناک میں پانی ڈالا۔ ذراعیه: اس کے دونوں بازو۔

تشریح: اس حدیث میں اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کی سنت کا بیان ہے

حدیث: اَبُوحَنِیفَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیِّ اَنَّهٗ دَعَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَّ تَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ قَدَمَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وفی روایۃ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیِّ اَنَّهٗ دَعَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَغَسَلَ قَدَمَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کاملاً وفی روایۃ اَنَّهٗ دَعَا بِمَآءٍ فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَاءٌ وَّطَسْتٌ قَالَ عَبْدُ خَیْرٍ وَّنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَیْهِ فَاَخَذَ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی الْاِنَاءَ فَاَکْفَأَ عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ غَسَلَ یَدَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی الْاِنَاءَ فَمَلَاءَ یَدَهٗ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهٗ اِلَی الْمَرَافِقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَخَذَ الْمَاءَ بِیَدِهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَاْسَهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَیْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَرَفَ بِکَفِّهٖ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرٌ وفی روایۃ اَنَّهٗ دَعَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ اَخَذَ مَاءً فِیْ کَفِّهٖ فَصَبَّهٗ عَلٰی صَلْعَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا وفی روایۃ عَنْ عَلِیِّ اَنَّهٗ تَوَضَّاءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا الْوُضُوْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَعْقُوْبَ یَعْنِیْ بِهٖ مَنْ رَّوٰی عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا عَلٰی اَنَّهٗ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی یَافُوْخِهٖ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ اِلٰی مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ اِلٰی مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ

مَرَّاتٍ وَاِنَّمَا ذٰلِکَ مَرَّةً وَاحِدَةً لِاَنَّهٗ يُبَايِنُ يَدَهٗ وَلَا اَخَذَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَهُوَ كَمَنْ جَعَلَ الْمَاءَ فِيْ كَفِّهٖ ثُمَّ سَعَدَهٗ اِلٰی كُوْعِهٖ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ بَيَّنَ فِی الْاَحَادِيْثِ الَّتِیْ رُوِیَ عَنْهُ وَهُمُ الْجَادُوْدُ بْنُ زَيْدٍ وَّخَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَّاَسَدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّ الْمَسْحَ كَانَ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّبَيَّنَ اَنَّ مَعْنَاهُ مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ كَثِيْرَةً عَلٰی هٰذَا اللَّفْظِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا مِّنْهُمْ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّغَيْرُهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ الْبَيْهَقِیُّ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُهٍ غَرِيْبَةٍ عَنْ عُثْمَانَ تَكْرَارُ الْمَسْحِ اِلَّا اَنَّهٗ مَعَ خِلَافِ الْحُفَّاظِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فَهَلْ كَانَ مَعْنَاهُ اِلَّا عَلٰی مَا ذَكَرْنَا فَمَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِيْفَةَ غَالِطًا وَّ فِیْ رِوَايَةٍ ثَلٰثًا فَقَدْ وَهَمَ وَكَانَ هُوَ بِالْغَلَطِ اَوْلٰی وَاَخْلَقُ وَقَدْ غَلَطَ شُعْبَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَلَطًا فَاحِشًا عِنْدَ الْجَمِيْعِ وَهُوَ رِوَايَةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَرْفَطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِیٍّ فَصَحَّفَ الْاِسْمَيْنِ فِیْ اَسْنَادِهٖ فَقَالَ بَدَلَ خَالِدٍ مَالِكٌ وَّبَدَلَ عَلْقَمَةَ عَرْفَطَةُ وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْغَلَطُ مِنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ لَنَسَبُوْهُ اِلَی الْجَهَالَةِ وَقِلَّةِ الْمَعْرِفَةِ وَلَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الدِّيْنِ وَهٰذَا مِنْ قِلَّةِ الْوَرْعِ وَاِتِّبَاعِ الْهَوٰی ۔

حضرت ابوحنیفہ خالد سے روایت کرتے ہیں وہ عبد خیر سے وہ علی سے روایت کرتے کہ حضرت علی نے پانی منگایا اور اس سے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین دفعہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ پھر کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں عبد خیر سے اس طرح روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے پانی منگایا۔ تین دفعہ ہاتھ دھوئے، تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ تین دفعہ چہرہ دھویا، تین دفعہ ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، ایک دفعہ سر کا مسح کیا اور تین دفعہ پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا مکمل وضو اس طرح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے پانی منگایا تو آپ کے پاس پانی کا برتن اور ایک طشت لایا گیا۔ عبد خیر نے کہا کہ ہم انہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور اس کو جھکا کر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر ہاتھ تین دفعہ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا اور اس کو پانی سے بھر کر ناک و منہ میں پانی ڈالا اور یہ اس طرح تین دفعہ کیا پھر چہرہ کو تین دفعہ دھویا۔ پھر ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر ہاتھ میں پانی لے کر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پاؤں تین تین دفعہ دھوئے پھر ایک چلو میں پانی لے کر پی لیا۔ پھر کہا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو یہ ہے آپ ﷺ کا وضو

اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پانی منگایا اور ہاتھ تین دفعہ دھوئے تین دفعہ مضمضہ کیا اور تین دفعہ استنشاق اور تین دفعہ ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر اپنے تالو پر ڈالا پھر کہا کہ جو رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہے تو یہ ہے

حضرت علی سے ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو تین تین دفعہ دھوئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو یہ ہے۔ عبداللہ بن محمد بن یعقوب جو ابو حنیفہ سے اسی حدیث کو خالد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سر کا مسح تین بار اس طرح کیا کہ اپنا ہاتھ پیشانی کی طرف کھینچ کر لائے۔ اس طرح تین دفعہ کیا تو ایک دفعہ مسح ہوا کیونکہ نہ ہاتھ سر سے جدا ہوا اور نہ پانی تین بار بدلا، یہ ایسا ہے کہ کوئی ہتھیلی میں پانی لے اور اس کو ہتھیلی تک لے جائے تم نہیں دیکھتے کہ وہ احادیث جو جارود بن زید اور خارجہ بن مصعب اور اسد بن عمر نے حضرت علی سے

روایت کی ہے اور فرمایا کہ حضرت نے فرمایا کہ مسح ایک بار اور اس کے وہی معنی بیان کئے جو اوپر بیان کئے۔ حضرت ابوحنیفہ نے کہا صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے یہی لفظ مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے سر کا مسح تین بار کیا ان میں سے عثمان، علی اور عبداللہ بن مسعود وغیرھم ہیں۔

بیہقی نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرو والی حدیث عثمان سے غریب طرق سے مروی ہے۔ مگر یہ حفاظ حدیث کی روایت کے بھی خلاف ہے اور اہل علم کے نزدیک حجت نہیں لہٰذا ''سر کا مسح'' کے وہی معنی ہو سکتے ہیں جو ذکر ہوئے۔ اب جو تین دفعہ مسح کرنے کی روایت میں امام ابوحنیفہ کی طرف غلطی کی نسبت کرتا ہے اس سے خود غلطی ہوئی ہے۔ اور البتہ شعبہ نے اس حدیث کی اسناد میں تمام محدثین کے نزدیک واضح غلطی کی ہے وہ یہ کہ روایت کی اس حدیث کی مالک بن عرفطہ سے اور انہوں نے عبد خیر اور انہوں نے علی سے کہ باپ بیٹے ہر دو کے نام بدل دیے۔ خالد کی جگہ مالک لے آئے اور علقمہ کی جگہ عرفطہ۔ اگر یہ غلطی ابوحنیفہ سے سرزد ہو جاتی تو وہ کہتے کہ وہ علم حدیث سے نابلد ہیں۔ اور اس میں کوتاہ علم اور دین ہی سے اُن کو خارج کر دیتے اور یہ اتہام تقویٰ کی کمی اور خواہش نفسانی کی اتباع کی وجہ سے ہے۔

مشکل الفاظ: بانا‌ء: برتن، طست: طشت، غرف بکفیه: چلو بھرا، فصبه: اس کو انڈیل دیا، بہایا، افوخه: اپنی پیشانی، کوعا: اپنی ہتھیلی،

تشریح: اس حدیث میں مختلف طرق سے روایت کو جمع کیا گیا ہے اور نبی پاک ﷺ کے مکمل وضو کو بیان کیا گیا ہے جس میں فرائض، سنن اور مستحبات کی الگ تفصیل بیان نہیں کی گئی بلکہ مکمل کا مکمل وضو کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

مسح سر کے حوالے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی کے نزدیک اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار کرنا سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین دفعہ مسح کرنا سنت ہے۔ حدیث کے آخر میں اس کی تعبیر بیان کی گئی ہے کہ اگر حدیث پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سر کا مسح نبی پاک ﷺ نے ایک ہی دفعہ کیا ہے کہ پانی سے ہاتھ تر کر کے پیشانی سے ہاتھ پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور پھر کانوں کا مسح، تیسری بار ہاتھوں کو جا کر کیا اس دوران آپ ﷺ نے نہ پانی سے بار لیا اور نہ ہی اپنے ہاتھ کو سر سے جدا کیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ حمران مولیٰ عثمان سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے تین دفعہ اعضائے وضو کو دھویا اور کہا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کی سنت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

باب ۲۳ الوضوء مرة مرة وضو ایک ایک مرتبہ ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً"

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا (یعنی وضو کے اعضاء کو ایک ایک دفعہ دھویا)

تشریح: یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ وضو کے اعضاء کو تین تین دفعہ دھونا سنت نبوی ﷺ ہے آپ نے ایک ایک دفعہ بھی اعضائے وضو دھوئے کہ یہ لازم و فرض ہے اور دو دو مرتبہ بھی کہ یہ بھی جائز ہے اور تین تین دفعہ بھی ایک دفعہ دھونا تو لازم ہے پانی کی کمی یا بہت جلدی ہو یا اور کوئی مجبوری ہو تو اعضائے وضو کو ایک بار دھونے سے بھی وضو مکمل ہو جاتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَیْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ النَّارِ "

حضرت ابوحنیفہ حضرت محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں ایڑیوں کے لئے ویل ہے۔

مشکل الفاظ: ویل ۔ جہنم کی ایک وادی کا نام ۔ ہلاکت، للعواقب ، ایڑیوں کیلئے

تشریح: جو لوگ وضو میں بے احتیاطی کی وجہ سے ایڑیاں خشک رکھتے ہیں دوزخ کی اس وادی میں ان کیلئے آگ کا عذاب ہے یوں تو وضو میں کوئی عضو بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا لیکن ایڑیوں کا خصوصیت کیساتھ اسلئے ذکر ہے کہ لوگوں کی جلد بازی اور بے احتیاطی کی وجہ سے ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں اور اس بد احتیاطی کی وجہ سے سارا وضو برباد ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۲۴ نضح الفرج بفضل الوضوء

وضو کے بچے ہوئے پانی کو اپنی رومالی پر چھڑکنا

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِیْفٍ یُقَالُ لَهٗ الْحَکَمُ اَوِ ابْنُ الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ

مَآءٍ فَنَضَحَهٗ فِیْ مَوَاضِعِ طُهُوْرِهٖ"

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ منصور سے وہ مجاہد سے وہ ثقیف قبیلہ کے ایک آدمی سے (جنہیں حکم یا ابن حکم کہا جاتا ہے) وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے وضو کیا اور ایک چلو پانی کا اپنے موضع طہور رومالی پر چھڑکا

مشکل الفاظ: نضحه ، اس کو چھڑکا ، مواضع۔ طھورہ ، طہارت کی جگہ

تشریح: اس حدیث پاک میں وضو کرنے کے بعد مواضع طہارت یعنی رومالی پر پانی چھڑکنے کی سنت کا بیان ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ انسان شکی مزاج ہے اور شک کی وجہ سے عبادت میں خلل پڑنے کا احتمال ہے پس رومالی پر پانی چھڑکنے کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی کو پیشاب کے قطروں کا شک ہو تو دور ہو جائے۔

بَابُ ۲۵ المسح علی الخفین موزوں پر مسح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَ أَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ قَالَتْ ائْتِ عَلِیًّا فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ شُرَیْحٌ فَأَتَیْتُ عَلِیًّا فَقَالَ لِیْ امْسَحْ"

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ قاسم سے وہ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں موزوں پر مسح کروں۔ آپ نے فرمایا کہ جا کر حضرت علی سے پوچھو کہ وہ نبی پاک ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ شریح کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت علی کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مسح کرو۔

مشکل الفاظ: الخفین ، موزے ، یسافر ، وہ سفر کرتا ہے۔

تشریح: دین اسلام میں مسلمانوں کو آسانیاں فراہم کی گئی ہیں۔ سفر میں وضو

کے لئے بار بار جوتی اتار کر پاؤں دھونا مشکل تھا اس مشکل کی آسانی کے لئے موزے پہن کر پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر ہی مسح کر لیا جائے تو وضو مکمل ہو جاتا ہے مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کی اجازت ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَصَلّٰی خَمْسَ صَلَوَاتٍ "

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ سلیمان سے وہ بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا اور اسی سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے موزوں پر مسح فرما کر واضح کر دیا کہ موزوں پر مسح کرنے سے طہارت کاملہ حاصل ہوتی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلّٰی خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَارَاَیْنَاكَ صَنَعْتَ هٰذَا قَبْلَ الْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَمَدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ "

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ فتح مکہ کے دن ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے عمر میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔

مشکل الفاظ : ضعت ،آپ نے کیا، عمداً ،جان بوجھ کر، قصداً۔

تشریح : اس حدیث میں بھی پانچ نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھنے اور وضو کے دوران موزوں پر مسح کرنے کی سنت کا بیان ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ جُرَیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃِ"

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم سے وہ اپنے باپ امیہ سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے اس نے حدیث بیان کی جس نے جریر بن عبداللہ سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ اس وقت سورۃ مائدہ نازل ہو چکی تھی۔

تشریح: بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ مسح کرنے کی اجازت سورۂ مائدہ کے نزول سے قبل تھا، اس کے بعد صرف غسل رہ گیا شعبہ کو حضرت جریر نے دور کردیا کہ میں نے حضور ﷺ کو سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّہٗ رای جریر بن عبداللّٰہ توضأ ومسح علی خفیہ فسألہ عن ذٰلک فقال انی رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یصنعہ وانّما صحبتہ بعد ما نزلت المائدۃ

حضرت ابوحنیفہ نے حماد سے وہ ابراہیم سے ہمام بن حارث نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، ہمام نے اس بارے میں دریافت کیا تو (جریر) کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور مجھ کو

شرف صحبت (یعنی صحابی ہونے کا فخر) نزول مائدہ کے بعد حاصل ہوا ہے۔

مشکل الفاظ: یصنعه ، وہ اس کام کو کرتا ہے۔ صحبته ، میں نے صحبت کی مورخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے وصال کے صرف چالیس دن قبل اسلام لائے ہیں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ رُوْمِیَّةٌ ضَیِّقَةُ الْكُمَّیْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ضَیِّقِ كُمَّیْهَا قال المغیرة فجعلت اصب علیه من الماء من اداوة معی فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَلَمْ یَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ وَصَلّٰی"

حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں نکلا (یعنی تبوک کی طرف) آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بعد فراغت واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نیاس کو اٹھایا۔ ہاتھ سے آستینیں اٹھتی نہیں تھیں اس لئے آپ ﷺ نے جبہ اوپر اٹھالیا، مغیرہ کہتے ہیں کہ پھر میں آپ پر چھاگل سے جو میرے پاس تھی پانی ڈالتا رہا آپ نے نماز کیلئے وضو کیا اور موزے اتارے بغیر ان کے مسح کیا پھر آگے بڑھ کر نماز ادا فرمائی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ رُوْمِیَّةٌ ضَیِّقَةُ الْكُمَّیْنِ فَاَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنْ تَحْتِهَا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ . وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ "

حضرت ابوحنیفہ، حضرت حماد سے وہ شعبی سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کروایا اور آپ وہی جبہ تنگ آستینوں والا زیب تن کیے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھ اسکے نیچے سے نکالے اور موزوں پر مسح کیا ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے موزوں پر مسح کیا اور آپ شامی جبہ تنگ آستینوں والا زیب تن فرمائے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے

مشکل الفاظ : وضات : میں نے وضو کروایا، جبہ رومیة : رومی جبہ، ضیقة الکمین : تنگ آستینوں والا، انطلق : وہ چلا گیا۔ اصبب : میں نے ڈالا۔ رواعة : چھاگل، برتن۔ لم ینزعهما : ان کو نہیں اتارا۔

اس حدیث پاک میں ایک بات تو یہ واضح ہوئی ہے کہ دوسرے کو وضو کرانا باعث ثواب ہے اور دوسرے کی مدد سے وضو کرنا جائز ہے۔ دوسری بات موزوں پر مسح کرنے کی ہے کہ راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وضو فرمایا مگر موزوں سے پاؤں نکال کر دھوئے نہیں بلکہ موزوں پر مسح فرمایا۔

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) يَمْسَحُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ شعبی سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

تشریح : واضح ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِی الْجَھْمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی غَزْوَۃٍ فِی الْعِرَاقِ فَاِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا فَقَالَ یَا ابْنَ عُمَرَ اِذَا قَدِمْتَ عَلٰی اَبِیْکَ فَسَلْہُ عَنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ فَمَسَحْنَا

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِلْغَزْوِ فَاِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَ اِذَا قَدِمْتَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاسْاَلْہُ فَقَالَ قَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ فَمَسَحْنَا

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِغَزْوَۃِ جَلُوْلَا فَرَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا سَعْدُ فَقَالَ اِذَا لَقِیْتَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ عُمَرُ صَدَقَ سَعْدٌ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَصْنَعُہٗ فَصَنَعْنَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی غَزْوَۃِ الْعِرَاقِ فَرَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَاَنْکَرْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ لِیْ اِذَا قَدِمْتَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاسْاَلْہُ عَنْہُ ذٰلِکَ قَالَ ابن عمر فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَیْہِ سَاَلْتُہٗ وَذَکَرْتُ لَہٗ مَا صَنَعَ سعد فقال عمک افقہ منک رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ فَمَسَحْنَا۔

حضرت ابو حنیفہ ابو بکر بن ابی الجہم سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں جہاد کی غرض سے عراق گیا تو سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا حضرت یہ کیا ہے کہا اے ابن عمر جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو اس بارے میں ان سے پوچھ لین۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں

اپنے والد کے پاس پہنچا تو ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو ہم بھی مسح کرنے لگے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ میں جہاد کیلئے عراق گیا تو وہاں سعد بن مالک (یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں) موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا حضرت یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم اپنے والد حضرت عمر کے پاس جاؤ تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت عمر کے پاس آیا تو ان سے میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوہ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا تو سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے سعد یہ کیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے ملو تو ان سے اس بارے میں پوچھنا، ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت عمر سے ملا تو میں نے سعد کے مسح کرنے کی خبر ان تک پہنچائی تو عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے سعد سچے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

اور ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کیلئے عراق گئے تو سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے اس کوئی بات جانا تو مجھ سے کہنے لگے جب تم عمر کے پاس جاؤ تو اس کے بارہ میں ان سے دریافت کرنا۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں اُن کے (حضرت عمر) پاس پہنچا تو میں نے ان

سے بیان کیا، فرمانے لگے تمہارے چچا (حضرت سعد) تم سے زیادہ عالم وفقیہ ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی مسح کیا۔

تشریح: اس حدیث میں بھی موزوں پر مسح کے جواز پر تائید کی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تَنَازَعَ اَبُوْهُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ سَعْدٌ اَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَایُعْجِبُنِیْ قَالَ سَعْدٌ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمُّکَ اَفْقَهُ مِنْکَ سُنَّةً

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ سالم بن عبداللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ مسح خفین کے بارے میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا حضرت سعد نے کہا کہ مسح کرتا ہوں عبداللہ نے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں۔ سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے چچا (سعد) تم سے زیادہ سنت کے عالم ہیں۔

بَابُ۲۶ توقیت المسح مسح کی مدت مقرر کرنا!

مشکل الفاظ: مایعجبنی: مجھے پسند نہیں۔ فاجتمعنا: تو ہم اکٹھے ہوئے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فِی السَّفَرِ وَلَمْ یُوَقِّتْهُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اس کی مدت مقرر نہیں کی۔

مشکل الفاظ: لم یوقتہ ، اس کا وقت مقرر نہیں کیا۔

تشریح: ابن عمر کے نزدیک لم یوقتہ، کے معنی یہ ہیں کہ میرے علم میں آپ نے اس کی مدت مقرر نہیں فرمائی یہ نہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی کوئی مدت متعین نہیں کیونکہ مسافر و مقیم ہر دو کے مسح کی مدت بروایات صحیحہ ثابت مقرر ہے۔ ابن عمر کا یہ واقعہ حضرت سعد سے مسئلہ مسح میں عدم آگہی کا موجب ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کیلئے تین دن رات مقرر کئے اور مقیم کیلئے ایک دن رات۔

حدیث ٦٦ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ اِذَا لَبِسَهَا وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِنْ شَآءَ اِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ اَنْ يَّلْبِسَهُمَا .

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ ابوعبداللہ الجدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں فرمایا کہ مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات (مدت مقرر فرمائی) اگر وضو کی حالت میں ان کو پہنا ہو تو انہیں (اتنی مدت) نہ اتارے اور ایک روایت میں ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کی مدت مسافر کے لئے تین دن رات ہے اور مقیم کے لئے ایک دن رات اگر چاہے بشرطیکہ پہننے سے پہلے وضو کیا ہو۔

مشکل الفاظ: لاینزع خفیہ ، وہ موزے نہ اتارے ۔ لبسھا ، اس نے اسے پہنا

تشریح : اس حدیث میں بھی مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین کیا۔ یعنی تین دن تین رات مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پہننے سے پہلے وضو کیا ہو اور اسی طرح مقیم آدمی وضو کی حالت میں موزے پہنے تو ایک دن رات تک وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرے۔

حدیث ۶۷: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْجَدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ قَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ لَیَالِیْھِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً

حضرت ابوحنیفہ سعید سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ عمرو بن میمون الاودی وہ ابوعبداللہ الجدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن رات ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

تشریح : مسح کی مدت کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ اگر وضو کرنے کے بعد موزہ پہنا ہے تو جب سے بے وضو ہوا ہو اس وقت سے مدت کا تعین کیا جاتا ہے۔

حدیث ۶۸: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْھِنَّ وَالْمُقِیْمُ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً

حضرت ابوحنیفہ وہ حکم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ شریح بن ھانی وہ علی رضی اللہ

عنہ سے روایت کرتے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسافر موزوں پر مسح کرے تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک۔

تشریح: یہ حدیث سے پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ ۲۷ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ الْعَوْدَ

جنابت کی حالت میں دوبارہ جماع کرنا

حدیث۶۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصِیْبُ مِنْ اَهْلِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ فَیَنَامُ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِذَا اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَ اغْتَسَلَ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ اسود سے وہ شعبی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ سے صحبت کرتے رات کے آغاز میں پھر سو جاتے اور پانی نہ چھوتے پھر رات کے آخر میں جب بیدار ہوتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل فرماتے۔

مشکل الفاظ: یصیب، وہ پہنچتا ہے، یعنی صحبت کرتا ہے۔ استیقظ، وہ جاگا

تشریح: زیادہ دیر بے غسل رہنا مناسب نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ عادت مبارکہ کا بیان نہیں ہے بلکہ کبھی کبھار کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے اور حضور ﷺ کا یہ عمل بیان جواز کے لئے ہے۔

حدیث ۷۰: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصِیْبُ اَهْلَهٗ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِذَا اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَ اغْتَسَلَ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ ابواسحٰق سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے آغاز میں اپنی زوجہ سے صحبت کرتے اور پانی نہ چھوتے پھر رات کے آخر میں جب بیدار ہوتے تو صحبت کرتے اور غسل فرمالیتے۔

بَابُ ۲۸ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرلے

حدیث ۷۱ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرمالیا کرتے تھے۔

تشریح : نبی کریم ﷺ جنابت کی حالت میں اگر غسل کرنا نہ چاہتے تو وضو فرما کر سوتے تھے، یا بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرمالیا کرتے تھے اور صبح اٹھ کر نماز کے لئے غسل فرمالیا کرتے۔ سرکار دوعالم کا عمل امت کی آسانی کے لئے تھا۔

بَابُ ۲۹ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ مومن ناپاک نہیں ہے

حدیث ۷۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مَالِکٍ قَالَ اِنِّیْ جُنُبٌ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرِنَا یَدَیْکَ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیْسَ بِنَجِسٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُؤْمِنُ لَایَنْجُسُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ایک مرد سے وہ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف (بغرض مصافحہ) بڑھایا تو انہوں نے آپ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ناپاک ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ۔ بے شک مومن ناپاک نہیں ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

مشکل الفاظ: مدّ، بڑھایا، لمبا کیا۔ **فرفعھا**، تو اس نے اس کو کھینچ لیا، ہٹالیا

تشریح: اس حدیث پاک میں اس طرح راہنمائی ہے کہ مومن حقیقی طور پر ناپاک و نجس نہیں ہوتا بلکہ حقیقی طور پر کافر و مشرک ناپاک و نجس ہیں۔ غسل اگر فرض ہو تو اس صورت میں وہ مصافحہ کر سکتا ہے غسل فرض ہونے کی صورت میں حکمی طور پر ناپاک ہو جاتا ہے اور اس حالت میں بھی صرف چند امور کی ممانعت ہے۔ مثلاً مسجد میں داخل ہونا، قرآن پاک کو پکڑنا، یا پڑھنا، نماز پڑھنا وغیرہ۔

حدیث۷۳: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَدَّیَدَہٗ اِلَیْہِ فَاَمْسَکَھَا عَنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایَنْجُسُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

مشکل الفاظ: فامسکھا، تو اس کو روک لیا، لاینجس، وہ ناپاک نہیں ہوتا

تشریح : اس حدیث پاک کی تشریح گزر چکی ہے۔

حدیث ۷۴ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھے چٹائی دو تو آپ نے کہا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

مشکل الفاظ : ناولینی، تو مجھے دے، حائض، حیض والی۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حیض ونفاس یا جنبی شخص اس حالت میں کوئی بھی چیز پکڑے تو اس سے وہ چیز ناپاک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس عمل سے گناہ ہوتا ہے لیکن اس حالت میں قرآن پاک کو پکڑا نہیں جاسکتا کیوں کہ اس کی ممانعت صریحا قرآن میں موجود ہے۔ لایمسہ الا المطھرون کہ اس کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھوسکتا۔

بَابُ ۳۰ اَلْمَرْاَةُ تَرٰی فِیْ مَنَامِهَا مَا یَرَی الرَّجُلُ

نیند میں عورت بھی ایسے ہی دیکھتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے

حدیث ۷۵ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ اُمَّ سُلَیْمٍ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰی مَا یَرَی الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَغْتَسِلُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی اس

شخص نے جس نے سنا ام سلیم سے کہ بے شک انہوں نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے۔ (یعنی احتلام) تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت غسل کرے۔

مشکل الفاظ : المراۃ ،عورت، تری ما یری الرجل ،عورت دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، یعنی احتلام۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ جس طرح مرد کو احتلام ہوتا ہے اسی طرح عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

احتلام کی صورت میں غسل اس وقت فرض ہوتا ہے کہ کسی نے خواب دیکھا اور تری بھی دیکھی یعنی منی خارج ہو تو تب غسل فرض ہوگا۔ اگر منی خارج نہ ہوئی ہو محض خواب دیکھا ہے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ منی خارج ہو خواہ خواب یاد ہو یا نہ ہو ہر دو صورتوں میں غسل کرنا فرض ہوگا۔ اسی طرح عورت کے لئے بھی مسئلہ ہے۔

ف: انبیاء کرام (اور ازواج مطہرات) بھی احتلام سے محفوظ تھیں۔

بَابُ ۳۱ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامَ حمام بدترین جگہ ہے۔

حدیث ۷۶ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامَ هُوَ بَيْتٌ لَا يَسْتُرُ وَمَاءٌ لَا يَطْهُرُ

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حمام بدترین جگہ ہے جہاں بے پردگی ہوتی ہے اور وہاں کا پانی ناپاک ہوتا ہے۔

مشکل الفاظ : بئس ، برا، بدتر۔ الحمام ، غسل خانہ۔ لا یستر ، پردہ نہیں کیا جاتا۔ لا یطھر ، وہ پاک نہیں ہے

تشــریح : حمام ایسی جگہ ہے جہاں انسان ننگا ہوتا ہے بے پردگی ہوتی ہے اس میں پانی ناپاک ہوتا ہے۔

اگر حمام میں ننگا نہ ہوا جائے پاک پانی کا بندوبست کر دیا جائے اور پردے کا انتظام کر دیا جائے تو پھر حمام میں جانے کی ممانعت نہیں ہے بہر حال بلاضرورت حمام میں جانا مناسب نہیں ہے۔

بَابُ ۳۲ فَرْکِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی کھرچ دینا!

حدیث ۷۷ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام بن الحارث سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ کر صاف کر دیا کرتی تھی۔

مشکل الفاظ : کنت افرک، میں کھرچ دیا کرتی تھی

تشریح : اس حدیث کی تشریح آگے آرہی ہے۔

حدیث ۷۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ اَنَّ رَجُلًا اَضَافَتْهُ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ مَلْحَفَةً فَالْتَحَفَ بِهَا اللَّیْلَ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَلَ الْمَلْحَفَةَ کُلَّهَا فَقَالَتْ مَا اَرَادَ بِغَسْلِ الْمَلْحَفَةِ اِنَّمَا کَانَ یُجْزِیْهِ اَنْ یَّفْرُکَهٗ لَقَدْ کُنْتُ اَفْرُکُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْهِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ھمام سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک آدمی کو حضرت عائشہ نے مہمان ٹھہرایا۔ اور اس کے لئے انہوں نے ایک لحاف بھیجا رات کو اس نے اس کو اوڑھا تو اس کو اس میں احتلام ہوا۔ اس نے سارا لحاف دھوڈالا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ سب لحاف کیوں دھویا۔ اس کو تو کھرچ دینا کافی تھا۔ میں نبی پاک ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ اس میں نماز ادا فرماتے تھے۔

مشکل الفاظ : اضافته :اس نے اس کی مہمان نوازی کی۔ فارسلت، تو اس نے بھیجا، ملحفة ، لحاف ، فالتحف ،تو اس نے اس کو اوڑھا، فاصابته جنابةٌ ، اس کو جنابت پہنچ گئی یعنی اس کو احتلام ہوا۔ افرکه ، میں اس کو کھرچا کرتی

تشریح: منی کے ناپاک اور پاک ہونے میں اختلاف ائمہ ہے۔ امام اعظم رحمة اللہ علیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اور اگر کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا ضروری ہے جو لوگ منی کے پاک ہونے کی بات کرتے ہیں وہ یہی حدیث پیش کرتے ہیں کہ دھونا ضروری نہیں بلکہ کھرچنا کافی ہے۔

حالانکہ اگر اس حدیث پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر منی پاک ہوتی تو کھرچنے کی بھی ضرورت نہ تھی، کھرچنا اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ منی ناپاک ہے۔

حقیقت میں وجہ یہ تھی کہ منی اتنی گاڑھی ہوتی تھی کہ خشک ہو کر کھرچنے سے اس کو مکمل طور پر کپڑے سے ختم کر دیا جاتا تھا۔ اگر ایسی صورت اب بھی ہے تو اس طرح کھرچنا کافی ہوگا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ منی کپڑے پر لگ جائے تو سوائے داغ کے کچھ نظر نہیں آتا اس صورت میں اس کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

بَابُ ۳۳ اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ

کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

حدیث ۷۹: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کھال دباغت کر لی گئی وہ پاک ہوتی ہے۔

مشکل الفاظ: اھابٌ ،کھال، دبغ ،اسے دباغت دی گئی۔

تشریح: جانور، خواہ ماکول اللحم ہو یا نہ ہو مردہ ہو یا ذبح کیا گیا ہو اگر نجس العین نہیں ہے تو اس کو دباغت دینے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال جائز ہے۔

دباغت مٹی یا دھوپ کے ساتھ بھی دی جاتی ہے۔ یا آج کل جدید طریقوں سے کی جاتی ہے۔

حدیث ۸۰: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِشَاةٍ مَیِّتَةٍ لِسَوْدَةَ فَقَالَ مَا عَلٰی اَھْلِھَا لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِھَابِھَا فَسَلَخُوْا جِلْدَ الشَّاةِ فَجَعَلُوْهُ سِقَاءً فِی الْبَیْتِ حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ حضرت سودہ کی مری ہوئی ایک بکری پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو کیا ہوا کہ کاش وہ اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرتے۔ تو انہوں نے اس بکری کی کھال اتار دی اور اس سے گھر کے استعمال

کے لئے ایک مشکیزہ بنالیا جو استعمال کرتے کرتے کافی پرانا ہو گیا تھا۔

مشکل الفاظ : مر ، گزرے۔ شاۃ میتۃ ، مردہ بکری۔ فسلخو ، تو انہوں نے کھال اتاری۔ سقاء ، مشکیزہ ، سنا ، پرانا۔

تشریح : اس کی تشریح سابقہ حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

حدیث ۸۱: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَخَفَّفَهَا وَاَكْثَرَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُؤْتٰى لِيْ دَرَجَاتٌ اَوْ تُكْتَبَ لِيْ دَرَجَاتٌ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً خَفِيْفَةً يُكْثِرُ فِيْهَا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ فَلِذٰلِكَ اُكْثِرُ فِيْهَا السُّجُوْدَ .

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ سے وہ ابوذر سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس کو ہلکا کیا اور رکوع وسجود کثرت سے کئے جب فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں پھر بھی ایسی نماز پڑھتے ہیں۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رکوع وسجود اچھی طرح ادا نہیں کئے۔ اس شخص نے کہا کیوں نہیں تو آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کیلئے ایک سجدہ کیا تو اللہ نے اس کا ایک درجہ جنت میں بلند کیا۔ تو مجھ کو یہ بات پسند آئی کہ میرے لئے (زیادہ) درجات لکھے جائیں۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک شخص مقام ربذہ میں حضرت ابوذر کے پاس سے گزرا اور وہ ہلکی ہلکی نمازیں پڑھ رہے تھے۔ اور رکوع اور سجدے کثرت سے کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو اس شخص نے کہا آپ ایسی نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے لئے ایک سجدہ کیا اللہ نے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کیا۔ اس لئے میں ان میں سجدے زیادہ کرتا ہوں۔

مشکل الفاظ : فاحببت ،تو میں چاہتا ہوں۔ تکتب، لکھا جائے،

اُکثِرُ، میں زیادہ کرتا ہوں۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں لمبا قیام اگر کیا جائے گا تو رکعات کی تعداد کم ہوگی۔ اگر قیام اور باقی ارکان میں واجبات اور سنن کا خیال رکھا جائے تو رکعات کی تعداد کے لحاظ سے رکوع وسجود کی کثرت کی وجہ سے نمازی کے بلندی درجات کا ذریعہ ہیں۔

بَابُ ۳۴ مَابَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكَبِ عَوْرَةٌ

ستر کی حد ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے

حدیث ۸۲ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان ستر ہے۔

مشکل الفاظ : السرة ، ناف، الرکبة ، گھٹنہ ۔ عورة ، ستر، وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے۔

تشریح : امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھٹنے ستر میں شامل ہیں البتہ ناف ذاتی طور پر ستر میں شامل نہیں ہے ناف کو چھوڑ کو ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت ستر ہے۔ ستر عورت ہر حال میں فرض ہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

بَابُ ۳۵ جَوَازُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حدیث ۸۳: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ اَمَّهُمْ فِيْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ وَعِنْدَهٗ فَضْلُ ثِيَابٍ يُعَرِّفُنَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

اَبُوْقُرَّةَ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

قَالَ اَبُوْقُرَّةَ فَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَالَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَیْسَ کُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک قمیص میں نماز پڑھائی۔ اور ان کے پاس فاضل کپڑے بھی تھے تاکہ ہم کو سنت رسول کی تعلیم دیں۔

ابوقرہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے زھری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

ابوقرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے سعید سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم سب کو دو کپڑے میسر نہیں ہیں۔

مشکل الفاظ : **امهم** ،اس نے ان کی امامت کی۔ **فضل ثیاب** ،زائد کپڑے۔ **یُعَرِّفُنَا**،اس نے ہمیں سکھایا۔

تشریح : دو کپڑوں کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور صحابی رسول کا عمل بھی جواز ثابت کرنے کے لئے تھا افضلیت کے بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ ایک کپڑے میں اس وقت ہے جب دوسرا کپڑا میسر نہ ہو۔

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا عمل اس وقت اس لئے تھا جب تنگی کا زمانہ تھا۔ دوسرا کپڑا میسر نہیں تھا۔ خوشحالی کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے

حدیث ۸۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِاَبِی الزُّبَیْرِ غَیْرَ الْمَکْتُوْبَةِ قَالَ الْمَکْتُوْبَةُ وَغَیْرُ الْمَکْتُوْبَةِ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھی۔ اس حالت میں کہ آپ متوشح تھے۔ بعض لوگوں نے ابوالزبیر سے پوچھا کہ کیا یہ عمل نوافل میں تھا۔ تو ابوالزبیر نے کہا کہ فرائض اور غیر فرائض سب میں ہے۔

مشکل الفاظ: متوشحابہ، متوشح ہوکر (ایک کپڑا سیدھی بغل سے نکال کر دوسری طرف کے کاندھے پر ڈال دیں اور الٹی بغل سے نکال کر سیدھے کاندھے پر ڈالیں) غیر المکتوبة، غیر فرائض یعنی نوافل

تشریح: ستر کے حوالے سے نماز خواہ فرائض کی ہو یا نوافل نماز ہو ایک ہی پابندی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا چادر لے کر متوشح ہونا اس لئے تھا کہ اس سے جسم کا سارا حصہ چھپ جاتا ہے۔ قمیص وغیرہ کا مقصد یہی ہے۔

بَابُ ۳۶ اَلصَّلٰوةُ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا　نماز اپنے وقت میں پڑھنا

حدیث ۸۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا

حضرت ابوحنیفہ طلحہ بن نافع سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔

مشکل الفاظ : ای العمل، کون سا عمل

تشریح : حضور ﷺ نے مختلف مواقع مختلف اعمال کو افضل قرار دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جس آدمی میں جس عمل کی کمی دیکھی اس کے لئے اس عمل میں تاکید پیدا کرنا مقصود تھا۔

بَابُ ۳۷ فَضِيْلَةُ الْاِسْفَار اِسفار کی فضیلت کا بیان

حدیث ۸۶: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلثَّوَابِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز میں روشنی ہونے کا انتظار کرو۔ کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔

مشکل الفاظ : اسفرو ،سفیدی کرو۔ یعنی خوب روشنی ہونے کا انتظار کرو۔

تشریح : امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ روشنی ہو جائے مستحب ہے۔ اس کا فائدہ ایک تو یہ ہے کہ لوگ زیادہ جماعت میں شریک ہوں گے۔ اس کے علاوہ جب روشنی ہوگی تو راستے میں کسی قسم کا خوف وخطرہ نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۸ وَعِيْدُ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کے قضا ہو جانے پر سخت وعید ہے

حدیث ۸۷: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ بُرَيْدَةَ

الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَکِّرُوْا بِصَلٰوۃِ الْعَصْرِ.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَکِّرُوْا بِصَلٰوۃِ الْعَصْرِ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ فَاِنَّ مَنْ فَاتَہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ

حضرت ابو حنیفہ شیبان سے وہ یحیٰی سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کی نماز میں جلدی کرو۔

ایک روایت میں بریدہ اسلمی سے یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھنے میں جلدی کیا کرو۔

اور ایک روایت حضرت بریدہ اسلمی سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز عصر کی ادائیگی میں ابر کے دن جلدی کیا کرو، کیونکہ جس کسی کی نماز عصر فوت ہوگئی اور سورج غروب ہو گیا تو اس کا عمل برباد ہوا۔

مشکل الفاظ: بکروا، جلدی کرو، یوم غیم، بادل والے دن، حبط، ضائع ہوگیا

تشریح: امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز عصر میں تاخیر کرنا مستحب ہے اس سلسلے میں مرفوع موقوف احادیث موجود ہیں۔

پھر دینداروں کی دینی مصلحت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر کی جائے۔ کیونکہ نفلوں کی ادائیگی بہت اجر و ثواب کا باعث ہے اور عصر کے بعد ادائیگی نفل ممنوع ہے۔ لہٰذا نماز عصر میں تاخیر کرنی چاہیے کہ نفلوں کا زیادہ سے زیادہ موقع مل سکے۔ اول وقت میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔

حدیث۸۸: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلوٰةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگی تو گویا کہ اس کے بال بچے اور مال لٹ گیا۔

مشکل الفاظ : فاتته، فوت ہوگئی اس کی۔ وتر، اکیلا کردیا گیا، لٹ گیا۔

تشریح : عصر کی نماز قضا ہونے پر مال واسباب اور بال بچے لٹ جانے کے یہ معنی ہیں کہ ان سے برکت ورحمت ختم ہوجاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے اہم حق کی ادائیگی میں انسان نے غفلت ولاپرواہی برتی اور اس میں سستی سے کام لیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی محبوب ترین اشیاء سے برکت ورحمت اٹھالیتا ہے۔

حدیث ۸۹: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا صَلوٰةَ بَعْدَ الْغَدْوَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ صَلوٰةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَاِلٰى مَسْجِدِىْ هٰذَا وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔ اور نہ ہی نماز عصر کے بعد نماز ہے جب تک سورج غروب نہ ہوجائے۔ اور نہ ان دو دنوں میں یعنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزہ رکھا جائے۔ اور نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف اور عورت محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے۔

مشکل الفاظ : الغدوۃ ، صبح۔ تطلع الشمس ، سورج طلوع ہوتا ہے۔ تغیب ، وہ غروب ہوتا ہے ، غائب ہوتا۔ تشد الرحال ، سامان سفر باندھا جائے۔

تشریح : اس حدیث میں دو تین مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

1: فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ یعنی کوئی نفل یا سنت نماز نہیں ہے۔ ہاں قضا نماز یا سجدۂ تلاوت کرنے میں حرج نہیں ہے۔

2: عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

3: تین مساجد کے سوا باقی جگہ سفر کے حوالے سے مراد یہ ہے کہ ان تین مساجد کے سوا باقی مسجدوں کو خاص شرف وعزت کی بنا پر خصوصیت قرار دے کر خصوصیت کے ساتھ سفر کو ثواب کی نیت سے کرنا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ کسی جگہ کا سفر جائز نہ ہوتا تو بہت سفر ہیں جن کی ہر مسلمان کو ضرورت پڑتی ہے۔ تعلیم کے لئے معاش کے لئے ، صالحین کی زیارت کیلئے اور دیگر کئی دینی مقاصد کے لئے سفر کرنا ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ ان تین مساجد کے ثواب کی جو تعیین مقرر کی ہے وہ کسی اور مسجد یا مقام کے سفر یا وہاں عبادت کرنے پر ثواب کی تعیین مقرر کرنا یا اس تعیین کو مدنظر رکھ کر حصول ثواب کی غرض سے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

4: جو مدت سفر ہے اس دوران کسی عورت کیلئے اپنے محرم کے بغیر اکیلے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ حج ایک فریضہ ہے اس کے سفر پر جانے کے لئے اگر ذی محرم نہیں ہے تو عورت حج پر بھی نہیں جاسکتی۔

باب ۳۹ اَلْاَذَنِ وَالْاِقَامَةِ اذان اور اقامت کا بیان

حدیث ۹۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِیْنًا وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَطْعَمَ تَجْمَعُ اِلَیْهِ فَانْطَلَقَ حَزِیْنًا بِمَا رَاٰی مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَکَ طَعَامَهٗ وَمَا کَانَ یَجْتَمِعُ اِلَیْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهٗ یُصَلِّیْ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ اٰتٍ فِی النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاْذِیْنِ فَاْتِهٖ فَمُرْهُ اَنْ یَّاْمُرَ بِلَالًا اَنْ یُّؤَذِّنَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَعَدَ عَلٰی بَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ اِسْتَاْذِنْ لِیْ وَقَدْ رَاٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ لِلْاَنْصَارِیِّ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِیْ رَاٰی فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَمَرَ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِذٰلِکَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِیْنًا وَکَانَ الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ یَغْشِیْ مَعَهٗ فَانْصَرَفَ لِمَا رَاٰی مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَکَ طَعَامَهٗ فَدَخَلَ مَسْجِدَهٗ یُصَلِّیْ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ اٰتٍ فِی النَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ تَدْرِیْ مَا اَحْزَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

لَا قَالَ هُوَ النِّدَاءُ فَأْتِهِ بِأَنْ يَأْمُرَ بِلَالًا . قَالَ الرَّجُلُ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَانْتَبَهَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ بِالْبَابِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اِسْتَاْذِنْ لِّيْ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِالَّذِيْ رَاٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مُرْ بِلَالًا بِمِثْلِ ذٰلِكَ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے آپ کو غمگین دیکھا۔ اور یہ آدمی متمول آدمی تھا۔ فقرا اس کے پاس جمع ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو غمزدہ دیکھنے کی وجہ سے یہ وہاں سے چل دیے۔ کھانا بھی چھوڑا اور جمع ہونے والے لوگوں کو بھی عزیز و اقارب فقراء وغیرہ کو یا کھانے کے سامان کو بھی اور اپنے محلہ کی مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے۔ اسی حالت میں ان کو اونگھ سی آ گئی انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا اور اس نے ان سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں پریشان ہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا اسی اذان کے بارے میں تم جا ؤ ان کے پاس اور ان سے کہو کہ بلال کو حکم فرمائیں کہ وہ اذان کہیں۔ پس اس شخص نے ان کو اذان سکھائی اس طرح اللہ اکبر، اللہ اکبر، دو دو مرتبہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ دو بار، اشھد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ

حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، پھر ان کو اقامت سکھائی۔ اسی طرح اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوٰۃ ، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ،راوی کہتا ہے جس طرح آج کل لوگوں کی اذان واقامت ہے۔ پھر یہ انصاری (ان کا نام عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہے۔) مسجد سے نکلے اور نبی ﷺ کے دروازہ پر جا بیٹھے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انصاری نے ان سے کہا ذرا میرے لئے اجازت طلب فرمائیں۔ اور ابوبکر نے بھی یہی خواب بیان کیا پھر انصاری کے لئے اجازت چاہی تو انصاری آئے اور انہوں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا وہ کہہ سنایا۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر نے بھی ہم سے ایسا ہی خواب بیان کیا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اسی طرح اذان دیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو فکر مند پایا۔ اور یہ شخص رات کا کھانا لوگوں کے ساتھ کھاتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا غم وفکر دیکھا تو کھانا چھوڑ چھاڑ کر واپس لوٹ گیا۔ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے لگا۔ اس حال میں اس پر غنودگی طاری ہوگئی اور خواب میں کوئی شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز نے فکر مند کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اسے کہا یہ ہی اذان ہی تو ہے تم حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ بلال کو حکم دیں۔ پھر اس آدمی نے ان کو اذان سکھائی (اس طرح) اللہ اکبر اللہ اکبر دومرتبہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ، اشھد ان محمد رسول اللہ دوبار حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ، حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر اسی طرح ان کو اقامت

سکھائی، پھر آخر میں کہاقد قامت الصلوٰۃ دوبار (راوی نے کہا) جس طرح آج کل لوگوں کی اذان واقامت ہے پس انصاری چونک کر اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر آئے اور دروازہ پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوبکر تشریف لائے۔ انصاری ان سے بولے ذرا میرے لئے اجازت تو طلب کرنا۔ ابوبکر اندر تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ سے انصاری جیسا خواب بیان کیا۔ پھر انصاری اندر آئے انہوں نے نبی پاک ﷺ سے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہ ہی بیان کر چکے ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ ایسی ہی اذان دیں۔

مشکل الفاظ: حزینا، غمگین نعس، وہ اونگھا۔ استاذن، اس نے اجازت مانگی

تشریح: اس حدیث پاک میں جو کئی روایات سے ہے۔ اذان واقامت کی ابتداء کا بتایا گیا کہ کس طرح اذان کی ابتداء ہوئی۔ اور اذان واقامت کے کلمات کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک انصاری صحابی کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کو بھی اذان کے کلمات نیند کے عالم میں سکھائے گئے۔ اور یہی اذان واقامت قیامت تک جاری رہے گی۔

حدیث ۹۱: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی پاک ﷺ موذن کی اذان پر وہی الفاظ اپنی زبان سے ادا فرماتے جو موذن کہتا تھا۔

مشکل الفاظ: اذّن، اس نے اذان دی۔ مؤذن، دینے والا۔

تشریح: موذن جب اذان دیتا ہے تو اس کے بعد اذان کے کلمات ادا کرنا مستحب ہے۔ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں جو

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ اور الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت و بررت وبالحق نطقت کے ساتھ جواب دے گا وہ قیامت کے دن سب لوگوں میں عزت وشرف کے لحاظ سے بلند و نازاں ہوگا۔

بَابُ ۴۰ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی

حدیث ۹۲: اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

حضرت ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اگرچہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند ہو اسکے اجر میں اللہ نے اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا۔

مشکل الفاظ: کمفحص ،گھونسلے کی طرح۔ قطاۃ ،ایک پرندے کا نام ہے جو زمین میں گھر بناتا ہے۔

تشریح: مسجد کی تعمیر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ کی رضا کی خاطر مسجد کی تعمیر میں ایک گھونسلا جتنا بھی حصہ لیتا ہے اور کام کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں عالی شان محل تعمیر فرماتا ہے۔

بَابُ ۴۰ اَلنَّھْیُ عَنْ اِنْشَادِ الضَّوَالِّ فِی الْمَسْجِدِ

گمی ہوئی چیزوں کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

حدیث۹۳: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ

سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ جَمَلاً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ

وَفِي رِوَايَةٍ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ بَعِيْراً فَقَالَ لَا وَجَدْتَ إِنَّ هٰذَا الْبُيُوْتَ بُنِيَتْ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَجُلاً اِطَّلَعَ رَأْسَهٗ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ لَهٗ ﷺ مَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں اونٹ تلاش کرتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے نہ ملے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے سنا کہ ایک شخص اونٹ ڈھونڈتا ہے مسجد میں تو آپ نے فرمایا نہ ملے تجھے البتہ یہ گھر بنائے گئے ہیں اس کام کے لئے جس کے لئے یہ بنائے گئے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنا سر مسجد میں داخل کیا اور کہا کہ مجھ کو میرے سرخ اونٹ کا پتا کون بتلائے گا تو آپ نے فرمایا نہ پائے تو، البتہ مسجدیں تو اسی کام کے لئے ہیں جس کام کے لئے وہ بنائی گئی ہیں۔

مشکل الفاظ: ینشد ، وہ آواز دے رہا ہے، تلاش کرتا ہے۔

بعیراً ، اونٹ۔ اطلع راسه ، اس نے اپنا سر نکالا، بنیت اسے بنایا گیا ہے۔ الجمل الاحمر ، سرخ اونٹ۔

تشریح: اس حدیث پاک میں مسجد کی غرض وغایت بیان فرمائی گئی ہے کہ مسجد دینی مقاصد تعلیم وتربیت نماز، ذکر واستغفار کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اگر اس میں کوئی دنیاوی مقاصد ہوئے تو مسجد کی اہمیت وافادیت ختم ہو جاتی ہے۔

بَابٌ ۴۲　اِفْتِتَاحُ الصَّلٰوۃِ　افتتاح نماز کا بیان

حدیث ۹۴: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی یُحَاذِیَ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ

حضرت ابوحنیفہ عاصم سے وہ اپنے باپ سے واہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ اپنے ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ وہ کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت وائل نے نبی ﷺ کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا یہاں تک کہ وہ آپ کے کانوں کی لو تک آ گئے۔

مشکل الفاظ: یحاذی، برابر ہو گئے۔ شحمة اذنیه، کانوں کی لو۔

تشریح: ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا نماز کے شروع کی بات ہے یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ائمہ میں اختلاف ہے۔ علماء نے ان احادیث کو تطبیق دی ہے کہ حضور ﷺ بغیر کسی خاص پابندی کے ہاتھ کبھی شانوں تک، کبھی کانوں کی لو تک اٹھا لیتے اور کبھی کانوں کے بالائی حصہ تک لے جاتے۔

یہ مسئلہ فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ سنت اور استحباب کے درجہ کا ہے۔

حدیث ۹۵: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْهِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ

حضرت ابوحنیفہ عاصم سے وہ عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا اور آپ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے۔

مشکل الفاظ: یمینه ، اپنے دائیں جانب، یساره ، اپنے بائیں جانب۔

تشریح : اس حدیث پاک میں دو باتیں قابل ذکر ہیں ایک یہ کہ تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے ، اس سے مراد یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اور دوسری احادیث میں ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھاتے۔

دوسری بات یہ کہ دائیں اور بائیں سلام پھیرنا سنت ہے بعض ائمہ نے ایک طرف سلام پھیرنے پر کلام کیا ہے ، دونوں طرف سلام پھیرنے کے ثبوت میں یہ حدیث پاک ہے۔

حدیث ۹۶: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَعْرَابِىٌّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ صَلٰوةً قَبْلَهَا قَطُّ اَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَصْحَابِهٖ حَفِظَ وَلَمْ يَحْفَظُوْا يَعْنِىْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ حَدِيْثَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ صَلّٰى مَعَ النَّبِىِّ ﷺ مَا صَلّٰى صَلٰوةً قَبْلَهَا هُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ ذُكِرَ عِنْدَهٗ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ السُّجُوْدِ فَقَالَ هُوَ اَعْرَابِىٌّ لَا يَعْرِفُ الْاِسْلَامَ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ اِلَّا صَلٰوةً وَّاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِىْ مَنْ لَا اُحْصِىْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَعَبْدُاللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُوْدِهٖ

مَنفقدٌ لَا خوالِ النَّبِیِّ ﷺ مُلازِمٌ لَہٗ فِی اِقَامَتِہٖ وَفِی اَسْفَارِہٖ وَقَدْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مَا لَا یُحْصٰی

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وائل بن حجر ایک اعرابی آدمی ہیں انہوں نے اس سے پہلے کبھی نبی پاک ﷺ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھی۔ کیا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے اصحاب سے زیادہ جانتے ہیں کہ انہوں نے تو یاد کر لیا اور اصحاب عبداللہ یاد نہ رکھ سکے۔ ایک روایت ہے کہ ابراہیم نے وائل بن حجر کی حدیث بیان کی پھر کہا کہ وہ ایک دیہاتی آدمی ہیں۔ اس سے پہلے کوئی نماز حضور ﷺ کے ساتھ نہیں پڑھی کیا وہ عبداللہ بن مسعود سے زیادہ جانتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کے سامنے حدیث وائل بن حجر کا تذکرہ ہوا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رکوع اور سجدہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو انہوں نے کہا۔ دیہاتی آدمی ہیں۔ اسلام کے فقیہ نہیں ہیں۔ انہوں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ صرف ایک مرتبہ نماز پڑھی اور مجھ سے بے شمار راویوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایات بیان کی ہیں کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھائے اور اس کی روایت نبی علیہ السلام سے کی اور عبداللہ بن مسعود شرائع وحدود اسلام کو جاننے والے نبی پاک ﷺ کے حالات کی ٹوہ میں رہنے والے اور سفر و حضر میں حضور ﷺ کے رفیق و ساتھی ہیں۔ اور آپ نے حضور ﷺ کے ہمراہ بے حساب نمازیں پڑھی ہیں۔

مشکل الفاظ : اعرابی ، دیہاتی، لا احصی ، میں شمار نہیں کر سکتا۔ ملازمہ، ان کا ملازم، خدمت گزار، اسفارہ ، اس کے سفر۔

تشریح : اس روایت میں اس موقف کو بیان کیا گیا ہے کہ وائل بن حجر ایک اعرابی صحابی تھے انہوں نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کا بہت کم موقع ملا، اور وہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کی خدمت، حالات زندگی کی معلومات کم رکھتے ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود کو حضور علیہ السلام کے سفر و حضر و میں ساتھ رہنے کا موقع ملا ہے۔ اس وجہ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود وائل بن حجر سے زیادہ فقیہ ہیں اور انہیں حضور علیہ السلام سے زیادہ سنتیں اور احادیث سیکھنے کا موقع ملا۔

اس بات سے نتیجہ یہ نکلا کہ ایسا مسئلہ جس میں ایک ایسا شخص روایت کر رہا ہو جس کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں کم رہنے کا موقع ملا ہو اور ایک ایسا شخص جس کو زیادہ موقع ملا ہو اس کی بات زیادہ قابل اعتبار ہوگی۔

حدیث ۹۷: سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالْاَوْزَاعِیُّ فِی دَارِ الْحَنَّاطِیْنِ بِمَکَّۃَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَابَالُکُمْ لَاتَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ فَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لِاَجْلِ اَنَّہٗ لَمْ یَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْہِ شَیْءٌ قَالَ کَیْفَ لَایَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ لَایَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَلَا یَعُوْدُ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُکَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ کَانَ حَمَّادٌ اَفْقَہَ مِنَ الزُّھْرِیِّ وَکَانَ اِبْرَاھِیْمُ اَفْقَہَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَۃُ لَیْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْہِ وَاِنْ کَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَۃٌ وَلَہٗ فَضْلُ صُحْبَۃٍ فَالْاَسْوَدُ لَہٗ فَضْلٌ کَثِیْرٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ ھُوَ عَبْدُاللّٰہِ فَسَکَتَ الْاَوْزَاعِیُّ۔

حضرت سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی مکہ سے گندم کی منڈی میں اکٹھے ہو گئے۔ ابوحنیفہ سے انہوں نے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ نماز میں تم رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے ہو ابوحنیفہ نے کہا کہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔ امام اوزاعی نے کہا کہ صحیح حدیث کیوں نہیں ہے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے انہوں نے سالم سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی پاک ﷺ سے کہ آپ جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھ اٹھاتے تھے اور رکوع کرتے اور اس سے اٹھتے وقت تو ابوحنیفہ نے ان سے کہا کہ روایت بیان کی مجھ سے حماد نے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ ﷺ صرف شروع نماز میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور پھر دوبارہ ایسا نہ کرتے۔ تو اوزاعی نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں زہری سے وہ سالم سے اور اپنے والد سے اور تم کہتے ہو کہ حدیث بیان کی مجھ سے حماد نے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم سے۔ تو امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہہ ہیں اور ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہہ ہیں اور علقمہ حضرت ابن عمر سے فقہ میں کچھ کم نہیں۔ اگرچہ ابن عمر کو شرف صحبت نصیب ہے تو اسود کو بھی بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ اور پھر عبداللہ تو عبداللہ ہی ہیں اس پر اوزاعی چپ ہو گئے۔

مشکل الفاظ : دار الحناطین ، گندم کی منڈی، ما بالکم، تمہارا کیا حال ہے۔ لا یعود ، تو دوبارہ نہ کرتے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں رفع یدین کے حوالے سے امام اوزاعی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان علمی گفتگو ہوئی۔ امام اوزاعی نے رفع یدین کے

حوالے سے وہ حدیث بیان کی زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ ابن عمر کہ روایت کے لحاظ سے یہ سند زیادہ قابل اعتبار ہے۔

تو اس پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے علو روایت کے بجائے علو فقاہت کو ترجیح دی اور راویوں کا موازنہ کر کے بتایا کہ زیادہ فقیہ ہے۔

انہوں نے کہا۔ حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اور علقمہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے کم نہیں بلکہ ہم پلہ ہے۔ اور اس سے ہٹ کے اور بھی بہت فضیلت رکھتے ہیں۔ اور خصوصاً آخری سند علوم رفع یدین کی حضرت عبداللہ بن مسعود سے جو ہے کہ عبداللہ بن مسعود تو عبداللہ بن مسعود ہیں ان سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود کو حضور علیہ السلام نے حبر هذه الامة کہا ہے۔ کہ اس امت کے سب سے بڑے عالم تو جب امام اعظم صاحب نے راویوں میں باہم موازنہ کیا اور ان کی فقہی شان و شوکت کا اظہار کیا تو اس پر امام اوزاعی خاموش ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

حدیث ۹۸: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ طَرِيْفٍ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَفِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا

وَفِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنِ الْمُقْرِىْ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِىْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ مَا يَعْنِىْ بِقَوْلِهٖ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ فَقَالَ يَعْنِى التَّشَهُّدَ قَالَ الْمُقْرِئُ صَدَقَ وَفِىْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِىْ اٰخِرِهٖ وَلَا يُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَىْءٌ.

حضرت ابو حنیفہ طریف ابو سفیان وہ ابو نضیرہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو نماز کی کنجی ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی تحریمہ ہے اور سلام اس کی تحلیل ہے (یعنی حلال کر دیتا ہے) اور ہر دو رکعت پر سلام پڑھ۔ اور کوئی نماز بغیر الحمد اور دوسری سورت ملائے پوری نہیں ہوتی۔ اور ایک دوسری میں مقری سے مروی ہے وہ ابو حنیفہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں مگر آخر میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے کہا کہ ہر دو رکعت پر سلام کرنے کے کیا معنی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے مقری نے کہا سچ ہے۔

اور ایک روایت میں اسی طرح ہے اور آخر میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ کوئی نماز فاتحۃ الکتاب اور اس کے ساتھ کچھ ملائے بغیر پوری نہیں ہوتی۔

مشکل الفاظ: تحلیلها۔ اس کو حلال کرنے والا، فاتحة الکتاب، کتاب کو کھولنے والی، یعنی سورۃ فاتحہ

تشریح: اس حدیث پاک میں سب سے پہلے وضو کی اہمیت کو بیان کیا کہ جب تک وضو نہیں ہوگا اسوقت تک نماز شروع کرنا جائز نہیں ہے گویا وضو نماز کیلئے شرط ہے

اسکے بعد تکبیر کو تحریمہ کہا گیا ہے کہ پہلی تکبیر کہنے پر بعض چیزیں جو بندہ پر حلال تھیں وہ نماز کی حالت میں حرام ہوگئی ہیں۔ ورنہ نماز نہ رہے گی۔ پھر سلام کو تحلیلها کہا گیا کہ سلام پھیرنے کے بعد بعض چیزیں جو حلال نہیں تھیں وہ حلال ہوگئیں۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ کے بغیر نماز کے نہ ہونے کو کہا گیا یعنی اگر نماز میں ان میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو نماز نہ ہوگی۔ مگر اس سے مراد نماز جنازہ نہیں کیونکہ نماز جنازہ کا الگ طریقہ احادیث میں بتایا گیا ہے۔ لہذا جنازہ سورۃ فاتحہ کی قید میں نہیں آئے گا۔ آخری بات جس پر امام اعظم صاحب نے تصریح فرمائی ہے سلام سے

مراد تشہد ہے یعنی چار رکعت کی نماز ہو یا دو والی ہر دو کے بعد تشہد لازمی ہے اور سلام آخر میں ہے۔

حدیث۹۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء بن ابی رباح سے وہ ابوہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے مدینہ طیبہ میں ندا دی کہ بغیر قرأۃ کے نماز نہیں اگرچہ پڑھی جانے والی چیز فاتحۃ الکتاب ہی کیوں نہ ہو۔

مشکل الفاظ: نادٰی، اس نے آواز دی، منادیٰ، آواز دینے والا

تشریح: اس حدیث پاک سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مطلقاً قرأۃ نماز میں فرض ہے خواہ وہ سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی اور آیات ہوں۔ اگر نہ سورۃ فاتحہ پڑھی گئی، اور نہ ہی کوئی اور سورۃ تو نماز مطلقاً نہ ہوگی۔

اسی لئے حنفی علماء فرماتے ہیں کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور اسکے ساتھ سورۃ ملانا بھی واجب ہے اگر غلطی سے یا بھول کر ان میں سے کوئی چیز رہ گئی تو نماز کامل نہ ہوگی۔

بَابُ ٤٣ لَا یُجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھی جائے

حدیث۱۰۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ لَا یَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ،

ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (نماز میں) بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔

مشکل الفاظ: لایجھرون، وہ جہر نہ کرتے تھے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے یہ واضح ہو گیا کہ جن نمازوں میں قرأۃ جہر سے پڑھی جاتی ہے ان میں بھی تعوذ و تسمیہ بلند آواز سے پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔

حدیث ۱۰۱: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا عَبْدَاللّٰہِ احْبِسْ عَنَّا نَغْمَتَکَ هٰذِہٖ فَاِنِّیْ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَخَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهُمْ یَجْهَرُوْنَ بِهَا وَهٰذَا صَحَابِیٌّ قَالَ الْجَامِعُ وَرَوٰتْ جَمَاعَةٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قِیْلَ وَهُوَ الصَّوَابُ لِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَشْهُوْرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ یزید بن عبداللہ بن مغفل سے کہ انہوں نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی، تو اس امام نے بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی یہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے اپنا یہ نغمہ بند کر، کیونکہ میں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے تو میں نے ان کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے نہیں سنا، اور یہ عبداللہ بن مغفل صحابی ہیں۔ جامع نے کہا کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور وہ روایت کرتے ہیں ابوسفیان سے وہ یزید سے وہ اپنے والد سے وہ نبی پاک ﷺ سے اور یہ ہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ حدیث عبداللہ

بن مغفل سے ہی مشہور ہے۔

مشکل الفاظ : الصواب، درست، ٹھیک۔

تشریح : اس حدیث پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کی سند مرفوع ہے جو حضور علیہ السلام تک پہنچتی ہے اور صحابہ کرام کی ایک جماعت روایت کرتی ہے کہ حضور علیہ السلام نماز میں بسم اللہ کو جہر سے نہ پڑھتے تھے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ پتہ چلتی ہے کہ اگر امام کوئی بات نماز میں خلاف سنت کرتا ہے تو اس کو دلیل کے ساتھ بتانا چاہیے۔

حدیث ۱۰۲ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ وَقَرَأَ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

حضرت ابوحنیفہ عدی سے روایت کرتے ہیں وہ براء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی عشاء کی تو آپ نے اس میں والتین والزیتون پڑھی۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عشاء کی نماز میں سورۃ والتین پڑھنا حضور علیہ السلام کی سنت ہے۔

ایک اور روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے پہلی رکعت میں والتین اور دوسری میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر تلاوت فرمائی۔

حدیث ۱۰۳ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُسْعِرٌ عَنْ زِيَادٍ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي اِحْدَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر حضرت زیاد سے وہ قطبہ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو فجر کی ایک رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضید پڑھتے سنا۔

تشریح: ان ہی روایات سے احناف نے ثابت کیا ہے کہ فجر میں طوال مفصل کا پڑھنا سنت ہے یعنی لمبی قرأت ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز میں شامل ہوسکیں۔

بابُ ٤٤ قراءة الامام قرأة لمن خلفه

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے

حدیث ١٠٤: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِيْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَذَاكَرَ ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتّٰى سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُکَ تُنَازِعُنِیْ اَوْ تُخَالِجُنِیْ الْقُرْاٰنَ .

حضرت ابوحنیفہ موسیٰ سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز ظہر یا نماز عصر میں قرأت کی اور ایک شخص نے اسے اشارہ سے منع کیا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کہ کیا تو مجھ کو نبی پاک ﷺ کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے۔ پھر اس پر بحث ہونے لگی یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ نے سن لیا۔ اور فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے پڑھا تو رسول اللہ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔

اور ایک اور روایت میں اسی طرح ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے کسی شخص نے قرأت کی جب آپ نے نماز ختم کی تو فرمایا کہ میرے پیچھے تم میں سے کس نے قرأت کی۔ تین بار یہ سوال فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے نماز ظہر یا عصر سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا ہے۔

سب ادب کی وجہ سے خاموش رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے تین بار یہی دریافت کیا تو مقتدیوں میں سے ایک نے عرض کی کہ میں نے یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا البتہ میں نے دیکھا کہ تجھ کو کہ گویا میرے ساتھ قرآن میں جھگڑ رہا ہے

قرآن پڑھنے میں مجھ کو خلجان ڈال رہا ہے۔

مشکل الفاظ : انصرف، وہ پھرا، یعنی نماز مکمل کی۔ فسکت ،تو وہ خاموش ہوا۔ مرارا ،مرتبہ، دفعہ۔ تنازعنی ،تو میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔ تخالجنی ،تو مجھے خلجان ڈالتا ہے۔ خلل ڈالتا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام خواہ بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو یا سری نماز ہو ہر دو قسم کی نماز میں خاموش رہنا چاہیے۔

اگر امام نماز میں جہراً قراۃ کر رہا ہوگا تو قرآن پاک کے اس حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہا کرو اور غور سے سنا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

امام کے پیچھے پڑھنے سے امام کو بھی قراۃ کرنے میں مشکل درپیش آسکتی ہے

اسی لئے امام کی قراۃ کو مقتدی کی قراۃ قرار دیا گیا۔

جہاں قراۃ اور سورۃ فاتحہ کو لازم قرار دیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی اکیلا بغیر جماعت کے نماز پڑھ رہا ہو اس وقت اس کے لئے سورۃ فاتحہ بھی لازم ہے قراۃ بھی لازم ہے۔

بابُ ۴۵ نسخ التطبیق تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان!

حدیث اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ سَعْدِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نُطَبِّقُ ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّکَبِ

حضرت ابوحنیفہ ابویعفور سے وہ ان سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے سعد ابن مالک سے حدیث نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر ہمیں رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم ہوا۔

مشکل الفاظ: نطبق ،ہم تطبیق کرتے تھے۔یعنی رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں کے درمیان دبالینا۔ اُمرنا،ہمیں حکم دیا گیا۔ بالرکب، گھٹنے پکڑنے کیساتھ۔

تشریح : ابتداء میں رکوع کی حدیث میں رکوع میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان دبالینے کا حکم تھا۔ بعد میں اس حکم کو سرکار دو عالم کی سنت سے منسوخ کردیا گیا اور رکوع میں دونوں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تطبیق کے بھی لوگ قائل ہیں مگر صحیح حدیث کی روشنی میں جب یہ حکم منسوخ ہوگیا تو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا نافذ العمل ہوگیا۔ اور یہ عمل اہل سنت وجماعت کا ہے۔

بابُ ۴۶ الامام اذا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ

امام کا بیان جبکہ وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے

حدیث ۱۰۶ : اِبْنُ اَبِی السَّبِیْعِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ رَأَیْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ یَسْأَلُ عَطَاءً عَنِ الْاِمَامِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَیَقُوْلُ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ قَالَ مَا عَلَیْهِ اَنْ یَّقُوْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ رَوٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا

لک الحمد حمداً کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف النبی ﷺ قال من ذا المتکلم بھذہ قالھا ثلث مرات قال الرجل انا یانبی اللہ قال فوالذی بعثنی بالحق لقد رأیت بضعۃ وثلثین ملکا یبتدرون ایھم یکتبھا لک و اول من یرفعھا

ابن ابی السبع بن طلحہ نے فرمایا کہ میں نے ابوحنیفہ کو عطاء بن ابی رباح سے یہ پوچھتے دیکھا کہ امام جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کیا اس کے ساتھ، ربنا لک الحمد بھی ملائے؟ حضرت عطاء نے کہا کہ اس کیلئے یہ کہنا ضروری نہیں۔ پھر عطاء نے حضرت ابن عمر سے یہ روایت کی کہ ہمیں نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ایک آدمی نے ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہا۔ جب نبی پاک ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ان کلمات کو ادا کرنے والا کون تھا۔ تین بار یہ ارشاد فرمایا تو ایک شخص بولا یا نبی اللہ میں تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا دین دے کر بھیجا۔ البتہ میں نے دیکھا کہ تیس سے زیادہ فرشتوں کو لپک رہے ہیں کہ کون ان میں سے ان کلمات کو تیرے لئے لکھ لے اور سب سے پہلے ان کو اٹھا لے جائے۔

مشکل الفاظ: بعثنی، اس نے مجھے بھیجا۔ بضعۃ، چند، کچھ، یبتدرون، وہ جھپٹتے ہیں، وہ لپکتے ہیں۔

تشریح: امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور ربنا لک الحمد نہ کہے اور مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے بلکہ ربنا لک الحمد کہے اور یہ کلمات کہنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

ہاں منفرد جو اکیلا نماز پڑھتا ہے وہ سمع الله لمن حمده بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی کہے، یہاں پر امام اور مقتدی کا الگ الگ عمل بتادیا گیا ہے۔

بَابُ ٤٧ هيئة السجود سجدہ کی ہیئت اور کیفیت کا بیان!

حدیث ۱۰۷ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عاصم سے وہ اپنے باپ سے وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے قبل اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

مشکل الفاظ : وضع ،اس نے رکھا، رکبتیه، اس نے دونوں گھٹنے، رفع، اس نے اٹھایا۔

تشریح : سنت کے مطابق یہی عمل ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے نہ رکھے جائیں بلکہ گھٹنے پہلے رکھے جائیں۔ اور اٹھتے وقت اس کا عکس کیا جائے یعنی پہلے ہاتھ اٹھائے جائیں اور پھر گھٹنے اٹھائے جائیں۔

ہاں اگر تکلیف ہے یا بڑھاپا ہے تو پھر ہاتھوں کا سہارا لینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بلکہ حضور ﷺ سے بڑھاپے میں یہ عمل بھی ثابت ہے۔

حدیث ۱۰۸ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُوْحِيَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت طاؤس سے وہ ابن عباس سے یا کسی اور صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں۔

مشکل الفاظ : اوحی ، وحی کی گئی۔ اعظم ، ہڈی۔

تشریح : حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ ضروری ہے۔ یعنی پیشانی ، ہر دو ہاتھ ہر دو گھٹنے اور ہر دو پاؤں ، امام شافعی کے نزدیک ان تمام اعضاء کو سجدے کی حالت میں رکھنا فرض ہے جبکہ احناف کے نزدیک ہاتھوں اور گھٹنوں کا سجدہ کی حالت رکھنا سنت ہے۔ ہدایہ شریف میں اسی طرح ہے۔

حدیث ۱۰۹ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِنْسَانُ یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ جَبْهَتِهٖ وَیَدَیْهِ وَرُکْبَتَیْهِ وَمُقَدَّمِ قَدَمَیْهِ وَاِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَضَعْ کُلَّ عُضْوٍ مَوْضِعَهٗ وَاِذَا رَکَعَ فَلَا یُدَبِّحْ تَدْبِیْحَ الْحِمَارِ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ ابونضرہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان سات ہڈیوں پر سجدہ کرتا ہے۔ پیشانی ، دونوں ہاتھ ، دونوں گھٹنے اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں پر اور جب سجدہ کرے تم میں سے کوئی تو ہر عضو کو اس کی اپنی جگہ پر رکھے اور جب رکوع کرے تو سر جھکا کر گدھے کی طرح نہ جھک جائے۔

مشکل الفاظ : سبعة اعظم ، سات ہڈیاں ، جبهته اس کی پیشانی۔ مقدم قدمیه ، اپنے دونوں قدموں کا اگلا حصہ۔ فلیضع ، تو چاہیے کہ رکھ دے۔ فلا یدبح ، تو نہ جھکائے وہ۔ تدبیح ، جھکانا۔

تشریح : اس حدیث میں اعضاء سجدہ کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے اور رکوع میں پیٹھ کو سیدھا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے سر کو رکوع کی حالت میں پیٹھ کے برابر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جھکانے سے سختی سے منع کر دیا گیا۔

حدیث ۱۱۰ : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَمُدُّ رِجْلَیْهِ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ جَبْهَتِهٖ وَیَدَیْهِ وَرُكْبَتَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَمُدُّ صُلْبَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَمُدَّ الرَّجُلُ صُلْبَهٗ فِیْ سُجُوْدِهٖ

حضرت ابو حنیفہ ابو سفیان سے وہ ابو نضرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے پاؤں نہ اٹھائے کیونکہ انسان سات ہڈیوں پر سجدہ کرتا ہے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی ہڈیوں پر۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنی پیٹھ نہ پھیلائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انسان کو سجدہ میں اپنی پیٹھ پھیلی ہوئی رکھنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : لایمد، نہ پھیلائے، نہ اٹھائے۔ صلبه، اس کی پیٹھ

تشریح : اس حدیث پاک میں سجدہ کی حالت میں پاؤں اٹھانے اور پیٹھ پھیلانے سے منع کیا گیا ہے جو کہ عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ اگر سجدے کے دوران پاؤں زمین پر لگے نہ ہوں اٹھے ہی رہے اور یہ عمل جان بوجھ کر ہو تو سجدہ نہ ہوگا اور یوں نماز ہی نہ ہوگی۔

حدیث ۱۱۱: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا اَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا .

حضرت ابوحنیفہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سجدہ کروں سات ہڈیوں پر اور نہ ہی بالوں اور کپڑوں کو سمیٹوں۔

مشکل الفاظ: لا اکف، میں نہیں لپٹتا۔ شعراً۔ بالوں کو ثوبا، کپڑے

تشریح: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سجدہ کرتے وقت بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے ہیں۔ یہ عمل اداب نماز اور خشوع وخضوع کے خلاف ہے۔ نماز کی حالت میں اگر دونوں ہاتھوں کو بیک وقت استعمال کیا تو یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

حدیث ۱۱۲: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی فَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْهِ اِفْتِرَاشَ الْکَلْبِ

حضرت ابوحنیفہ جبلہ بن سحیم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

مشکل الفاظ: لایفترش، وہ نہ بچھائے۔ ذراعیہ۔ اس کے بازو۔

تشریح: اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے کتے کی طرح سجدہ کی حالت میں بازو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز میں سجدہ کی حالت میں بازوؤں کو زمین پر بچھانا کتنا برا عمل ہے جس کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

بَابُ ۴۸ الْقنوت فی الفجرِ

صبح کی نماز میں دعاءِ قنوت پڑھنے کا بیان

حدیث ۱۳۳ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَقْنُتْ فِی الْفَجْرِ قَطُّ اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا لَمْ یُرَ قَبْلَ ذٰلِکَ وَلَا بَعْدَهٗ یَدْعُوْا عَلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت کبھی نہیں پڑھی۔ مگر ایک مہینہ۔ نہ اس سے پہلے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ اس کے بعد آپ ان میں مشرکین کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ : قط۔ کبھی بھی۔ لم یر نہیں آپ دیکھے گئے۔

تشریح : نمازِ فجر میں قنوت پڑھنے کے مسئلے میں اختلاف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور ﷺ کے دشمنوں نے صحابہ کرام کو شہید کر دیا تھا ان کے حق میں بددعا فرمانے کے لئے قنوت پڑھتے رہے۔

اس سے احناف فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو دشمنوں کا خطرہ ہو جنگی حالات ہوں تو اس صورت میں قنوت نازلہ پڑھی جاسکتی ہے۔ بصورتِ دیگر نماز فجر میں قنوت ثابت نہیں ہے۔

حدیث ۱۱۴ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ یَقْنُتْ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَدْعُوْ عَلٰی عُصَیَّةَ وَذَکْوَانَ ثُمَّ لَمْ یَقْنُتْ اِلٰی اَنْ مَّاتَ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے قنوت نہیں پڑھی مگر چالیس دن، بددعا کرتے تھے آپ قبیلہ عصب اور ذکوان پر۔ پھر آپ نے وفات تک قنوت نہیں پڑھی۔

مشکل الفاظ : لم یقنت، قنوت نہیں پڑھی۔

تشریح : اس سے یہ ثابت ہوا کہ چالیس دن تک ان دو قبیلوں کے حق میں بددعا کی صورت میں قنوت نازلہ پڑھی کیونکہ ان قبیلہ والوں نے بدعہدی کر کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو شہید کر دیا تھا۔

بَابُ ۴۹ صفة الجلوس فی التشهد

تشہد میں بیٹھنے کی حالت کیا ہے

حدیث ۱۱۵ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ اِضْجَعَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلَیْهَا وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی

حضرت ابوحنیفہ حضرت عاصم سے وہ اپنے باپ سے وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی (التحیات) میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں پھیلاتے اور اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

مشکل الفاظ : اضجع، بچھایا۔ پھیلایا، رجله الیسری۔ بایاں پاؤں۔ قعد، وہ بیٹھا۔ نصب۔ اس نے کھڑا کیا

تشریح : امام اعظم اسی حدیث پاک کی روشنی میں ہر دو التحیات میں افتراش کو سنت قرار دیتے ہیں۔ یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا رکھنا۔

حدیث ۱۱۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ کَیْفَ کُنَّ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ یَّحْتَفِزْنَ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں۔ آپ نے کہا کہ پہلے چارزانو بیٹھتی تھیں۔ پھر ان کو حکم ہوا کہ اپنی سرین پر بیٹھیں۔

مشکل الفاظ: یتربعن۔ وہ چارزانوں بیٹھتی ہیں۔ امرن۔ انہیں حکم دیا گیا۔ یُحْتَفِزْنَ۔ وہ سرین پر بیٹھتی ہیں۔

تشریح: اس حدیث پاک میں عورتوں کے لئے التحیات میں بیٹھنے کی کیفیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اول دور میں چارزانوں بیٹھتی تھی اس کے بعد مکمل سرین پر بیٹھنے کا حکم دیا گیا اس سے عورتوں کے لئے زیادہ ستر پوشی ہوتی ہے۔

بَابُ ۵۰ فی التشهد — تشہد کا بیان!

حدیث ۱۱۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحاق سے وہ حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن کی سورۃ سکھایا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ: یعلمنا۔ وہ ہمیں سکھاتا ہے۔

تشریح: اس سے پتہ چلتا ہے کہ تشہد کا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ نماز کے واجبات میں سے ہے۔ اگر تشہد نہ پڑھا گیا تو نماز نہیں ہوتی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا

ہے کہ نماز میں جب تک حضور ﷺ پر سلام نہ پڑھا جائے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ہے۔

حدیث ۱۱۸: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خُطْبَۃَ الصَّلٰوۃِ یَعْنِی التَّشَھُّدَ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کے خطبہ کی تعلیم دی یعنی تشہد کی۔

مشکل الفاظ: علمنا۔ اس نے ہمیں سکھایا۔ خطبۃ الصلوۃ، نماز کا خطبہ

تشریح: اس حدیث سے تشہد کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، جس طرح نماز جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں جمعہ اور عیدین کے احکام سکھائے جاتے ہیں گویا اسی طرح تشہد میں نماز کا مقصد کہ ہر قسم کی عبادتیں اللہ کیلئے کی جاتی ہیں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حدیث ۱۱۹: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ نَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ زِیَادَۃٌ مِنْ عِبَادِہِ السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ۔ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ فَاِذَا تَشَھَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی

جِبْرِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اِلٰی اٰخِرِ التَّشَھُّدِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلَّمَھُمُ التَّحِیَّاتُ اِلٰی اٰخِرِ التَّشَھُّدِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلَّمَنَا

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ نَقُوْلُ اِذَا جَلَسْنَا فِیْ اٰخِرِ الصَّلٰوۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مَلَائِکَتِہٖ نُسَمِّیْھِمْ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا کَذَا وَقُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابووائل شقیق بن سلمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو السلام علی اللہ کہتے تھے۔

اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ مِنْ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ (کہ اللہ کے بندوں کی طرف سے جبریل و میکائیل پر سلام ہے، تو نبی پاک ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اللہ خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی تشہد میں بیٹھے تو کہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ الخ

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کہا کرتے السلام علی اللّٰہ ، السلام علی جبریل السلام علی رسول اللّٰہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام علی اللہ نہ کہو بلکہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ (آخر تشہد تک) کہو۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو التحیات آخر

تشہد تک سکھائی اور ایک روایت میں علمنا کا لفظ ہے یعنی ہم کو سکھائی۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ہم نماز پڑھتے نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ اور نماز کے آخر میں بیٹھتے تو السلام علی اللہ ، السلام علی رسول اللہ وعلی ملائکتہ کہتے۔ فرشتوں کے نام لیتے تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ایسا نہ کہو اور التحیات للہ والصلوات والطیبات کہو۔

تشریح : نماز کے اندر تشہد ابن مسعود ہی کو فقہاء اور محدثین نے معتبر مانا ہے تقریباً بیس سے زیادہ قوی اسناد کے پیش نظر اس کو قابل قبول کہا گیا ہے۔

دوسری جو اہم بات اور اہم عقیدہ ثابت ہو رہا ہے کہ تشہد عبداللہ بن مسعود میں نبی پاک علیہ السلام پر سلام پڑھنے کے لئے مخاطب یعنی حاضر کا صیغہ استعمال کیا کہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ یہ حرف سرکار دو عالم کے دور کے لئے نہیں تھا بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ سرکار حاضر ہیں اور ہر مسلمان کے سلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

حدیث ۱۲۰ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی شَقُّ وَجْھِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْمَنِ وَعَنْ شِمَالِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام دائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر یہاں تک کہ آپ رخسار مبارک دکھائی دیتا اور بائیں جانب سلام پھیرتے وقت

ایسا ہی کہتا اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کے دائیں رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی اور بائیں جانب سلام پھیرتے وقت بھی ایسا ہی ہوتا۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سلام پھیرتے وقت گردن کو دائیں اور بائیں اس قدر پھیرا جائے کہ چہرہ دکھائی دے۔

حدیث ۱۲۱ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ تَسْلِيْمَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں اور بائیں دو سلام پھیرتے تھے۔

تشریح : حنفی فقہاء کے نزدیک نماز کے آخر میں دائیں اور بائیں دونوں جانب دو سلام پھیرنا سنت ہے ان کے پیش نظر یہی حدیث پاک ہے۔

بَابُ ۵۱ تَخْفِيْفُ الْاِمَامِ الصَّلٰوةَ امام کا نماز مختصر پڑھنا

حدیث ۱۲۲ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ حُذَيْفَةُ وَ اَبُوْمُوْسٰى وَ غَيْرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اِجْتَمَعُوْا فِيْ مَنْزِلٍ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَاَبٰى فَقَالَ تَقَدَّمْ اَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَتَقَدَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً وَجِيْزَةً اَتَمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ حَفِظَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود، حذیفہ، ابوموسیٰ اور چند دیگر صحابہ کرام ایک مکان میں اکٹھے ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ سب نے مالک مکان سے کہا کہ جناب آپ

آگے بڑھیں۔ انہوں نے انکار کیا اور عبداللہ بن مسعود سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن آپ آگے بڑھیے۔ تو وہ آگے بڑھے اور پورے رکوع و سجود کے ساتھ مختصر نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ ابو عبدالرحمٰن نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو خوب یاد کیا ہوا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ نماز زیادہ لمبی نہیں پڑھانی چاہیے کیونکہ جماعت میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ بوڑھے، بیمار، معذور تو ان کی آسانی کے لئے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہے۔

یعنی اس میں قرأت مختصر ہو مگر رکوع و سجود مکمل سنت کے مطابق ہونے چاہیں۔

امام کے لئے یہ اصول ضروری ہے کہ اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل کو لمبی نماز پڑھانے پر تنبیہ بھی فرمائی۔

بَابُ ۵۲ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان!

حدیث ۱۲۳ : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَوَجَدَہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْہِ

حضرت ابو حنیفہ ابو سفیان سے وہ جابر سے وہ ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ کو چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے اور اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

تشریح : اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین یا فرش وغیرہ پر چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض علماء کے نزدیک زمین یا فرش پر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے خشوع و خضوع اور عاجزی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔

بَابُ ۵۳ صَلٰوۃُ الْمَرِیْضِ! مریض کی نماز

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا وَ مُحْتَبِیًا

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بیٹھ کر، کھڑے ہو کر اور گوٹھ مار کر نماز پڑھی ہے۔

تشریح : عذر کی بنا پر جب عام معروف طریقے کے مطابق نماز پڑھنا مشکل ہو تو ان مذکورہ صورتوں یا جس طرح بھی ممکن ہو سکے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی مُحْتَبِیًا مِنْ رَمَدٍ کَانَ بِعَیْنِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آنکھ دکھنے کے باعث گوٹھ مار کر نماز ادا فرمائی۔

مشکل الفاظ : مُحْتَبِیًا۔ چار زانوں، گوٹھ مار کر، رمد، آنکھ کا دکھنا۔

تشریح : اس حدیث پاک میں واضح ہو گیا کہ تکلیف کے باعث چار زانوں ہو کر نبی پاک ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ تکلیف آنکھ دکھنے کی تھی۔

حدیث: مُحَمَّدُ بْنُ بُکَیْرٍ قَاضِی الدَّامِغَانِ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْمَرِیْضِ اِذَا ذَهَبَ عَقْلُهٗ کَیْفَ یَعْمَلُ بِهٖ فِیْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَکَتَبَ اِلَیَّ یُخْبِرُنِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فِیْ مَرَضِیْ وَ

جاءَتِ الصَّلٰوۃُ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وُضُوْئِہٖ فَاَفَقْتُ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ اَنْ تُوْمِیْ

محمد بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحنیفہ کو لکھا کہ جب بیمار کی عقل جاتی رہے تو وہ نماز کے وقت کیا کرے تو انہوں نے مجھے لکھا کہ محمد بن المنکدر سے روایت کرتے ہوئے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور نبی پاک ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور بیماری میں مجھ پر بیہوشی طاری تھی کہ نماز کا وقت آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آیا۔ آپ نے فرمایا جابر تمہارا کیا حال ہے پھر فرمایا نماز پڑھو جب تک طاقت ہو اگر چہ اشارہ کرنے سے۔

مشکل الفاظ: قد اغمی علی ، مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ صب ، انہوں نے چھڑکا، مااستطعت، جب تک تمہیں طاقت ہے۔ تومی، تو اشارہ کرتا ہے۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بیمار پر کسی بھی حالت میں نماز معاف نہیں ہے جس طرح بھی اس کے لئے ممکن ہو اسی طرح نماز پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے۔ حتی کہ حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ صرف اشارہ کرسکتا ہے تو اشارے ہی سے نماز پڑھے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ لَمَّا اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِیْلَ اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَھُوَ یَغِیْبُہٗ بُکَرُہٗ اَنْ یَقُوْمَ مَقَامَکَ قَالَ اِفْعَلُوْا مَا اٰمُرُکُمْ بِہٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ ام المؤمنین سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر صدیق سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ بے شک ابو بکر صدیق رقیق القلب آدمی ہیں اور وہ خود اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ آپ کی جگہ وہ کھڑے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسا میں تم کو حکم دیتا ہوں ویسا ہی کرو۔

مشکل الفاظ: رَجلٌ، حصرٌ، رقیق القلب آدمی، یکرَہُ وہ ناپسند کرتا ہے

تشریح : اس حدیث میں ایک تو نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ باوجود غشی طاری ہونے کے نبی پاک ﷺ کو نماز کی فکر ہے اور دوسری بات یہ کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی زندگی میں ابو بکر صدیق کا اپنا خلیفہ مقرر فرمادیا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ لَمَّا اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَهُوَ یَکْرَهُ اَنْ یَقُوْمَ مَقَامَکَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ یَا صُوَیْحِبَاتِ یُوْسُفَ وَکَرَّرَ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ ام المؤمنین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ابو بکر رقیق القلب آدمی ہیں۔ انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں۔ آپ نے فرمایا اے یوسف کی ہم نشینو! ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور مکرر ارشاد فرمایا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ خَفَّ مِنَ الْوَجَعِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا اِنِّیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ رَقِیْقٌ وَاِنِّیْ مَتٰی لَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَقَامِهٖ اَرِقُّ لِذٰلِکَ فَاجْتَمِعِیْ اَنْتِ وَ حَفْصَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیُرْسِلُ اِلٰی عُمَرَ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ فَفَعَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ یَقُوْلُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْفَعُوْنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ اَمَرْتَ اَبَابَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ وَاَنْتَ فِیْ عُذْرٍ قَالَ اِرْفَعُوْنِیْ فَاِنَّهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعْتُ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَقَدَمَاهُ تَخُدَّانِ الْاَرْضَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ نَحْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَاَخَّرَ فَاَوْمَا اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ یَسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ حِذَاءَهٗ یُکَبِّرُ وَیُکَبِّرُ اَبُوْبَکْرٍ بِتَکْبِیْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَیُکَبِّرُ النَّاسُ بِتَکْبِیْرِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ غَیْرَ تِلْکَ الصَّلٰوةِ حَتّٰی قُبِضَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ الْاِمَامَ وَالنَّبِیُّ ﷺ وَجِعٌ حَتّٰی قُبِضَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب مرض الوصال میں مبتلا ہوئے تو

اس میں شدت کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے ابوبکر صدیق کو ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر نے عائشہ کے پاس جواب بھیجا کہ میں بوڑھا سن رسیدہ رقیق القلب انسان ہوں۔ میں جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی جگہ نہ دیکھوں گا تو دل قابو سے نکل جائے گا تو تم اور حفصہ دونوں مل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ کہ وہ عمر کے پاس آدمی بھیجیں کہ وہ نماز پڑھائیں تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ تم ہم نشینان یوسف ہو۔ ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب نماز کے لئے اذان دی گئی اور نبی پاک ﷺ نے مؤذن کی حی علی الصلوۃ کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اٹھاؤ۔ عائشہ نے عرض کیا کہ میں نے ابوبکر کو کہلا بھیجا ہے کہ نماز پڑھائیں اور آپ معذور ہیں آپ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے آپ کو اٹھایا اور دو آدمیوں کے بیچ میں ایسے چلے کہ آپ کے دونوں قدم زمین پر گھسٹتے تھے جب ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اشارہ سے پیچھے ہٹنے سے منع فرمایا۔ پس نبی پاک ﷺ ابوبکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نبی پاک ﷺ ان کے برابر میں تکبیر کہتے تھے اور ابوبکر حضور ﷺ کی تکبیر کی تقلید کرتے۔ اور لوگ ابوبکر کی تکبیر کی تقلید کرتے یہاں تک کہ نماز سے فراغت ہوئی۔ پھر اس نماز کے سوا حضور ﷺ نے کوئی نماز نہ پڑھائی۔ آخر آپ کو وصال ہو گیا۔ اس کے بعد ابوبکر ہی امامت فرماتے رہے اور نبی پاک ﷺ بیمار تھے یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا۔

بَابُ ۵۴ اِمَامَةُ وَلَدِ الزِّنَا وَالْعَبْدِ وَالْاَعْرَابِ!

ولد الزنا، غلام، اور دیہاتیوں کا امام بننا

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ وَلَدُ الزِّنَا وَالْعَبْدُ وَالْاَعْرَابِیُّ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ولد الزنا، غلام اور دیہاتی اگر قرآن پڑھ سکتا ہو تو لوگوں کی امامت کر سکتا ہے۔

تشریح: ولد الزنا، غلام اور دیہاتی ان تینوں کی امامت اس وقت جائز ہے جبکہ وہ قرآن کی تعلیم حاصل کر لیں۔ امامت کے لئے علم وفضل کی برتری وتقوی و بزرگی کا امتیاز لازمی چیز ہے جو اکثر وبیشتر ان میں مفقود ہوتا ہے اسی لئے ان کی امامت کراہت سے خالی نہیں ہے۔

علم وتقوی بہت بڑی خوش نصیبی ہے علم وتقوی سے انسان اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے

بَابُ ۵۵ اَلْاِثْنَیْنِ جَمَاعَةٌ! دو آدمی جماعت ہیں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِرَجُلٍ فَصَلّٰی خَلْفَہٗ وَامْرَاَةٍ خَلْفَ ذٰلِکَ صَلّٰی بِھِمْ جَمَاعَةً

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے ایک صاحب کو جو ان کے پیچھے تھے اور ایک عورت کو جو ان کے پیچھے تھیں جماعت سے نماز پڑھائی۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اور مرد ایک صف میں

برابر کھڑے نہیں ہو سکتے اگر مرد اور عورت اکٹھے ہوں تو پہلے مردوں کی صف ہوگی اور پھر عورتوں کی۔

بَابُ ٥٦ فَضِيلَةِ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

صفوں کے ملانے کی فضیلت کے بیان میں

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

تشریح: یعنی وہ لوگ جو صفوں کو جوڑتے ہیں یعنی درمیان میں فاصلہ اور خلاء پیدا نہیں ہونے دیتے ایسے لوگوں پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِىْ جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح وعشاء کی جماعتوں میں حاضر رہا تو یہ اس کے لئے دو برأت نامے ہیں۔ ایک برأت نامہ نفاق سے اور دوسرا برأت نامہ شرک سے

تشریح: فجر وعشاء کی نماز نیند اور سستی کی وجہ سے مشکل ہوتی ہیں جو آدمی سستی اور کاہلی کو ترک کر کے ان دو نمازوں میں اپنی شرکت کو یقینی بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو منافقت اور شرک سے بری فرمادیتا ہے۔

باب ۵۷ مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ

جس نے فجر و عشاء کی جماعتوں میں شرکت کی

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَاوَمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا عَلٰى صَلٰوةِ الْغَدْوَةِ وَالْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح اور عشاء کی نمازوں کی جماعتوں میں چالیس دن برابر تک شریک ہوتا رہا اس کیلئے نفاق اور شرک سے برأت لکھ دی گئی ہے

تشریح: چالیس دن کی قید اس لئے لگائی کہ اتنے دنوں میں آدمی کی عادت نماز میں پکی ہو جاتی ہے۔ اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ پھر آدمی اس عادت کو ترک نہیں کرتا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْخُرُوْجِ لِصَلٰوةِ الْغَدْوَةِ وَالْعِشَاءِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ اِذًا يَتَّخِذُوْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ هٰذَا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ شعبی سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عورتوں کو نماز صبح اور نماز عشاء میں حاضر ہونے کی اجازت دی تو ایک شخص بولا تو اب تو لوگ اس کو مکر و فریب کا ایک جال بنالیں گے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم یہ کہتے ہو۔

تشریح: علمائے کرام نے اس رخصت کو بوڑھی اور سن رسیدہ عورتوں کے

لئے مخصوص کیا ہے جو عمر رسیدہ ہوں وہ بھی اس پابندی سے کہ زینت و آرائش بناؤ سنگار نہ کریں۔

بَابُ ۵۷ اِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَالْعَشَاءُ

عشاء کی نماز تیار ہو اور کھانا آجائے تو کیا صورت ہوگی!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُوْدِیَ بِالْعِشَاءِ وَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ جب نماز عشاء کے لئے اذان دی جائے اور مکبر تکبیر کہے تو کھانا پہلے کھالو۔

تشریح : اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز عشاء کے وقت اذان اور تکبیر ہو چکی ہو اور اسی دوران کھانا بھی آ گیا اور طبیعت بھی کھانے کی طرف مائل ہے تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے تاکہ نماز بعد میں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جاسکے۔

بَابُ ۵۸ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ!

اگر کوئی تنہا فرض پڑھ آئے اور پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَوِ الْاَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا الظُّهْرَ فِیْ بُیُوْتِهِمَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ وَهُمَا یَرَیَانِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ اَتَیَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا نَاحِیَةً مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُمَا یَرَیَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاٰهُمَا اَرْسَلَ اِلَیْهِمَا فَجِیْئَ

بِهِمَا فَرَائِضُهُمَا تَوَقَعَهُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حُدِثَ فِي اَمْرِهِمَا شَيْئٌ فَصَلَّاهَا فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِذَا فَعَلْتُمَا ذٰلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْاُوْلٰى هِيَ الْفَرْضَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ فَقَالُوْا عَنِ الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ جابر بن اسود سے یا اسود بن جابر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے نبی پاک ﷺ کے زمانے میں ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لی اس خیال سے کہ لوگ با جماعت پڑھ چکے ہوں گے۔ پھر جب وہ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں مشغول ہیں تو مسجد کے ایک کونے میں جا بیٹھے یہ سمجھتے ہوئے کہ اب جماعت میں شریک ہونا ان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے اور آپ نے ان کو دیکھا تو آدمی بھیج کر ان کو بلوایا پس وہ لائے گئے اس حال میں کہ ان کے شانوں کا درمیانی گوشت اس خوف و دہشت سے لرز رہا تھا کہ انکے بارہ میں کوئی حکم صادر ہوا ہو۔

آپ نے ان سے پوچھا انہوں نے آپ کو پورا قصہ سنایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایسا کرو تو لوگوں کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جایا کرو اور اپنی نماز کو فرض سمجھو۔

ایک جماعت نے اس حدیث کی روایت ابوحنیفہ سے کی اور وہ روایت کرتے ہیں ہیثم سے اور ہیثم اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔

تشریح : اس حدیث میں ہے کہ اگر کوئی گھر میں نماز پڑھ آئے پھر اس کو جماعت مل جائے تو علیحدہ نہ بیٹھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے۔ اس کی پہلے والی فرض ہو گی اور یہ جماعت والی نفل ہو جائے گی۔ حنفیوں کے نزدیک نمازِ فجر و نمازِ عصر

میں یہ معاملہ نہیں ہے کیونکہ ان نمازوں کے بعد نفل جائز نہیں۔

بَابُ ٦٠ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانُوْا یَرُوْحُوْنَ اِلَی الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقُوْا تَلَطَّخُوْا بِالطِّیْنِ فَقِیْلَ لَهُمْ مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ

وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ النَّاسُ عُمَّارَ اَرْضِهِمْ وَکَانُوْا یَرُوْحُوْنَ یُخَالِطُوْنَ الْعِرْقَ وَالتُّرَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْجُمُعَةَ فَاغْتَسِلُوْا

حضرت ابوحنیفہ یحیٰی سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ لوگ جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کے لئے اس حال میں آتے تھے کہ ان کے جسم پسینہ میں شرابور اور مٹی میں لتھڑے ہوئے ہوتے تھے۔ لہٰذا ان کو حکم ملا کہ جو جمعہ کی نماز میں آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے ایک روایت میں ہے کہ لوگ کاشتکاری کرتے تھے جب نماز جمعہ کیلئے چلتے تو پسینہ اور مٹی میں لتھڑے ہوئے ہوتے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جمعہ کی نماز کیلئے آؤ تو غسل کرکے آؤ۔

مشکل الفاظ: یَرُوْحُوْنَ۔ شامل ہوتے ہیں وہ۔ عرقوا پسینہ میں تر ہوئے تلطخوا بالطین، مٹی میں لتھڑے ہوتے۔ حَضَرْتُمُ الجمعۃ ۔ تم پاتے ہو جمعہ

تشریح : جمعہ کا غسل سنت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک غسل جمعہ واجب ہے احادیث کثیرہ کو غور سے مطالعہ کرنے سے غسل جمعہ کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے ان

احادیث کے پیش نظر جن احادیث سے وجوب کا شبہ ہوتا ہے ان کی تاویل کی جاتی ہے کہ مثلاً فلیغتسل میں امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے۔ پھر اس غسل میں دوسری چیزیں بھی ہیں مثلاً مسواک کرنا، خوشبو لگانا، ان کو کوئی واجب نہیں کہتا تو صرف غسل کو واجب کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْمَنْصُوْرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ

حضرت ابو حنیفہ اور منصور اور محمد بن بشر تمام نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل ہے جو جمعہ کی نماز میں آئے۔

تشریح: ایک روایت میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس کے نزدیک اس حدیث کا حکم منسوخ ہے۔ دوسری توجیہ علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں نماز جمعہ پڑھنے والے کے لئے انتہائی تاکید ہے تاکہ وہ سنت کا پابند ہو جائے۔

بَابُ ٦١ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيْفَةً

حضرت ابو حنیفہ عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کے روز جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو خطبہ سے پہلے کسی قدر بیٹھتے۔

تشریح: موذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ اَمَا تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَقَرَاَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نبی پاک ﷺ کے جمعہ کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ کیا تم سورت جمعہ نہیں پڑھتے۔ اس نے کہا کیوں نہیں مگر مجھے یہ بات معلوم نہیں۔ تو حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

تشریح : حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرآن فہمی کا عالم یہ ہے کہ انہوں نے خطبہ کی حالت کو بیان کیا کہ حضور ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن میں ہے وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

کہ وہ لوگ تجارۃ وغیرہ کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کو کھڑا چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو گئے تھے

بَابُ ٦١ مَا یُقْرَاُ فِی الْجُمُعَةِ!

جمعہ کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْکُوْفِیِّ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ جُنَادَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِیْنَ

حضرت ابوحنیفہ احمد بن محمد بن اسماعیل الکوفی سے وہ یعقوب بن یوسف بن زیادہ سے وہ ابو جنادہ سے وہ ابراہیم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقین پڑھا کرتے تھے۔

تشریح : نبی پاک ﷺ کی سنت مبارکہ یہ بھی ہے کہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں منافقون پڑھا کرتے تھے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ حبیب ابن سالم سے وہ نعمان بن بشیر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز عیدین وجمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

تشریح: اس حدیث میں ان دونوں سورتوں کو نماز جمعہ میں پڑھنے کی سنت بیان کی ہے

بَابٌ ٦٣ فِيْ فَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَمَنْ مَاتَ فِيْهَا

جمعہ کی رات کی اور اس رات میں مرنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ اِلَّا وَيَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى خَلْقِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

حضرت ابوحنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف تین مرتبہ نہ دیکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے۔ اس شخص کی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

تشریح : جمعہ کی رات کی فضیلت کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو چھوڑ کر تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ یہ چھوٹے گناہوں کے لئے ہے۔ بڑے گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِیَ عَذَابَ الْقَبْرِ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ حسن سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی جمعہ کے دن فوت ہوا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہا۔

تشریح: جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن مرنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے مگر اس کیلئے صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ضروری ہے۔

بَابُ ٦٤ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَآءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْخَیْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِیْنَ!

عورتوں کو بھلائی کے کاموں اور تمام مسلمانوں کیساتھ دعا میں شرکت کی غرض سے نکلنے کی اجازت ہے!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَمَّنْ سَمِعَ اُمَّ عَطِیَّةَ تَقُوْلُ رُخِّصَ لِلنِّسَآءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ حَتّٰی لَقَدْ کَانَتِ الْبِکْرَانِ تَخْرُجَانِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰی لَقَدْ کَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ

فتجلس فی عرض الناس یدعون ولا یصلین ،

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم وہ ان سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے ام عطیہ سے سنا کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی طرف سے عورتوں کو اجازت تھی کہ وہ نماز عیدین میں شامل ہونے کے لئے نکلیں ۔ یہاں تک کہ دو لڑکیاں ایک کپڑے میں نکلتیں بلکہ یہاں تک کہ حیض والی عورت بھی نکلتی اور لوگوں سے ہٹ کر ایک طرف جا بیٹھتی وہ دعا میں شریک ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں۔

مشکل الفاظ : رُخِّـــــص ، رخصت دی گئی، اجازت دی گئی۔ البکران ، باکرہ عورتیں۔ فی الثوب الواحد، ایک کپڑے میں۔

تشریح : رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کو نماز عیدین میں شرکت کرنے کی اجازت عام اجازت تھی۔ مگر آج کل فتنہ کے پیش نظر دور حاضر کے فقہاء نے اجازت نہیں دی۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کَانَ یُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ مِنَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اِنْ کَانَ الطَّامِثُ لَتَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِیْ عُرْضِ النِّسَاءِ فَتَدْعُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُخْرِجَ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَوْمَ الْفِطْرِ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوۃَ وَیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَتْ اِمْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا کَانَتْ اِحْدَانَا لَیْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ

کہتی ہیں کہ عید الفطر اور بقر عید کی نمازوں میں عورتوں کو شریک ہونے کیلئے نکلنے کی رخصت دی جاتی تھی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حائضہ بھی نکلتی لیکن وہ دوسری عورتوں سے ایک طرف الگ بیٹھتی تھیں۔ اور چھوٹی اور بڑی دونوں عیدوں کی دعاؤں میں شریک ہوتی

اور ایک روایت میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بقر عید اور عید الفطر کو باپردہ حائضہ عورتوں کو باہر عید کیلئے لے جائیں البتہ حائضہ نماز سے الگ رہیں۔ مگر عبادت کی جگہ حاضر رہیں اور دعا میں شریک ہوتی۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اس کی بہن یا ساتھی اپنی چادر میں شریک کرلے۔

بَابُ ٦٥ عَدَمِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

عید کی نماز سے پہلے اور عید کے بعد کوئی نماز نہیں ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا

حضرت ابو حنیفہ عدی سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ عید کے دن عیدگاہ میں تشریف لے گئے۔ نہ آپ نے نماز عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ نماز کے بعد۔

تشریح: یہ حکم عیدگاہ کے لئے خاص ہے کہ عیدگاہ میں نماز عید کے سوا اس دن کوئی نماز نہ پڑھی جائے عید والے دن گھر میں عید سے پہلے اشراق یا چاشت کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں واپس آکر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ ٦٦ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر کی نماز میں قصر کرنا!

حدیث: اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَ الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن المنکدر سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

تشریح : اس حدیث میں قصر نماز کا بیان ہے کہ سفر میں چار رکعت والے فرائض دو پڑھنا ضروری ہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اور ابوبکر وعمر بھی اس پر زیادتی نہ کرتے۔

تشریح : اگر سفر کے دوران کوئی آدمی چار رکعت والی نماز میں قصر نہیں کرتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے لئے پوری نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر اس نے پوری نماز پڑھی تو گنہگار ہوا اور اس کا یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ اَتَى فَقِيْلَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ

رٰجِعُوْنَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ وَ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رَکْعَتَیْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلٰوةَ مَعَ عُثْمَانَ وَصَلّٰی مَعَهٗ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ فَقِیْلَ لَهٗ اِسْتَرْجَعْتَ وَقُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ صَلَّیْتَ اَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافَةُ ثُمَّ قَالَ وَکَانَ مَنْ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا بِمِنًی

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی آیا اور کہا کہ عثمان نے منی میں چار رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر کے ہمراہ دو رکعتیں اور عمر کے ہمراہ دو رکعتیں پھر حضرت عثمان کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئے تو ان کے پیچھے چار رکعت پڑھیں اس پر ان سے کہا گیا کہ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ پڑھی اور کہا جو کچھ کہا پھر آپ نے خود ہی چار رکعت پڑھیں آپ نے جواب دیا کہ یہ خلافت کا پاس ادب ہے پھر آپ نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے منی میں چار رکعت پڑھیں۔

مشکل الفاظ: اِسْتَرْجَعْتَ، آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھی

تشریح : اس کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ ۶۷ اَلصَّلٰوةِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ صَحِبَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَّکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَصَلّٰی ابْنُ عُمَرَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ یُوْمِیْ

ایماءً اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَالْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا عَنْ دَابَّتِهٖ قَالَ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَوَجْهُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُوْمِئُ اِيْمَاءً

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ لوٹتے وقت میں حضرت عبداللہ بن عمر کا رفیق سفر تھا پس آپ نے اپنی سواری پر مدینہ کی طرف رخ کی حالت میں نماز ادا فرمائی آپ اشارہ کرتے جاتے تھے۔ مگر فرض اور وتر سواری سے اتر کر پڑھتے تھے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سواری پر نماز پڑھنے کے بارہ میں پوچھا جبکہ سواری کا منہ اور رخ مدینہ کی طرف ہے تو آپ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نفل نماز ادا فرمایا کرتے تھے اپنی سواری پر خواہ کدھر بھی رخ ہو اور رکوع و سجود میں اشارہ کرتے جاتے تھے۔

مشکل الفاظ : یومی ، وہ اشارہ کرتا ہے۔ دابته ، اس کی سواری ، راحلته ، اس کی سواری، تطوعا۔ نفل

تشریح: حنفی فقہاء کے نزدیک فرض اور واجب نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے ہاں نفل نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے۔ حنفی فقہاء کے نزدیک یہی حدیث حجت ہے۔

بَابُ ۶۸ الْوِتْرِ وتر کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ الْعَبْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً وَتْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ وَزَادَكُمْ الْوِتْرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةَ الْوِتْرِ

وَفِی رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَکُمْ صَلٰوةً وَهِیَ الْوِتْرُ فَحَافِظُوْا عَلَیْهَا

حضرت ابوحنیفہ ابویعفور العبدی وہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے حضرت ابن عمر سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایک نماز فرض نمازوں پر زائد کی وہ وتر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی نماز تم پر اور زائد کے تمہارے لئے وتر　اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ کی تمہارے لئے نماز اور وہ وتر ہیں پس حفاظت کرو ان کی

تشریح : امام اعظم کے نزدیک وتر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن واجب ماننے کی روایات صحت کے قریب تر ہیں۔ وتروں کے وجوب پر کئی احادیث صحیحہ سے دلیل لائی جاتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوِتْرِ اَحَقٌّ هُوَ قَالَ اَمَا کَحَقِّ الصَّلٰوةِ فَلَا وَلٰکِنْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَتْرُکَهُ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا وتر کے بارے میں کہ کیا وہ (واجب ہیں یا فرض) حق ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کی طرح تو حق (فرض) نہیں۔ لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ کسی کیلئے اس کا چھوڑ دینا جائز نہیں۔

تشریح : یہ حدیث وتر کی اہمیت کو ثابت کرتی ہے کہ گو وہ فرض کی طرح دلیل قطعی سے ثابت نہیں کہ فرض ٹھہریں، البتہ ان کا وجوب سنت نبوی سے ثابت ہے

اوران کا ترک جائز نہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْوِتْرِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعت ادا فرمایا کرتے۔اول رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں الحمد اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں الحمد اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں الحمد اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔

تشریح : امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ان کے نزدیک حجت یہی حدیث پاک ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ زُبَیْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْیَامِیِّ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِیْ وِتْرِہٖ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ فِی الثَّانِیَۃِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِی الثَّالِثَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَعْنِیْ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ فَھٰکَذَا فِیْ قِرَاءَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکْعَاتٍ یَقْرَأُ فِیْہَا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

حضرت ابوحنیفہ زبید بن الحارث الیامی سے وہ ابو عمر سے وہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھا کرتے۔ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی پاک ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے دوسری میں قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یعنی قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور یہی روایت ہے ابن مسعود کی اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ وتر میں پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے، دوسری میں قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

تشریح : اس حدیث میں وتروں کی تین رکعتوں اور ہر رکعت والی پڑھی

جانے والی سورتوں کی سنت کو بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا فَصْلَ فِی الْوِتْرِ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ ابی نضرہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر میں کوئی جدائی نہیں۔

تشریح: معنی صاف ظاہر ہے کہ وتر لگاتار تین رکعتوں پر مشتمل ہیں۔ اگر الگ ایک رکعت ہوتی تو اس کو بیان کیا ہوتا یا لا فصل فی الوتر نہ کہا جاتا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْوِتْرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ سُخْطَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَاَکْلُ السُّحُوْرِ مَرْضَاةُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شروع رات کے وتر شیطان کو برافروختہ اور غصہ کرتے ہیں اور سحری کھانا خدائے رحمٰن کی رضامندی وخوشنودی کا سبب ہے۔

مشکل الفاظ: سخطةٌ ۔غصہ ۔اکل السحور ۔سحری کا کھانا

تشریح: اوّل رات وتر پڑھنے سے شیطان کی امید خاک میں مل جاتی ہے اور اس کے غصہ کا سبب ہے۔ بعض دفعہ نمازی یہ سوچ کر وتر نہیں پڑھتا کہ تہجد کے ساتھ پڑھ لوں گا۔ اس صورت میں شیطان کو امید رہتی ہے کہ سحری کے وقت میں اسے اٹھنے نہ دوں گا۔ اور وتر نہ پڑھ سکے گا۔

اسی لئے مسئلہ یہ ہے کہ جس کو مکمل یقین ہو کہ میں تہجد کے لئے اٹھ جاؤں گا وہ

وتر کو چھوڑ دے ورنہ وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لئے جائیں۔

دوسری چیز سحری کا کھانا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ سحری کھانے کی وجہ سے مومن کو روزہ رکھنے میں مدد مل جاتی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیْ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیْ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ لِکَیْ یَکُوْنَ وَاسِعًا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَیُّ ذٰلِکَ اَخَذُوْا بِهٖ کَانَ صَوَابًا غَیْرَ اَنَّهٗ مَنْ طَمِعَ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَلْیَجْعَلْ وِتْرَهٗ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ اَفْضَلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیْ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ اَنَّهُمَا قَالَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ اَحْیَانًا اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ لِیَکُوْنَ سَعَةً لِلْمُسْلِمِیْنَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ ابن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اول رات میں وتر پڑھی۔ وسط شب میں اور آخر شب بھی پڑھی تاکہ مسلمانوں کو عمل کرنے میں کشادگی نصیب ہو۔ اس میں سے جس پر بھی عمل کریں وہ ٹھیک ہے۔ البتہ جو بھروسہ رکھتا ہو رات کو اٹھنے پر اس کو چاہیے کہ وتر اخیر رات میں پڑھے کیونکہ یہی افضل ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی وتر شروع شب میں ادا فرماتے کبھی درمیانی رات میں اور کبھی اخیر رات میں تاکہ مسلمانوں کو اس بارے میں کشادگی اور آزادی نصیب ہو کہ ان پر ہر سہ اوقات میں سے جس وقت میں چاہیں وتر ادا کریں تو موافق سنت ہوگا۔

تشریح : عمل رسول سے مسلمانوں کے لئے آسانی ہوگئی کہ رات کے جس حصے میں بھی وتر پڑھ لئے جائیں وہی سنت ہوگی۔

بَابُ ۶۹ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سہو کے دو سجدوں کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً اَمَّا الظُّهْرَ وَاَمَّا الْعَصْرَ فَزَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّا فَرَغَ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِحَدَثٍ فِي الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا اَنْسَيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ ثُمَّ حَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَ تَشَهَّدَ فِيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور اس میں کچھ زیادتی ہوئی یا کچھ کمی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ حضرت نماز میں کوئی نئی بات ہوئی ہے یا حضور بھول گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو۔ لہذا جب بھول جایا کروں تو مجھ کو یاد دلایا کرو۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ قبلہ رُخ کیا اور سہو کے دو سجدے کئے اور اس میں تشہد پڑھا۔ پھر دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تشریح : اس واقعہ میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ نماز کے بعد بات کی اور پھر سجدہ سہو بھی کرلیا اس کا جواب فقہاء کرام نے یہ دیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز میں بات کرنا جائز تھا۔ دوسری یہ بات کہ کلام کرنا رسول اللہ ﷺ کا خاصا ہے کہ حضور ﷺ کا نماز میں بات کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حدیث پاک سے جو مسئلہ ثابت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ بھول چوک کی صورت میں سجدہ سہو سے اس کی تلافی ممکن ہے۔

بَابُ ۷۰ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ! سجدہ تلاوت کا بیان!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِیَاضِ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِیْ صٓ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عیاض الاشعری سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا۔

تشریح : اس حدیث میں ایک مسئلہ تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن پاک کے مقامات سجدہ میں سجدہ کرنا ضروری ہے اور دوسری بات یہ کہ سورۂ صٓ میں آیت سجدہ ہے اور اس مقام پر سجدہ کرنا سرکار دوعالم کے عمل مبارک سے ثابت ہے۔

بَابُ ۷۱ مَنْعِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ، نماز میں بات چیت کرنا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَخَطٍ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَلَّمْتُ عَلَیْکَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا قَالَ فَلَمْ تَرُدَّ السَّلَامَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ یَوْمَئِذٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابو وائل سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب وہ حبشہ سے آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آپ نماز میں مصروف تھے حضور ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے حضرت ابن مسعود نے کہا پناہ مانگتا ہوں اللہ

اور اس کی نعمت کے غصہ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگنے کی کیا وجہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ نماز میں اللہ کی طرف توجہ اور اس کی طرف مشغولیت ہوتی ہے حضرت ابن مسعود کہتے ہیں پھر اس دن کے بعد ہم کسی کے سلام کا جواب نہ دیتے۔

مشکل الفاظ : لَمْ یَرُدَّ، نہیں جواب دیا۔ اِنْصَرَفَ۔ اس نے منہ پھیرا۔ لَشُغْلاً مشغولیت۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ابتداء میں نماز میں بات چیت کرنا جائز تھا بعد میں ممنوع ہو گیا نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ نماز اللہ کے ساتھ مشغولیت اور توجہ کا نام ہے کسی مخلوق سے بات جائز نہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰی جُنُبِهٖ وَجَانِبُ الثَّوْبِ وَاقِعٌ عَلَیَّ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ رات کو نماز ادا فرماتے اور میں سوئی ہوئی تھی آپ کے پہلو میں اور کپڑے کا ایک حصہ مجھ پر پڑا ہوتا تھا۔

مشکل الفاظ : نَائِمَةٌ۔ سوئی ہوئی۔ سونے والی، جُنُبِهٖ، ان کا پہلو۔

تشریح : اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا کہ حضرت عائشہ سرکار کے پہلو میں یعنی سامنے لیٹی ہوتی تو سرکار رات کو نماز پڑھتے تھے۔ جگہ ظاہر ہے تنگ تھی لہذا اس میں کوئی حرج نہ تھی۔

بَابُ ۷۲ اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

بھول کو ظاہر کرنے کیلئے نماز میں مردوں کو تسبیح اور عورتوں کو تصفیق کرنی چاہیے

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَنَّ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا نَابَهُمْ فِيْهِ شَيْءٌ اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں یہ طریقہ بتایا گیا کہ جب ان کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

مشکل الفاظ : اَلتَّصْفِيقُ - ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔

تشریح : اگر امام نماز میں بھول جائے تو مردوں کو یاد آئے تو وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے ماریں تاکہ آواز بنے۔

بَابُ ۷۳ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةُ وَمَا لَا يَقْطَعُ

کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس چیز سے نہیں ٹوٹتی

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلٰوةُ فَقَالَتْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اِنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالسِّنَّوْرَ يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ فَرَنْتُمُوْنَا بِهِمْ اِدْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَيَّ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس چیز کے بارے میں

دریافت کیا جو نماز کو توڑ دیتی ہے۔آپ نے کہا کہ اے اہل عراق تم یہ سمجھتے ہو کہ گدھا، کتا، بلی گذر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔گویا تم نے ہم عورتوں کو ان کے ساتھ ملا دیا

جہاں تک طاقت ہو گزرنے والے کو گزرنے سے روکو۔نبی پاک ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئے ہوئے ہوتی تھی۔آپ کے کپڑے کا ایک حصہ مجھ پر پڑا ہوتا تھا۔

مشکل الفاظ : قرنتمونا ۔تم نے ہمیں ملا دیا۔ ادرا ۔تو روک، ما استطعت ۔جتنی تو طاقت رکھتا ہے۔

تشریح : اصل میں اہل عراق نے عورتوں کے حوالے سے پوچھا کہ کیا عورتوں کے سامنے گزرنے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے حالانکہ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ گدھے، کتے اور بلی کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔تو کیا تم لوگ ان چیزوں کے ساتھ ہمیں بھی شامل کرتے ہیں۔

عورتوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ میں رات کو سرکار کے سامنے سوئی ہوتی تو سرکار میرے سامنے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز کے آگے گزر ممنوع ونا جائز ہے۔

بَابٌ٧٤ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ سورج گرہن کی نماز

حدیث ۱۶۶ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ

لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَاحْمَدُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَيُّهُمَا انْكَسَفَ ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس میں کسی کی موت کے سبب یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب تم ان کو ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اللہ کی حمد کرو، تکبیر کہو اور تسبیح پڑھو یہاں تک کہ ہر دو گرہن سے نکل جائیں پھر آپ ﷺ منبر سے اترے اور دو رکعت ادا فرمائی۔

مشکل الفاظ : اِنْكَسَفَ۔ گرہن، يَنْجَلِيَ ، وہ روشن ہوتا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے سورج گرہن کی نماز کا ثبوت ہے۔ جب سورج کو گرہن لگ جائے یا چاند کو گرہن لگ جائے اور اوقات مکروہات نہ ہوں تو دو رکعت نماز صلوٰۃ کسوف و خسوف عام نماز کی طرح پڑھنا سنت ہے ان میں اذان و اقامت اور خطبہ نہیں ہے۔

حدیث۱۶۷ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ قِيَامًا طَوِيْلًا حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهٗ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ قَدْرَ قِيَامِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَانَ

قِيَامَهُ، قَدْرَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ قِيَامِهِ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوْسُهُ، بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُوْدِهِ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ جُلُوْسِهِ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ مِنْهَا بَكٰى فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهُ، فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِ شَجَرِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ سَارِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَارِقَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا عَبْدَبْنَ دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحُجَّاجِ بِمِحْجَنَةٍ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً اَدْمَاءَ حِمْيَرِيَّةً تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَحَشَرَاتِهَا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ : وَفِيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُ عَبْدَبْنَ دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحُجَّاجِ بِمِحْجَنِهِ فَكَانَ اِذَا خَفِيَ ذَهَبَ وَاِذَا رَاٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا خَفِيَ لَهُ، شَيْءٌ ذَهَبَ بِهِ وَاِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنَةٍ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے انتقال کے دن سورج کو گرہن لگا ۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے حضور ﷺ

نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور اس قدر طویل قیام فرمایا کہ لوگوں نے خیال کیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے رکوع قیام کے برابر کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کے برابر تھا۔ پھر سجدہ کیا قیام کے برابر پھر بیٹھے تو دو سجدوں کے درمیان پھر جب دوسری رکعت کے سجدہ میں گئے تو بہت زیادہ روئے۔ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں۔ پھر آپ بیٹھے اور تشہد پڑھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے۔ اور ہماری طرف رخ فرما کر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند گرہن اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ کسی کی پیدائش سے ایسا ہوتا ہے لہذا نماز کی پابندی کرو اور بیشک میں نے خود کو دیکھا کہ مجھ کو جنت کے نزدیک کیا گیا حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو اس کے درختوں کی کسی شاخ کو چھو کر لے سکتا تھا۔ اور مجھ کو دوزخ کے بھی نزدیک کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی سوزش سے بچنا چاہا اور بیشک میں نے رسول اللہ کا چور دیکھا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ کے گھر کے چور کو جو دوزخ میں عذاب دیا جاتا تھا اور بیشک میں نے دیکھا اس میں عبد بن دعدع حاجیوں کے چور کو جو حاجیوں کے کپڑے وغیرہ چراتا تھا اپنی خمدار لکڑی سے اور بیشک میں نے دوزخ میں قبیلہ حمیر کی ایک سانولی عورت کو دیکھا جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دی جا رہی تھی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا۔ نہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔

اور ایک روایت میں اسی جیسا ہے اور اس میں ہے کہ بے شک میں نے عبد بن دعدع کو اپنی خمدار لکڑی سے حاجیوں کی چوری کرنے والے کو دیکھا۔ اگر کسی نے نہ دیکھا تو لے اڑا اور اگر کسی کی نظر پڑ گئی تو کہا کہ میری خم دار لکڑی میں یہ الجھ گیا

اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی چیز کسی کی نظر سے اوجھل ہوتی تو لے جاتا اور جب دیکھ لی جاتی تو کہتا کہ یہ تو میری ٹیڑھی لکڑی میں الجھ گئی تھی۔

تشریح: اس حدیث میں سب سے پہلے سورج گرہن نماز کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے سرکار دو عالم نے بہت طویل نماز پڑھائی۔ دوسری بات یہ کہ جنت اور دوزخ کو سرکار کے قریب کر دیا گیا کہ آپ مدینہ طیبہ مصلی پر سے ہو کر ہر ایک چیز کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

بَابُ ۷۵ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ نمازِ استخارہ کا بیان

حدیث ۱۶۸: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَّاصِحٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابوحنیفہ ناصح سے وہ یحیٰی سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

تشریح: استخارہ کی اہمیت کا انداز اس حدیث سے کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم نماز استخارہ اور دعائے استخارہ کی صحابہ کرام کو اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت سکھائی جاتی ہے۔

دنیاوی امور کی انجام دہی سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے کہ فرمایا گیا کہ جو آدمی استخارہ کرتا ہے نامراد نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۶۹: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاَمْرِ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنْ کَانَ غَیْرُہٗ فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو قرآن کی سورت کی طرح استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔ دو رکعت نماز غیر فرض پڑھے پھر کہے اے اللہ میں تیرے علم کے طفیل خیر کا طلب گار ہوں اور تیری قدرت کے صدقہ میں تجھ سے قدرت کا طلبگار ہوں۔ اور تیرے فضل کا میں خواستگار ہوں۔ کیونکہ تو جاننے والا اور میں بے طاقت ہوں تو چھپی باتوں سے خوب باخبر ہے اے میرے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے بہتر ہے میری زندگی میں اور میرے کام کے نتیجہ میں تو تو اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اس میں میرے لئے برکت پیدا کر۔

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اگر اس کے خلاف ہے تو میرے لئے بھلائی مقدر کر جہاں کہیں بھی وہ ہو پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

تشریح: اس حدیث میں استخارہ کا حکم اور استخارہ کی دعا کی تعلیم ہے اور وہ دعا جو استخارہ کی وقت کی جاتی ہے وہ سکھائی گئی ہے۔

دینوی امور جن کے اچھے اور برے ہونے کے بارہ میں دل میں شک ہو مثلاً سفر، تعمیر مکان، تجارت، معاملات رشتہ وغیرہ تو ان کاموں کیلئے استخارہ کر لینا چاہیے۔

بَابُ ۷۶ صَلٰوۃِ الضُّحٰی چاشت کی نماز

حدیث ۱۷۰: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِيٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَضَعَ لَامَتَهٗ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلّٰى فِيْهِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مُتَوَشِّحًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَامَتَهٗ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِهٖ فِيْ جَفْنَةٍ فِيْهَا خُبْزُ الْعَجِيْنِ فَاَسْتَتَرَ بِثَوْبٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ فَتَوَشَّحَ بِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهِيَ الضُّحٰى، وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَامَتَهٗ وَدَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِهٖ فِيْ جَفْنَةٍ فِيْهَا اَثَرُ عَجِيْنٍ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى اَرْبَعًا اَوْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا.

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن زرہ اتاری اور پانی منگا کر غسل فرمایا۔ پھر ایک کپڑا طلب فرمایا اور اس میں نماز پڑھی اور ایک روایت میں متوشحا کا لفظ زیادہ ہے یعنی متوشح کی صورت میں کہ ایک کپڑے کو ہر دو بغل سے نکال کر پیچھے گدی اس میں گرہ دے کر باندھ لیا جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنی زرہ

اتاری پھر پانی طلب فرمایا تو لکڑی کے ایک بڑے کونڈے میں پانی پیش کیا گیا۔ جس میں گوندھا ہوا آٹا لگا ہوا تھا۔ آپ نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور غسل فرمایا۔ پھر کپڑا طلب فرمایا اور توشح کیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ابوحنیفہ نے فرمایا کہ یہ چاشت کی نماز تھی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ فتح مکہ کے روز نبی پاک ﷺ نے زرہ اتاری اور پانی طلب فرمایا تو ایک بڑے پیالہ میں جس میں گوندھے ہوئے آٹے کے نشانات تھے پانی پیش کیا گیا آپ نے غسل فرمایا اور چار رکعت یا دو رکعت ایک کپڑے میں متوشح کی شکل کا باندھ کر نماز ادا فرمائی۔

تشریح: یہ دو نماز ادا کی گئی تھی ابوحنیفہ کے نزدیک چاشت کی نماز تھی۔

بَابٌ ۷۷ اَلْاِعْتِكَافِ اعتکاف کا بیان

حدیث ۱۷۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَامَ وَ نَامَ وَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ لَا وَاخِرُ شَدَّ الْمِئْزَرَ وَاَحْیَ اللَّیْلَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ راتوں کو جاگنا شروع کر دیتے اور کبھی کبھی سوتے اور جب آخری دس دن آتے تو کمر کس لیتے اور شب بیداری فرماتے۔

مشکل الفاظ: شَدَّ، آپ نے باندھ لیا۔ اَلْمِئْزَرَ، کمر

تشریح: رمضان المبارک شروع ہوتے ہی سرکار دو عالم عبادت میں پہلے سے زیادہ سرگرم ہو جاتے تھے اور خصوصا آخری دس دن رات جاگ کر گزارتے تھے۔

بَابُ ۷۸ التَّهَجُّدِ تہجد کا بیان

حدیث ۱۷۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ زِيَادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ عَامَّةَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَلَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے اکثر حصہ میں نماز کے لئے قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ (وجہ سے آپ کی اُمت کے) اگلے اور پچھلے گناہ نہیں بخشد یئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

تشریح: اس حدیث میں حضور ﷺ کی نماز تہجد پڑھنے کی کیفیت بیان کی گئی کہ اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوجھ جاتے تھے۔

صحابہ کرام عرض کرتے کہ الیس قد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر

جس کا ترجمہ مفسرین کی تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ اے محبوب آپ کے صدقہ سے آپ کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے۔

تو سرکار فرماتے بے شک میں ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہوں مگر اللہ کا اس نعمت عظمیٰ پر شکر تو ادا کرکے اللہ کا شکر گزار بندہ تو بنوں۔

حدیث ۱۷۳: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ كَانَتْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ ثَلٰثُ رَكْعَاتِ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

حضرت ابوحنیفہ ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ کی

رات کی نماز میں تیرہ رکعتیں تھیں ان میں سے تین رکعات وتر کی اور دو رکعات سنت فجر کی شامل تھیں۔

تشریح: تہجد کی آٹھ رکعت سنت ہیں۔ تو رات کی نماز میں تہجد کی آٹھ رکعت اس میں تین رکعتیں وتروں کی شامل کر لی جائیں تو گیارہ رکعت ہو جائیں گی اور دو فجر کی سنتیں شامل کی جائیں تو کل تیرہ رکعتیں بنتی ہیں اور یہی بات حق ہے۔

بَابُ ٧٩ سُنَّةِ الْفَجْرِ فجر کی سنتیں

حدیث ١٧٤: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا لَقِیَ ابْنَ عُمَرَ قَطُّ وَاَقْرَبُ النَّاسِ مَجْلِسًا حُمْرَانَ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا حُمْرَانُ لَا اُرَاكَ تُوَاظِبُنَا اِلَّا وَاَنْتَ تُرِيْدُ لِنَفْسِكَ خَيْرًا فَقَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اِمَّا اِثْنَتَانِ فَاِنِّیْ اَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنِّیْ اٰمُرُكَ بِهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هِیَ تِلْكَ الْخِصَالُ الثَّلٰثُ يَا اَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ لَاتَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ بِهٖ وَفَاءً وَلَا تَسْمَعَنَّ مِنْ تِلَاوَةِ اٰيَةٍ فَاِنَّهٗ يُسْمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا سَمِعْتَ بِهٖ قِصَاصًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَاَمَّا الَّذِیْ اٰمُرُكَ بِهٖ كَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَكْعَتَا الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبُ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن الاقمر سے وہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی کسی نے حضرت ابن عمر سے ملاقات کی تو حمران کو مجلس میں آپ سے قریب تر پایا۔ ایک دن حضرت ابن عمر نے کہا کہ اے حمران میں تجھ کو ہماری صحبت میں ہمیشہ و پیوستہ صرف اسی لئے دیکھتا ہوں کہ تو اپنے آپ کیلئے کسی بھلائی کا طلب گار ہے۔ انہوں نے کہا جی بے شک اے ابو عبدالرحمٰن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں

دو باتوں سے تجھ کو روکتا ہوں۔ اور ایک بات کا تجھے حکم دیتا ہوں کیونکہ میں نے نبی پاک ﷺ کو اس کا حکم دیتے ہوئے پایا۔ حمران نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمن وہ تین خصلتیں کون کون سی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو نہ مرے ایسے حال میں کہ تجھ پر قرض ہو۔ مگر اس قدر کہ اس کی ادائیگی کے لائق تو مال چھوڑ جائے۔ اور نہ پڑھ ایک آیت بھی سنانے کے لئے ورنہ قیامت کے دن تیری تشہیر کی جائے گی۔ جیسا کہ تو نے پڑھنے کو لوگوں کو سنایا یہ محض بدلے کے طور پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اب وہ چیز جس کا میں تجھ کو حکم دیتا ہوں جس طرح مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔ سنت فجر کی دو رکعتیں ہیں۔ پس نہ چھوڑ ان کو کیونکہ ان میں بہت اسباب رغبت ہیں۔

مشکل الفاظ: تَوَظِبُنَا، تو ہمارے ساتھ ہمیشگی کرتا ہے۔ دَیْنٌ، قرض

تشریح: اس حدیث پاک میں تین چیزیں قابل ذکر ہیں۔

1: قرض: کہ یہ بندہ کا حق ہے قرض کی حالت میں مرنا عذاب کا باعث ہے انتہائی ضرورت کے وقت قرض لینے کی اجازت ہے مگر اس کا بھی دوسرے کو علم ہونا چاہیے تا کہ ترکہ میں سے قرض ادا کیا جا سکے۔

2: ریاکار: ریاکاری کی خاطر اگر قرآن پڑھا جائے گا تو قیامت میں تشہیر ہوگی کہ اس نے اس وجہ سے قرآن کی آیات پڑھی تھی۔

3: سنت فجر کی پابندی ہر حالت میں لازم قرار دی گئی ہے۔

حدیث ۱۷۵: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهِدَةً مِنْهُ عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ۔

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ عبید ابن عمیر سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی دوسرے نوافل کا اس قدر سختی سے اہتمام نہ فرماتے جس قدر سنت فجر کی دو رکعت کا۔

تشریح: اسی وجہ سے سنت فجر کو سنت مؤکدہ قریب الواجب کہا جاتا ہے حتی کہ فجر کی نماز کی جماعت کھڑی ہو گئی تو تب بھی فجر کی سنتیں پہلے پڑھنے کا حکم ہے۔

حدیث ۱۷۶: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ .

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ کو چالیس دن یا ایک ماہ تک کہ آپ سنت فجر کی ہر دو رکعات میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے۔

تشریح: ان دو سورتوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھنے کی سنت کا ذکر دیگر احادیث میں آیا ہے۔

حدیث۱۷۷: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَمْ يَبْرَحْ عَنْ مَكَانِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ تَبْيَضَّ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ جابر ابن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے جگہ سے نہ ہلتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا اور اس کی روشنی سفید ہو جاتی۔

مشکل الفاظ : لَمْ يَبْرَحْ ۔نہ وہ ہٹا۔ تَبْيَضَّ ۔وہ سفید ہوا۔

تشریح: فجر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا حتیٰ کہ سورج ایک نیزہ بلند ہو جائے سنت ہے اور اس کے بعد نماز اشراق پڑھی جائے۔

باب ۸۰ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

جس نے مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں

حدیث ۱۷۸: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ عَدَلْنَ مِثْلَهُنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

حضرت ابو حنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو وہ شب قدر کی اتنی ہی رکعت کے برابر تھیں۔

تشریح: نماز عشاء کے بعد چار رکعات نفل پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ جس نے نماز عشاء کے بعد چار رکعت ادا کیں گویا اس نے شب قدر میں نماز ادا کی۔

حدیث ۱۷۹: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ حٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ كُتِبَ لَهٗ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ شُفِّعَ لَهٗ فِي اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَاُجِيْرَ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد چار رکعت پڑھے جن کے اندر سلام نہ پھیرے۔ پہلی رکعت میں الحمد اور تنزیل پڑھے۔ دوسری میں الحمد اور حٰم الدخان، تیسری میں الحمد اور یٰس اور چوتھی میں الحمد اور تبارک الملک پڑھے تو اس کے لئے شب قدر میں قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور اس کی شفاعت اس کے ان تمام گھر والوں کے حق میں منظور کی جائے گی جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہے اور وہ خود عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا۔ یہ حدیث ابن عمر سے موقوف بھی مروی ہے۔

تشریح: حضرت عائشہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ جب بھی نماز عشاء ادا فرما کر میرے پاس تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعت ادا فرماتے۔

بَابُ ۸۱ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کے بعد دو رکعت کا بیان

حدیث ۱۸۰: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعد نمازِ ظہر دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

تشریح: حضور ﷺ نے ان دو رکعات پر ہمیشگی فرمائی گویا۔ دونوں سنتوں کا شمار سنت مؤکدہ میں ہے۔

باب ۸۲ الصَّلٰوةِ فِی الْبُیُوْتِ گھروں میں نفل نماز پڑھنا

حدیث ۱۸۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَجْعَلُوْهَا قُبُوْرًا۔

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور گھر کو قبرستان نہ بناؤ۔

تشریح: حضور علیہ السلام نے گھر کے اندر نفل نماز پڑھنے کی ترغیب دی ہے ایک بات یہ بھی ہے کہ تاکہ گھر میں ان کی برکت ہو اور گھر میں چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی اس طرف راغب ہوں۔

باب ۸۳ سُنَّةِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی الْکَعْبَةِ

کعبہ میں دو رکعت سنت پڑھنا

حدیث ۱۸۲: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ وَکَمْ صَلّٰی قَالَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِمَّا یَلِی الْعَمُوْدَیْنِ اللَّتَیْنِ تَلِیَانِ بَابَ الْکَعْبَةِ وَالْبَیْتُ اِذَا ذَاکَ عَلٰی سِتَّةِ عُمُدَةٍ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں کہاں اور کتنی رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ دو رکعتیں ان دو ستونوں کے قریب جو دروازہ کے نزدیک ہیں اور اس وقت کعبہ کے چھ ستون تھے۔

تشریح: یہ فتح مکہ کے دن کا واقعہ ہے جب حضور ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام تھے دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت

ابن عمر حضور علیہ السلام کے ساتھ نہ تھے اس وجہ سے انہوں نے دریافت کیا۔

حدیث ۱۸۳: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَالَهٗ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْكَعْبَةِ یَوْمَ دَخَلَهَا فَقَالَ صَلّٰی فِی الْكَعْبَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ لَهٗ اَرِنِیَ الْمَكَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَقَالَ فَبَعَثَ مَعَهٗ اِبْنَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ تَحْتَ الْاُسْطُوَانَةِ بِحِیَالِ الْجِذْعَةِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْكَعْبَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لَهٗ اَرِنِیَ الْمَكَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَبَعَثَ مَعِیَ ابْنَهٗ فَاَرَانِی الْاُسْطُوَانَةَ الْوُسْطٰی تَحْتَ الْجِذْعَةِ۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے معلوم کیا کہ نبی پاک علیہ السلام جب کعبہ میں داخل ہوئے تو نماز کس جگہ اور کتنی رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا کہ آپ نے کعبہ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں اس شخص نے کہا کہ ذرا مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی تو حضرت ابن عمر نے اپنے صاجزادہ کو اس کے ساتھ کر دیا۔ پھر وہ بیچ کے ستون تک لے گئے جو کھجور کے تنے کے برابر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نماز پڑھی۔ نبی پاک علیہ السلام نے کعبہ میں چار رکعات تو میں نے ایسے کہا کہ ذرا مجھ کو وہ جگہ دکھایئے جہاں حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی تو انہوں نے اپنے صاجزادہ کو میرے ساتھ کر دیا اور انہوں نے مجھ کو وہ بیچ والا ستون دکھایا جو تنا کھجور کے نیچے ہے۔

بَابُ ۱۸ الْجَنَائِزِ ! جنازے کا بیان

حدیث ۱۸۴: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ

تعالی الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اَوِ اثْنَانِ فَقَالَ ﷺ اَوِ اثْنَانِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مرتا ہے کوئی مرنے والا ایسا کہ جس کے تین بچے مر گئے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اور دو حضور ﷺ نے فرمایا یا دو

تشریح: اس حدیث پاک میں اس آدمی کے بارے میں بتایا گیا کہ جس آدمی کے تین نابالغ یا دو نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

حدیث ۱۸۵: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّکَ لَتَرٰی لِسَقْطٍ مُحْبَنْطِئًا یُقَالُ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ یَقُوْلُ لَہٗ لَا حَتّٰی یَدْخُلَ اَبَوَایَ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ اہل الشام کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تو دیکھے گا حشر میں پیٹ سے گرے ہوئے بچے کو کسی کی تلاش میں ہکا بکا۔ اس سے کہا جائے گا جا جنت میں چلا جا تو وہ کہے گا نہیں جب تک میرے ماں باپ جنت میں نہ جائیں۔

مشکل الفاظ: اَلسقطُ ۔ گرا ہوا۔ مُحبنطاً ، ہکا، بکا۔ حیران

تشریح: مومن کے نابالغ بچے یا پیٹ سے گرے ہوئے بچے معصوم ہونے کی وجہ سے جنت میں بھیجے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم اس وقت تک جنت میں نہیں جائیں گے جب تک ہمارے والدین بھی ہمارے ساتھ جنت میں نہ جائیں

الْوَدَاعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی اِمْرَاَۃً فَاَمَرَ بِھَا فَطُرِدَتْ فَلَمْ یُکَبِّرْ حَتّٰی لَمْ یَرَھَا.

حضرت ابو حنیفہ وہ علی بن قمر سے وہ ابو عطیہ بن وداعی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ تھے کہ ایک عورت اس جنازہ کے پیچھے آتی دکھائی دی۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا تو وہ نکال دی گئی۔ پھر جب وہ نظر سے اوجھل نہ ہوگئی آپ ﷺ نے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی۔

مشکل الفاظ: فَطُرِدَتْ: اس کو نکال دیا گیا۔

تشریح: عورتوں کا جنازہ میں شامل ہونا ممنوع و ناجائز ہے۔ اور نہ ہی نماز جنازہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔

حدیث ۱۹۰: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَمَعَ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَھُمْ عَنِ التَّکْبِیْرِ قَالَ لَھُمْ اُنْظُرُوْا اٰخِرَ جَنَازَۃٍ کَبَّرَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ ﷺ فَوَجَدُوْہُ قَدْ کَبَّرَ اَرْبَعًا حَتّٰی قُبِضَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبِّرُوْا اَرْبَعًا

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ کہ بے شک عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع کیا۔ اور نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ یاد کرو کہ آخری جنازہ جس پر نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی اور تکبیریں کہیں کون سا تھا۔ (ناسخ ہوا) لہٰذا اصحاب نے ایسی مثال سوچ نکالی کہ آپ نے وفات تک چار تکبیریں ہی کہیں۔ تب حضرت عمر نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے جانے کا حکم دیا۔

مشکل الفاظ: انظروا تم دیکھو۔ فوجدوہ، تو انہوں نے اس کو پایا۔ یا اس کو سمجھا لیا۔

تشریح: چاروں ائمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ نماز جنازہ میں تکبیریں ہیں کیونکہ صحابہ کرام کا اسی پر اتفاق تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں آخر وقت تک چار تکبیرات نماز جنازہ کی تھیں۔

حدیث ۱۹۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْمَیِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جنازہ کی نماز پڑھتے تو کہتے۔ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا" کہ اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کی مغفرت فرمایا۔ ہمارے حاضرین اور غائبین کی اور ہمارے چھوٹوں کی اور بڑوں کی ہمارے مردوں کی اور عورتوں کی مغفرت فرما۔

تشریح: نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس کو بیان کیا گیا بعض احادیث میں اس سے زیادہ الفاظ بھی مذکور ہیں۔

حدیث ۱۹۲: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اُلْحِدَ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَ اُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَیْهِ اللَّبِنُ نَصْبًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی اور آپ ﷺ قبلہ کی جانب اتارے گئے اور کچی اینٹیں آپ پر نصب کی گئیں۔

تشریح: قبر تیار کرنے میں جو سنت طریقہ ہے وہ لحد بنانا ہے امام ابوحنیفہ کے

نزدیک شق سے لحد افضل ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی اس وجہ سے لحد افضل ہے۔ مگر جس علاقہ میں زمین میں لحد نہ بنائی جا سکے یا مٹی پکی ہو تو وہاں قبر شق کی صورت میں بنانا بھی سنت کے مطابق ہے۔

باب۸۵: السُّؤَالِ فِی الْقَبْرِ قبر میں سوال و جواب!

حدیث۱۹۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ اَتَاهُ الْمَلَکُ فَاَجْلَسَهٗ فَقَالَ مَنْ رَبُّکَ فَقَالَ اللّٰهُ وَمَنْ نَبِیُّکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَمَا دِیْنُکَ قَالَ الْاِسْلَامُ: قَالَ فَیُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَیُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا کَانَ کَافِرًا اَجْلَسَهُ الْمَلَکُ فَقَالَ مَنْ رَّبُّکَ فَقَالَ هَاهُ لَا اَدْرِیْ کَالْمُضِلِّ شَیْئًا فَیَقُوْلُ مَنْ نَبِیُّکَ فَیَقُوْلُ هَاهُ لَا اَدْرِیْ وَالْمُضِلِّ شَیْأً فَیَقَالُ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ هَاهُ لَا اَدْرِیْ کَالْمُضِلِّ شَیْئًا فَیُضِیْقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ وَیُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ فَیَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً یَسْمَعُهٗ کُلُّ شَیْئٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ لا وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ایک شخص سے وہ سعد بن عبادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت مومن اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کو بٹھاتا ہے پھر وہ اس سے کہتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ، فرشتہ پوچھتا ہے تیرا نبی کون ہے مومن کہتا ہے محمد ﷺ پھر سوال کرتا ہے تیرا دین کیا ہے مومن کہتا ہے اسلام، پھر آپ ﷺ نے

فرمایا کہ پھر اس کی قبر کشادہ اور فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کو اسکی جنت کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور جب مردہ کافر ہوتا ہے تو فرشتہ اس کو بٹھاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ ایک بھولے ہوئے آدمی کی طرح کہ افسوس میں نہیں جانتا۔

پھر فرشتہ پوچھتا ہے تیرا نبی کون ہے وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا۔ پھر تیسری بار فرشتہ اس سے سوال کرتا ہے تیرا دین کیا۔ وہ کافر اسی حیرانگی میں کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا اس کے بعد اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور دوزخ میں اس کا مقام اس کو دکھا دیا جاتا ہے اور فرشتہ اس پر ایک ایسی ضرب لگاتا ہے کہ جس کی آواز سوائے جن وانس کے ہر شے سنتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط قول سے ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں اور اللہ ظالم لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

مشکل الفاظ: فَاَجْلَسَہٗ، تو وہ اس کو بٹھاتا ہے۔

تشریح: قبر میں سب سے پہلے سوالات اور کامیابی اور ناکامی کی صورت حال کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ مومن کو جنت میں ٹھکانا دکھایا جائے گا اور غیر مومن کو جہنم میں ٹھکانا دکھایا جائے گا۔

حدیث۱۹٤: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَبْرِ ثَلٰثُ سُؤَالٍ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ دَرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ رَأْسِكَ

حضرت ابو حنیفہ اسماعیل سے وہ ابو صالح سے وہ ام ھانی سے وہ نبی پاک ﷺ

سے روایت کرتی ہیں کہ قبر میں تین چیزیں پیش آنے والی ہیں۔ ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں سوال، دوسری درجات جنت (کا مومن کے سامنے پیش کیا جانا اور تیسری چیز) قرآن کا سر کے نزدیک پڑھنا۔

حدیث ۱۹۵: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَتٰى قَبْرَ اُمِّهٖ فَجَاءَ وَهُوَ يَبْكِيْ اَشَدَّ الْبُكَاءِ حَتّٰى كَادَتْ نَفْسُهٗ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّ مُحَمَّدٍ فَاَذِنَ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِي الشَّفَاعَةِ فَاَبٰى عَلَيَّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ رَبَّهٗ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى قَرِيْبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَثَ الْمُسْلِمُوْنَ وَمَضَى النَّبِيُّ ﷺ فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ اشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَسْكُنُ فَاَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَبْكَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ. قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّيْ فَاَذِنَ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِي الشَّفَاعَةِ فَاَبٰى فَبَكَيْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُوْنَ رَحْمَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لائے اور ایسا پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب روح پاک جسم اطہر سے پرواز کر جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس قدر کیوں روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ

کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھ کو اجازت مل گئی پھر میں نے شفاعت کی اجازت طلب کی تو نا منظور کر دی گئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اجازت مل گئی تو آپ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ مسلمان تھے۔ یہاں تک کہ قبر کے قریب پہنچے تو صحابہ تو ٹھہر گئے اور نبی کریم ﷺ قبر تک تشریف لے گئے اور قبر پر بہت دیر تک ٹھہرے رہے۔ پھر آپ نے شدت سے رونا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کا رونا نہیں رکے گا۔ پھر ہماری طرف روتے ہوئے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کو کس چیز نے اتنا زیادہ رُلایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھ کو اجازت مل گئی اور میں نے شفاعت کی اجازت طلب کی تو منظور نہ ہوئی لہٰذا مجھ کو ان کی محبت نے اتنا رُلایا تو اور مسلمان آپ ﷺ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔

تشریح: حضور ﷺ کے والدین کے اسلام کے بارے میں مسئلہ اختلافی ہے۔ متقدمین علماء اس کے قائل نہیں ہیں اور متاخرین علماء کرام والدین کے اسلام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین شرک کی نجاست سے پاک ہیں کیونکہ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ میں پاک صلبوں سے پاک رحموں سے منتقل ہوتا رہا ہوں۔

باب۸۶: زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالسَّلَامِ عَلٰى اَهْلِهَا

قبروں کی زیارت اور مُردوں پر سلام کرنیکا بیان

حدیث۱۹۶: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَّادٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ

الْقُبُوْرِ اَنْ تَزُوْرُوْهَا فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد وحماد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان دونوں نے اسے عبداللہ بن بریدہ سے بیان کیا کہ وہ اپنے باپ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پہلے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ مگر اب تم قبروں کی زیارت کرو لیکن بُرا کلمہ زبان پر نہ لانا۔

مشکل الفاظ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ، میں تم کو روکتا تھا۔ **لاتقولو هجراً**۔ بُرا کلمہ زبان پر نہ لانا۔

تشریح: ابتدائے اسلام میں جب کہ شرک کا خطرہ تھا اس وقت قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا تھا مگر بعد میں یہ ممانعت ختم کر دی گئی بلکہ فرمایا کہ قبروں پر جایا کرو اس سے موت کی یاد آتی ہے اور دنیاوی لذتوں کو ختم کرنے والی ہے۔

حدیث۱۸۷: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ کہ اے قبروں میں رہنے والے مسلمانو! سلامتی ہو تم پر ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

تشریح: قبرستان پر جانے کا طریقہ یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔

كِتَابُ الزَّكٰوة زکوۃ کا بیان

بَابُ الرُّكَازِ رکاز کا حکم

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّكَازُ مَا رَكَزَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمَعَادِنِ الَّذِيْ يَنْبُتُ فِي الْاَرْضِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکاز وہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے کانوں میں گاڑا ہے اور جو پیدا ہوتی ہے زمین میں۔

مشکل الفاظ : الرکاز۔ خزانہ، کانوں میں پیدا ہونے والی چیز۔
المعادِنُ معدنیات، ینبت، وہ اگاتی ہے۔

تشریح : زمین سے نکالا جانے والا مال تین قسم کا ہے، کنز، معدن، رکاز۔
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین سے حاصل ہونے والی معدنیات، سونا چاندی وغیرہ میں پانچواں حصہ زکوۃ کے طور پر بیت المال میں جمع کرنا ضروری ہے۔

باب۸۸: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ہر بھلائی کا کام صدقہ ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ فَعَلْتَهٗ اِلٰى غَنِيٍّ وَ فَقِيْرٍ صَدَقَةٌ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ بھلائی جو تم کسی غنی یا فقیر سے وہ صدقہ ہے۔

مشکل الفاظ :معروفٌ ۔بھلائی ۔فقیر ۔فقیر

تشریح: مسلمان جو خود اپنے نفس پر صرف کرے یا اپنے گھر والوں پر یا اس سے اپنی عزت بچائے تو وہ صدقہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

باب ۸۹: كَوْنُ الصَّدَقَةِ هَدِيَّةً لِلْغَيْرِ

فقیر صدقہ کا مال دوسرے کو ہدیہ کے طور پر دے سکتا ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ بِلَحْمٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کو گوشت بطور صدقہ دیا گیا۔ نبی پاک ﷺ نے اس کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ گوشت اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

مشکل الفاظ: تصدق۔صدقہ دیا گیا۔هدية۔ہدیہ،تحفہ

تشریح: اس کلام کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حیثیات سے چیز کے تبادلہ سے حکم بدل جایا کرتا ہے مثلاً اگر ایک غریب کو صدقہ دیا گیا تو وہ صدقہ قبول کرنے کے بعد کسی امیر کو دے گا تو وہ بطور ہدیہ جائز ہوگا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ روزہ کا بیان

باب ۹۰: فَضِيْلَةِ الصَّوْمِ روزے کی فضیلت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ ۨالزَّيَاتِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابوصالح الزیات سے وہ ابوھریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب عمل یا کام انسان کے اس کے واسطے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

تشریح: تمام کے تمام اعمال صالحہ اللہ کے ہی واسطے ہیں مگر روزے کو خصوصیت اس وجہ سے حاصل ہے کہ باقی اعمال میں ریاکاری وغیرہ کا شبہ ہو سکتا ہے مگر روزہ کے اندر ریاکاری نہیں ہے روزہ کا علم بندہ اور اللہ کو ہی ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے فرمایا کہ اس کی جزا میں خود دوں گا مطلب یہ ہے کہ ہر نیک عمل کی جزا دس گنا سے سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کی جزا میں جتنی چاہوں گا دوں گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ يَوْمًا فَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَاْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ بَاطِلًا اِلَّا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مومن بھوکا رہے دن بھر اور حرام کام سے بچتا رہے اور ناجائز طریقہ سے مسلمانوں کا مال نہ کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں

میں سے کھلائے گا۔

مشکل الفاظ : جاع ،بھوکا۔ المحارم، حرام، حرام کردہ اشیاء۔
باطلا"، باطل طریقہ ، نا جائز طریقہ۔

تشریح : اس حدیث میں عام بھوک کی فضیلت بیان کی گئی اور اس حالت میں کسی کا مال حرام طریقے سے استعمال نہ کرے تو اللہ اس کو جنت کے پھلوں میں سے رزق عطا فرمائے گا تو پھر خود اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو آدمی روزہ میں بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ روزہ جو بھوک اور پیاس کا مجسمہ ہے تو پھر روزہ دار کی بھوک کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُمَیْرِی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مُرْ قَوْمَکَ فَلْیَصُوْمُوْا هٰذَا الْیَوْمَ قَالَ اِنَّهُمْ طَعِمُوْا قَالَ وَاِنْ کَانُوْا قَدْ طَعِمُوْا .

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ آج روزہ رکھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا اگرچہ وہ کھانا کھا چکے ہوں۔

تشریح : یہ حکم رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے تھا۔ یوم عاشورا کی عظمت اور اہمیت کو اس طرح بیان کیا کہ اس کو لازماً روزہ رکھو۔ جن لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا علم نہیں تھا ان کے باقی دن روزہ کی حالت میں رہنے کا حکم دیا تا کہ اس دن کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور آئندہ باقاعدہ روزہ کا اہتمام کریں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ مُوْسٰی ابْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحُوْتَکِیَّةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْنَبٍ فَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاَکَلُوْا وَقَالَ لِلَّذِیْ جَآءَ بِهَا مَالَکَ لَا تَاْکُلُ مِنْهَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُکَ قَالَ تَطَوُّعٌ قَالَ فَهَلَّا الْبِیْضَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابن حوتکیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خرگوش (کا گوشت) پیش کیا گیا۔ آپ نے اصحاب کو حکم دیا کہ کھاؤ۔ انہوں نے کھانا شروع کیا حضور ﷺ نے لانے والے سے فرمایا کہ تم کیوں نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیسا روزہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نفلی روزہ۔ آپ نے فرمایا کہ ایام بیض کے روزہ کیوں نہیں رکھتے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں خرگوش کے گوشت کا ذکر ہے بعض لوگ خرگوش کے گوشت کو حرام کہتے ہیں اگر ایسی بات ہوتی تو حضور صحابہ کرام کو کھانے کا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ خود نہ کھانے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

دوسری بات یہ کہ نفلی روزوں میں ایام بیض یعنی چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے اگر رکھ لئے جائیں تو نفلی روزہ کے طور پر یہی کافی ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ یُؤَذِّنُ وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلٰوةُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ تو کھاتے پیتے رہو۔ جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

تشریح: اس سے پتہ چلتا ہے کہ سحری کا وقت اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اذان فجر صبح صادق کے وقت دی جاتی ہے اور سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اذان دینے میں غلطی بھی ہو سکتی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے لئے اذان دیا کرتے تھے

باب ۹۱: نَسْخُ الْاَفْطَارِ بِالْحَجَامَةِ

پچھنے لگوانے سے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم منسوخ ہے!

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی السُّوَارِ وَیُقَالُ لَهٗ اَبُو السُّوْرَآءِ وَهُوَ السُّلَمِیُّ عَنِ ابْنِ حَاضِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِی رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ کَانَ خَبِیْثًا مَا اَعْطَاهُ

حضرت ابو حنیفہ ابو السوار سے جنہیں ابو اسوراء کہا جاتا تھا اور وہ سلمی سے وہ ابن حاضر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں مقام قاحہ میں پچھنے لگوائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے مقام قاحہ میں آپ محرم تھے اور روزے میں تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔ لہٰذا اگر یہ مزدوری حرام ہوتی تو آپ اس کو نہ دیتے۔

مشکل الفاظ: احتجم۔ آپ نے پچھنے لگوائے الحجام، پچھنے لگانے والے

تشریح : اس حدیث میں دو چیزوں کا ذکر ہے۔

ایک یہ کہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور روزہ پر کوئی فرق نہیں آتا۔

دوسری چیز یہ کہ حجام کی اجرت کا مسئلہ ہے۔ اگر حرام ہوتی تو پھر حضور ﷺ اس حجام کو مزدوری نہ دیتے بعض احادیث نے اس کو مکروہ وغیرہ کہا ہے تو اس پر شارحین حدیث کہتے ہیں کہ وہ حکم منسوخ ہو گیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

حضرت ابو حنیفہ ابو سفیان سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے پچھنے لگوائے اس فرمان کے بعد کہ آپ نے فرمایا کہ پچھنے لگوانے اور لگانے والے کا روزہ جاتا رہا۔

تشریح : یہ ممانعت اوپر والی حدیث سے منسوخ ہوئی۔ اور دوسری بات یہ کہ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ پچھنا لگانے کی وجہ سے اس کا روزہ جاتا ہے۔ ممکن ہے روزہ ٹوٹنے کی کوئی اور وجہ ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَسًا

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور آپ کا روزہ تھا۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوحنیفہ نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے جبکہ آپ کا روزہ تھا۔ اس سند میں حضرت انس کا ذکر نہیں کیا۔

تشریح : اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پچھنے لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہ عمل جائز ہے۔

باب ۹۲: اَلْاِصْبَاحُ جُنُبًا فِی الصَّوْمِ

جنابت کی حالت میں روزہ دار کا صبح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ یُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یُتِمُّ صَوْمَهٗ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے، بغیر احتلام کے پھر اپنا روزہ مکمل فرماتے

مشکل الفاظ: جنباً۔ جنابت کی حالت۔ غیر احتلام، بغیر احتلام کے۔

تشریح : پہلی تو بات یہ کہ انبیاء کرام احتلام سے پاک ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی حالت جنابت میں صبح ہونا صرف امت کی آسانی کے لئے ہے تا کہ مجبوری کی صورت میں امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنابت کی حالت میں سحری کھائی اور بعد میں غسل کیا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يخرج الى صلوة الفجر ورأسه يقطر ماء من غسل جنابة وجماع ثم يظل صائما.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابن ابی سلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوتے غسل جنابت اور جماع کے سبب سے پھر آپ روزے کی حالت میں دن گزارتے۔

مشکل الفاظ: یظل۔ دن گزارتے۔ صائماً، روزہ کی حالت میں۔

تشریح: اس حدیث میں اس کا بیان ہے کہ حضور ﷺ رات کو ازواج سے جماع کرتے اور سحری سے پہلے غسل نہ کرتے بلکہ جب نماز فجر کے لئے تشریف لاتے تو آپ کے مبارک سر سے پانی کے قطرات گر رہے ہوتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سحری کے بعد غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۹۳: قُبلَةِ الصَّائِم — روزہ دار کیلئے بوسہ لینا

حدیث: ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يخرج الى الفجر ورأسه يقطر ويظل صائما وباسناده كان النبي ﷺ يقبل نساءه في رمضان

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ روزہ دار رہتے۔

اور اسی سند سے ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج کا رمضان میں بوسہ لیتے۔

تشریح: روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر جوان

آدمی کیلئے علماء کرام نے مکروہ لکھا ہے کہ اس سے جماع میں مشغول ہونے کا خوف ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصِیْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ یَعْنِیْ الْقُبْلَةَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عامر الشعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں آپ کے چہرہ کو لیتے یعنی بوسہ دیتے تھے۔

تشریح: حضور ﷺ روزہ کی حالت میں ازواج کو بوسہ دیتے تھے چونکہ حضور ﷺ کو اپنے نفس پر قابو تھا علماء کرام نے لکھا ہے کہ وہ شخص جس کو اپنے نفس پر قابو نہ ہو اس کے لئے اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز نہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ زِیَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بوسہ دیتے تھے جب کہ آپ روزہ سے ہوئے

تشریح: یہ حدیث بھی روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو پیار دینے کی اباحت کو بیان کر رہی ہے۔

باب ۹۰: رُخْصَةِ الْاِفْطَارِ فِی السَّفَرِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ ابْنِ حَبِیْبٍ الصَّیْرَفِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰی اَتٰی قُدَیْدًا فَشَكٰی

النَّاسُ اِلَیْهِ الْجَهْدَ فَاَفْطَرَ فَلَمْ یَزَلْ مُفْطِراً حَتّٰی اَتٰی مَکَّةَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ابن حبیب الصیرفی سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کی تین تاریخ مدینہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا۔ اور آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ آپ مقام قدید پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ سے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے افطار فرمایا پھر آپ نے روزہ چھوڑے رکھا۔ یہاں تک کہ آپ مکہ پہنچ گئے۔

تشریح : سفر کی حالت میں آدمی کو اختیار حاصل ہے چاہے روزہ رکھے چاہے نہ رکھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر آدمی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ یُرِیْدُ مَکَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی بَعْضِ الطَّرِیْقِ فَشَکَا النَّاسُ اِلَیْهِ الْجَهْدَ فَاَفْطَرَ فَلَمْ یَزَلْ مُفْطِراً حَتّٰی اَتٰی مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ یُرِیْدُ مَکَّةَ فَصَامَ وَصَامَ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ شَکَا بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجُهْدَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان میں مکہ کی طرف سفر کیا تو آپ نے روزہ رکھا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب رمضان میں سفر پر نکلے تو آپ نے روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ بعض راستہ پر پہنچے لوگوں نے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے افطار کیا اور مکہ تک افطار ہی میں رہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر کیا مکہ کا ارادہ کرتے ہوئے۔ تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا۔

یہاں تک کہ آپ جب کسی راستہ پر پہنچے تو بعض مسلمانوں نے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے پانی طلب فرمایا اور افطار فرمایا اور مسلمانوں نے افطار کیا۔

تشریح: یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ سفر کے دوران جب بعض صحابہ کرام کو سفر کی صعوبت روزہ کی وجہ سے محسوس ہوئی۔ حضور ﷺ نے خود روزہ رکھا ہوا تھا۔ اب صحابہ کرام ایسا نہ کر سکتے تھے کہ حضور ﷺ نے روزہ رکھا ہو اور صحابہ کرام روزہ افطار کر دیں۔ ان کے لئے ناگوار تھا۔ تو آقائے دوجہاں نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے روزہ افطار فرما دیا۔

باب ۹۵: النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الصَّمْتِ وَعَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ

پے در پے روزے رکھنے اور خاموشی کا روزہ رکھنے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ الْوِصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

حضرت ابو حنیفہ عدی سے وہ ابی حازم سے وہ ابی الشعثاء سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے لگاتار روزہ رکھنے اور خاموشی کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

تشریح : صوم وصال یعنی لگاتار روزہ یہ ہے کہ انسان پے در پے روزہ رکھے اور رات کو بھی کچھ نہ کھائے۔ اور خاموشی کا روزہ یہ ہے کہ انسان دن بھر بات چیت نہ کرے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الصَّمْتِ وَصَوْمِ الْوِصَالِ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ مہاجر سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صوم صمت یعنی خاموشی کا روزہ اور صومِ وصال یعنی مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

باب۹۶: اَلنَّهْىُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق اور شک کے دِن روزہ رکھنا منع ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ.

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے تین دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اسی سند سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے اس روزہ سے بھی منع فرمایا کہ جس دن شک کیا جائے۔

تشریح : ایام تشریق سے مراد ماہ ذی الحجہ کی بارھویں، تیرھویں اور چودھویں تاریخ ہے۔ اور یوم شک سے مراد ۲۹ شعبان ابرو غبار کی وجہ سے چاند نظر آنے کی

صورت میں شک ہو کہ یہ رات یکم رمضان کی ہے یا تیس شعبان کی تو آئندہ دن چونکہ شک کا دن ہے تو اس میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

باب۹۷: اَلْاِعْتِكَافُ وَالْاِيْفَاءُ بِنَذْرِهٖ

اعتکاف کرنا اور اپنی منت پوری کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے جاہلیت کے دنوں میں مسجد الحرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی جب میں اسلام لایا تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

مشکل الفاظ: نذرت: میں نے منت مانی۔ اوف: تو پورا کر۔

تشریح: اس سے ثابت ہوا کہ نذر کا پورا کرنا ہر حال میں ضروری ہے کہ اسلام سے قبل ہو یا بعد۔ شرط یہ کہ وہ نذر و منت خلاف شریعت امور پر مبنی نہ ہو۔

کِتَابُ الْحَجّ حج کا باب

باب ۹۸ اَلتَّعْجِیْلُ فِی الْحَجّ حج میں جلدی کرنا

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَتَعَجَّلْ.

حضرت ابو حنیفہ عطیہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔

باب ۹۹ مَغْفِرَةُ الْحَاجّ حاجی کی مغفرت ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْحَاجُّ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَلِمَنْ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلٰی اِنْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے اور حضرت علقمہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی بخشا ہوا ہوتا ہے اور وہ بھی جس کیلئے حاجی دعا کرے احرام اتارنے تک۔

مشکل الفاظ: انسلاخ، اتارنا، انتہا کو پہنچنا۔

تشریح: حاجی کی مقبولیت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ وہ حج کی وجہ سے بخشا جاتا ہے حتی کہ وہ جس کی بخشش کی دعا کرے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

باب ۱۰۰ اَلْحَجُّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ

حج زور سے لبیک کہنے اور قربانی کا نام ہے!

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَاَمَّا الْعَجُّ فَالْعَجِیْجُ

اما العج فتح البدن قال فتح الدم و فی روایة فاما الثج فنحر الهدی

حضرت ابو حنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افضل حج عج اور ثج ہیں بہر حال عج تو تلبیہ بلند آواز سے کہنا ہے اور ثج جانور کی قربانی کا خون بہانا ہے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ ثج جانور کی قربانی یعنی اس کا ذبح کرنا ہے۔

مشکل الفاظ: العج، بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔ الثج، قربانی کرنا۔

تشــریح: بلند آواز سے تلبیہ اپنی حاضری کا اقرار کرنا ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا بھی اس فضیلت کا حامل ہے۔ دوسری چیز حج میں قربانی کہ اللہ کی راہ میں جان پیش کرتا ہے۔

باب ۱۰۱ مواقيتُ الحجِّ احرام باندھنے کی جگہیں!

حدیث: ابو حنیفة عن یحیی ان نافعا قال سمعت عبد الله بن عمر یقول قام رجل یا رسول الله ﷺ این المهل قال یهل اهل المدینة من ذی الحلیفة و یهل اهل العراق من العقیق و یهل اهل الشام من الجحفة و یهل اهل نجد من قرن

حضرت ابو حنیفہ یحییٰ سے کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کی جگہ کونسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے، اہل عراق عقیق سے، اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں

تشریح: ان مقامات سے احرام باندھے بغیر آگے بڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر ان سے آگے جا کر احرام باندھے گا تو دم لازم آئے گا ہاں اگر آگے بڑھنے کے بعد دوبارہ میقات پر آکر احرام باندھ لے تو اس پر دم لازم نہیں آئے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْحَجَّ فَلَا يُحْرِمَنَّ اِلَّامِنْ مِيْقَاتٍ وَالْمَوَاقِيْتُ الَّتِىْ وَقَّتَهَا نَبِيُّكُمْ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ مَرَّبِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا ذُوالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَ مَنْ مَرَّبِهَا الْجُحْفَةُ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا قَرْنٌ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ وَمَنْ مَرَّبِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا يَلَمْلَمُ وَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِسَائِرِ النَّاسِ ذَاتُ عِرْقٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا فرمایا کہ جو تم میں سے حج کا ارادہ کرے تو وہ میقات کے علاوہ احرام نہ باندھے۔ جنکو تمہارے نبی پاک ﷺ نے مقرر فرما دیا۔ یعنی اہل مدینہ اور ان کیلئے جو اس راستے سے جائیں۔ ذوالحلیفہ ہے۔ اہل شام اور اس کیلئے جو شام کے راستے سے جائیں جحفہ ہے۔ اہل نجد اور جو اس راستے سے جائیں قرن ہے۔ اور اہل یمن اور ان کے لئے جو یمن کے راستے سے جائیں یلملم ہے اور اہل عراق اور تمام لوگوں کے لئے ذات عرق ہے۔

بَابُ ۱۰۲ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ محرم کا لباس ہو!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ

الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْقَبَاءَ وَ لَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبِسِ الْخُفَّيْنِ وَ لِيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ محرم کیا پہنے تو آپ نے فرمایا قمیض، عمامہ اقباء، پاجامہ، اور لمبی ٹوپی اور وہ کپڑا جس میں کسم اور زعفران کی رنگت ہو نہ پہنے اور جس کے پاس چپلیں نہ ہوں تو وہ موزوں کو نیچے سے کاٹ کر چپلیں بنا کر پہن لے۔

مشکل الفاظ :القباء، قبا عبا۔ اسراویل، شلوار پاجامہ۔

البرنس، لمبی ٹوپی۔ الخفین، موزے

تشریح: سوال میں کون کون سے کپڑے پہننے کا پوچھا گیا تھا مگر آقا دو جہاں نے ممنوع کپڑوں کے بارے میں واضح بتا دیا جس سے خود بخود جائز کپڑوں کا معلوم ہو سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِزَارٌ فَلْيَلْبِسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نعال فليلبس خفين

حضرت ابوحنیفہ عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہنے اور جو نعلین نہ پائے تو وہ موزے پہنے۔ لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے جائیں۔

بابُ ۱۰۳ الطِّیبُ لِلْمُحْرِمِ محرم کیلئے خوشبو کا استعمال

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَیَتَطَیَّبُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِیْبًا فَاَتَیْتُ عَائِشَةَ فَذَکَرْتُ لَهَا فَقَالَتْ اَنَا طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ فِیْ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ تَعْنِیْ مُحْرِمًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ ﷺ ثُمَّ یَطُوْفُ فِیْ نِسَائِهٖ ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا

حضرت ابو حنیفہ ابراہیم بن منتشر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ محرم خوشبو لگا سکتا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ اگر وہ صبح اس حالت میں کرے کہ اس سے قطران کی بو آئی ہو تو یہ میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ اس سے خوشبو کی مہک آتی ہو۔ پھر میں نے آ کر حضرت عائشہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ ﷺ کو اور آپ نے طواف کیا اپنی ازواج پر اور صبح کو آپ محرم تھے۔

تشریح: بظاہر حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی حدیث میں تضاد معلوم ہوتا ہے حالت احرام خوشبو کا لگانا ممنوع ہے۔ حضرت عائشہ کی حدیث کی تطبیق یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے بے شک اس کا اثر احرام کی حالت میں محسوس ہو

بابُ ۱۰۴ التَّمَتُّعِ ! تمتع کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَیَجْعَلُوْا عُمْرَةً

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اپنے احرام حج سے حلال ہو جائیں اور اس کو عمرہ کر دیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اَمَرَ بِهٖ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا اَلَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ هِیَ لِلْاَبَدِ.

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حکم کیا جو کچھ کہ کیا۔ تو سراقہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے عمرہ کے بارے میں فرمائیں کیا یہ ہم صحابہ کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

تشریح: زمانہ جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ممنوع تھا۔ حضور ﷺ نے اس عمل سے اس طریقہ کار اور رسم کو ختم کر دیا اور اس خیال باطل کی تردید فرمائی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ وَهِیَ مُتَمَتِّعَةٌ وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا.

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بہ نیت تمتع مکہ میں داخل ہوئیں تو حائضہ ہو گئیں تو نبی پاک ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ عمرہ توڑ دیں۔

تشریح: اگر طواف سے پہلے عورت حائضہ ہو جائے تو عمرہ کو ختم کیا جاتا ہے اور اس کی قضاء کی جاتی ہے۔ اگر طواف کے بعد حیض ہو تو مکمل کیا جائے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مکہ میں داخل ہوئیں بہ نیت حج تمتع اور حائضہ ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عمرہ توڑنے کا حکم دیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا وَاسْتَانَفَتِ الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَصْدُرَ اِلَی التَّنْعِیْمِ مَعَ اَخِیْهَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج تمتع کی نیت کی پھر حائضہ ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے عمرہ فسخ کرادیا اور حج کے وقت احرام نئے سرے سے حج کے لئے باندھا پھر جب حج سے فارغ ہوئیں تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم جا کر احرام باندھ کر آئیں۔

تشریح: مکہ مکرمہ سے تنعیم تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں سے عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھتے ہیں اور طواف وسعی اور حلق کے بعد حلال ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کے لئے حلق نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ لِرَفْضِهَا الْعُمْرَةَ بَقَرَةً

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کے عمرہ توڑنے کی وجہ سے گائے ذبح کی۔

مشکل الفاظ : لرفضھا ، اس کے توڑنے کی وجہ سے۔ بقرۃ۔ گائے

تشریح : فسخ عمرہ کی وجہ سے گائے وغیرہ کا دم دینا ضروری ہوتا ہے۔

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِرَفْضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا

حضرت ابوحنیفہ حضرت عبدالملک سے وہ ربعی بن خراش سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ان کے عمرہ فسخ کرنے کی وجہ سے دم دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ واصدر بحجة فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ انْطَلِقْ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَلْتُهِلَّ ثُمَّ لِتَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ لِتَعْجِلْ عَلَيَّ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعَقَبَةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی لوگ حج و عمرہ کر کے جائیں گے اور میں صرف حج کر کے تو نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اور فرمایا کہ ان کو تنعیم لے جاؤ وہاں جا کر احرام باندھیں۔ عمرہ کے لئے، پھر عمرہ سے

فارغ ہو کر مجھ سے جلد آملو۔ میں بطن عقبہ میں تمہارا انتظار کروں گا۔

مشکل الفاظ : یصدر الناس۔لوگ جائیں گے۔

فلتھل ،تو تو احرام باندھ دو۔لتعجل ،تم جلدی کرو۔

بَابُ ۱۰۵ اَكْلُ الْمُحْرِمِ لَحْمَ الصَّيْدِ

محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَحْمَ صَيْدٍ يُصِيْدُهُ' الْحَلَالُ فَيَاْكُلُ الْمُحْرِمُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَائِمٌ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فِيْمَا يَتَنَازَعُوْنَ فَقُلْنَا فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ يُصِيْدُهُ' الْحَلَالُ فَيَاْكُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ فَاَمَرَنَا بِاَكْلِهٖ .

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ عثمان بن محمد سے وہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حلال (غیر محرم شخص) کا کیا ہوا شکار محرم کھا سکتا ہے۔یا کہ نہیں کا تذکرہ شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمارہے تھے۔یہاں تک کہ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ جاگ پڑے اور ارشاد فرمایا کہ تم کس بات میں جھگڑ رہے ہو۔ہم نے عرض کیا کہ غیر محرم شخص کا شکار محرم کھا سکتا ہے۔ حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں اس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی

مشکل الفاظ : لحم صید ۔شکار کا گوشت۔ ارتفعت ،اصواتنا ہماری آوازیں بلند ہوئیں۔یتنازعون۔وہ جھگڑتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم شخص غیر محرم کا کیا ہوا شکار

کھا سکتا ہے بشرطیکہ اس نے غیر محرم کے شکار میں کسی بھی قسم کی مدد یا اشارہ تک نہ کیا ہو

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ حَلَالٌ غَيْرِيْ فَنَظَرْتُ نَعَامَةً فَسِرْتُ إِلَى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ بِالرُّوَيْبِيَةِ فَأَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْهَا فَأَخَذْتُ سَوْطِيْ فَطَلَبْتُ النَّعَامَةَ فَأَخَذْتُ مِنْهَا حِمَارًا فَأَكَلْتُ وَأَكَلُوْا۔

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور پوری جماعت میں میرے سوا کوئی غیر محرم نہ تھا۔ میری نگاہ خرگوشوں پر پڑی۔ میں اپنے گھوڑے کی طرف بڑھ کر سوار ہوگیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا مجھے یہ چابک اٹھا کر دو۔ تو انہوں نے انکار کر دیا میں نے نیچے اتر کر اپنا چابک لیا اور پھر خرگوش کے پیچھے ہوگیا۔ حتی کہ ان میں سے ایک شکار کر لیا پس میں نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی۔

مشکل الفاظ :سوطی ،میرا چابک ،فابوا ،تو انہوں نے انکار کر دیا۔

تشریح : اس حدیث سے بھی یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ محرم شخص شکار میں کسی قسم کی مدد کرے گا تو وہ مجرم ہوگا۔ اور وہ شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا مذکورہ واقعہ میں صحابہ کرام نے چابک نہ دیا تو یوں ان کے لئے غیر محرم کا کیا شکار جائز ہوا۔

بَابُ ۱۰۶ مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ

محرم کیلئے کس چیز کا مارنا جائز ہے!

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم چوہے، سانپ، کتے، چیل، اور بچھو کو مار سکتا ہے۔

تشریح: حالت احرام میں مندرجہ ذیل اور نقصان دہ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔

بابُ ۱۰۷ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ! محرم کا نکاح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ ابن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا حضرت میمونہ بنت حارث سے اور آپ حالت احرام میں تھے۔

تشریح: احناف کے نزدیک محرم کا احرام کی حالت میں نکاح کرنا جائز ہے۔ ہاں ولی اور دواعی وطی حالت احرام میں جائز نہیں ہے۔ اور نکاح نہ کرنا نکاح کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

بابُ ۱۰۸ حَجَامَةُ الْمُحْرِمِ! محرم کا پچھنے لگوانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

تشریح: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں پچھنے لگانا لگوانا جائز ہے۔

بَابُ ۱۰۹ اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ رکن اور حجر اسود کو بوسہ دینا

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ اِسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلِمَهٗ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجر اسود کا بوسہ نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

تشریح : حجر اسود کو بوسہ دینا ائمہ اربعہ کے نزدیک سنت ہے۔

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا انْتَهَيْتُ اِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ اِلَّا لَقِيْتُ عِنْدَهٗ جِبْرَائِيْلَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُكْثِرُ مِنْ اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ قَالَ مَا اَتَيْتُ عَلَيْهِ قَطُّ اِلَّا وَجِبْرَائِيْلُ قَائِمٌ عِنْدَهٗ يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ يَسْتَلِمُهٗ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جب بھی رکن یمانی کے قریب گیا میں نے اس کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پایا، عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ رکن یمانی کو چھوتے ہیں یا بوسہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کبھی اس کے پاس نہیں آیا مگر یہ کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام کو اس کے پاس کھڑے اور بوسہ دینے والوں کے حق میں دعائے مغفرت فرماتے دیکھا۔

تشریح : حضور ﷺ نے رکن یمانی اور استلام حجر اسود کی اہمیت کو اجاگر کیا

کہ رکن یمانی کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اور استلام حجر کے وقت بھی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ الرُّکْنِ الْیَمَانِیِّ وَالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

حضرت ابو حنیفہ عبد اللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ کفر، فقر، ذلت اور دنیا اور آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے۔

تشریح: اس سے بھی مقصود یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود، دُعا کی قبولیت کی جگہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ مزارات اولیاء پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْبَیْتِ وَھُوَ شَاکٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ بِمِحْجَنِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَھُوَ شَاکٌ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف بحالت بیماری اپنی سواری پر کیا۔ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کو اپنی حمیدہ لکڑی سے بوسہ دیتے تھے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان بیماری کی حالت میں اپنی سواری پر سعی فرمائی۔

تشریح: عذر کی وجہ سے طواف اور سعی سواری پر جائز ہے اور اگر حجر اسود کو

بوسہ نہ پایا جا سکے تو ہاتھوں پر لکڑی کے ساتھ دے سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا۔

تشریح: رمل کہتے ہیں سینہ تان کر شانوں کو ہلاتے ہوئے تیز قدم سے چلنا پہلے تین چکر میں رمل کرنا ضروری ہے اور باقی چار چکروں میں حسب عادت رفتار میں چلنا ہوتا ہے

بَابُ ۱۱۰ اَلْجَمْعُ بِعَرْفَةَ عرفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ حَیَّةَ اَبِیْ خَنَّابٍ عَنْ هَانِیِٔ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَفَضْنَا مَعَهٗ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا جَمْعًا اَقَامَ فَصَلَّیْنَا الْمَغْرِبَ مَعَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَیْهِ ثُمَّ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ فَقَعَدْنَا نَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ طَوِیْلًا ثُمَّ قُلْنَا یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَیُّ الصَّلٰوةِ فَقُلْنَا الْعِشَاءَ وَالْاٰخِرَةَ فَقَالَ اَمَا کَمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدْ صَلَّیْتُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت ابوحنیفہ یحییٰ بن ابو حیہ سے وہ ابوخناب سے وہ ہانی بن یزید سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر کے ہمراہ عرفات سے واپس ہوئے تو مزدلفہ میں اترے پھر اقامت کہی اور ہم نے آپ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی پھر آگے بڑھے اور (عشاء) کی نماز ادا کی، اس کے بعد پانی منگا کر غسل کیا اور بستر پر

پاکر لیٹ گئے ہم نماز کے انتظار میں بہت دیر تک بیٹھے رہے آخر ہم نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن نماز! آپ نے کہا کونسی نماز ہم نے کہا عشاء کی نماز، آپ نے کہا کہ جس طرح نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ ابن عمر نے نبی پاک ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔

تشریح : عرفات سے مزدلفہ جب حاجی لوگ جاتے ہیں تو نماز ظہر اور عصر اور نماز مغرب وعشاء اکٹھے پڑھی جاتی ہیں۔ دونوں نمازیں ایک اذان اور اقامت سے ادا کی جائیں گی۔ اس کو جمع بین الصلوتین کہتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

حضرت ابوحنیفہ عدی سے وہ عبداللہ بن یزید سے وہ ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے موقع پر مقام مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں (اکٹھی) پڑھیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ عبداللہ بن یزید خطمی سے وہ ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے نماز مغرب وعشاء ادا فرمائیں۔

تشریح : یہ حدیث سابقہ احادیث کی ترجمانی کرتی ہے۔

بَابُ ۱۱۱ رَمیُ الجمَارِ کنکری پھینکنے کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلْمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ عَجَّلَ ضَعَفَةَ اَھْلِہٖ وَقَالَ لَھُمْ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوحنیفہ سلمہ سے وہ حسن سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنے کمزور گھر والوں کو جلد روانہ فرمادیا اور ان سے فرمایا کہ رمی جمرہ عقبہ نہ کریں جب تک آفتاب طلوع نہ ہو۔

تشریح : اس کی وجہ یہ تھی کہ کمزور یعنی عورتیں بوڑھے، بچے وغیرہ لوگوں کے ہجوم پڑنے سے پہلے پہلے کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ضُعَفَةَ اَھْلِہٖ وَقَالَ لَھُمْ لَاتَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے ضعیفوں کو بھیجا اور فرمایا کہ جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے رمی جمرہ عقبہ نہ کرو۔

تشریح : احناف کے نزدیک رات کو رمی جمرہ جائز نہیں ہے۔ صبح آفتاب طلوع ہونے کے بعد رمی کی جاتی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ

ﷺ اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ غُلَامًا حَسَنًا فَجَعَلَ يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ فَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَخِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ رمی جمرہ عقبہ تک لگاتار تلبیہ کہتے رہتے تھے۔ اور ایک روایت میں ابن عباس سے اس طرح روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فضل بن عباس کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور یہ حسین وجمیل نوجوان آدمی تھے تو عورتوں کو تکتے اور نبی پاک ﷺ ان کا چہرہ پھیر دیتے۔ پس آپ نے تلبیہ کہا رمی جمرہ عقبہ تک اور ایک روایت میں ابن عباس اپنے بھائی فضل سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رمی جمرہ عقبہ تک لگاتار تلبیہ کہتے رہے۔

تشریح : احناف کے نزدیک حاجی تلبیہ یوم النحر کی صبح رمی جمرہ شروع کرنے سے پہلے پہلے تک کہے رمی شروع کرتے ہی تلبیہ بند کر دے۔

بابُ ۱۱۲ الرُّكُوْبُ عَلٰى بُدْنَتِهٖ ، اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونا

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی قربانی کے جانور کو ہانکتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا

تشریح : احناف انتہائی مجبوری کی صورت میں جب پیدل چلنا دشوار ہو قربانی کے جانور پر سواری جائز سمجھتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۳ التَّمَتُّعُ وَالْقِرَانُ تمتع اور قران

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الصُّبَیِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ اَقْبَلْتُ مِنَ الْجَزِیْرَةِ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَهُمَا شَیْخَانِ بِالْعُذَیْبِ قَالَ فَسَمِعَانِیْ اَقُوْلُ لَبَّیْکَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا هٰذَا الشَّخْصُ اَضَلُّ مِنْ بَعِیْرِهٖ وَقَالَ الْاٰخَرُ هٰذَا اَضَلُّ مِنْ کَذَا وَ کَذَا قَالَ فَمَضَیْتُ حَتّٰی اِذَا قَضَیْتُ نُسُکِیْ مَرَرْتُ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهٗ کُنْتُ رَجُلًا بَعِیْدَ الشُّقَّةِ قَاصِیَ الدَّارِ اَذِنَ اللّٰهُ لِیْ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ عُمْرَةً اِلٰی حَجَّةٍ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِیْعًا وَلَهٗ اَنَّ فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَزَیْدِ ابْنِ صُوْحَانَ فَسَمِعَانِیْ اَقُوْلُ لَبَّیْکَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ هجرة مَعًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا هٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِیْرِهٖ فَقَالَ الْاٰخَرُ هٰذَا اَضَلُّ مِنْ کَذَا وَ کَذَا وَقَالَ فَصَنَعْتُ مَا ذَا قَالَ مَضَیْتُ فَطُفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِیْ وَ سَعَیْتُ سَعْیًا لِعُمْرَتِیْ ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ بَقِیْتُ حَرَامًا اَصْنَعُ کَمَا یَصْنَعُ الْحَاجُّ حَتّٰی اِذَا قَضَیْتُ اٰخِرَ نُسُکِیْ قَالَ هُدِیْتَ لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الصُّبَیِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ کُنْتُ حَدِیْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِیَّةٍ فَقَدِمْتُ الْکُوْفَةَ اُرِیْدُ الْحَجَّ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاَهَلَّ سَلْمَانُ وَزَیْدُ بْنُ صُوْحَانَ بِالْحَجِّ وَحْدَهٗ وَاَهَلَّ الصُّبَیُّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَا وَیْحَکَ تَمَتَّعْتَ وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَا لَهٗ وَاللّٰهِ

لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِكَ قَالَ تَقْدَمُ عَلَى عُمَرَ وَتَقْدَمُوْنَ فَلَمَّا قَدِمَ الصَّبِيُّ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعُمْرَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ حَرَامًا لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِحَجَّتِهِ ثُمَّ أَقَامَ حَرَامًا لَمْ يَحْلِلْ، مِنْهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ وَفَرَغَ مِنْ حَجَّتِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ حَلَّ فَأَهْرَقَ دَمًا لِمُتْعَتِهِ فَلَمَّا صَدَرُوْا مِنْ حَجِّهِمْ مَرُّوْا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّ الصَّبِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ تَمَتَّعَ قَالَ صَنَعْتَ مَا ذَا يَا صَبِيُّ قَالَ أَهْلَلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَطُفْتُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعُمْرَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ حَرَامًا وَلَمْ أُحِلَّ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِحَجَّتِي ثُمَّ أَقَمْتُ حَرَامًا يَوْمَ النَّحْرِ فَأَهْرَقْتُ دَمًا لِمُتْعَتِي ثُمَّ أَحْلَلْتُ قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ عَلَى ظَهْرِهِ وَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ قَالَ خَرَجَ هُوَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ يُرِيْدُوْنَ الْحَجَّ قَالَ فَأَمَّا الصَّبِيُّ فَقَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ جَمِيْعًا وَأَمَّا سَلْمَانُ وَزَيْدٌ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ أَقْبَلَا عَلَى الصَّبِيِّ يَلُوْمَانِهِ فِيْمَا صَنَعَ ثُمَّ قَالَا لَهُ أَنْتَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِكَ تَقْرِنُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَدْ نَهَى أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ قَالَ تَقْدَمُوْنَ عَلَى عُمَرَ وَأَقْدَمُ قَالَ فَمَضَوْا حَتَّى دَخَلُوْا مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعُمْرَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِهِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَقَامَ حَرَامًا كَمَا هُوَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ شَيْءٌ حُرِمَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةً فَلَمَّا قَضَوْا نُسُكَهُمْ مَرُّوا بِالْمَدِينَةِ فَدَخَلُوا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ وَزَيْدٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ الصَّبِيَّ قَرَنَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ صَنَعْتَ مَاذَا قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ طُفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِي ثُمَّ سَعَيْتُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعُمْرَتِي ثُمَّ عُدْتُ تَطَفْتُ بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِي ثُمَّ سَعَيْتُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِحَجَّتِي قَالَ ثُمَّ صَنَعْتَ مَاذَا قَالَ أَقَمْتُ حَرَامًا لَمْ يَحِلَّ بِي شَيْءٌ حُرِمَ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحْتُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةً قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ عَلَى كَتِفِهِ ثُمَّ قَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ صبی بن معبد سے روایت کرتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ میں جزیرہ سے حج کی نیت سے آیا اور سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان عذیبہ کے دو بڑے شیخوں کے پاس سے میرا گذر ہوا جب انہوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا" لبیک بعمرة و حجة " تو ان میں سے ایک بولے کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے اور دوسرے بولے یہ فلاں فلاں سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے۔ مگر میں اپنے کام میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ جب میں ارکان حج سے فارغ ہوا تو امیر المومنین حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں دور دراز اطراف ملک کا رہنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے قران کی یہ شکل مقرر تو مجھ کو یہ بات پسند آئی کہ میں حج وغیر کو ایک ساتھ کرلوں لہٰذا میں نے دونوں کی نیت سے احرام باندھا۔ اور میں نے یہ جان بوجھ کر کیا۔ پھر جب سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

"لبیک بعمرة وحجة" تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ ناواقف ہے اور دوسرے نے کہا کہ یہ فلاں فلاں سے زیادہ ناواقف ہے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا کہ میں بدستور مناسک انجام دیتا رہا۔ میں نے طواف کیا عمرہ کے لئے اور عمرہ کے لئے سعی کی پھر دوبارہ ایسا ہی کیا۔ پھر میں محرم رہا کہ میں وہ ہی کروں جو ایک حاجی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں نے تمام ارکان حج آخر تک پورے کر لئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت کے بالکل مطابق کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ صبی بن معبد نے کہا کہ مجھ کو دین عیسوی چھوڑے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے دور میں حج کے ارادے سے کوفہ آیا۔ سلمان اور زید بن صوحان نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تو اس پر وہ دونوں بولے اے خانہ خراب تو تمتع کی نیت کرتا ہے۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ نے تمتع سے منع فرمایا ہے۔ ان دونوں نے اس سے کہا قسم اللہ کی تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ صبی نے جواب دیا کہ ہم تم حضرت عمر کے پاس چل رہے ہیں۔ پھر جب آئے صبی مکہ میں تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان عمرہ کے لئے سعی کی اس کے بعد محرم ہی رہے۔ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی حج کے لئے۔ اور پھر محرم رہے۔ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ عرفات میں آئے اور ارکان حج سے فراغت حاصل کی۔ پھر جب نحر کا دن آیا تو تمتع کے لئے قربانی کی۔ چنانچہ جب لوگ اپنے حج سے لوٹے تو حضرت عمر کے پاس انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ نے تو متعہ سے روکا ہے اور صبی بن معبد نے تمتع کیا ہے۔ حضرت عمر نے صبی سے پوچھا۔ صبی تم نے کیا کیا؟ انہوں نے

جواب دیا اے امیر المومنین میں نے احرام باندھا حج وعمرہ دونوں کی نیت سے۔ پھر جب میں مکہ آیا تو عمرہ کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان عمرہ کے لئے سعی کی اس کے بعد محرم ہی رہا حلال نہ ہوا پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان حج کیلئے سعی کی۔ پھر محرم رہا یہاں تک کہ نحر کے دن متعہ کے لئے قربانی کر کے میں حلال ہوگیا۔ تو کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے میری پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ البتہ تو نے اپنے نبی کی سنت کو پالیا۔

اور ایک روایت میں صبی سے یوں روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان تینوں حج کے ارادہ سے نکلے۔ صبی نے تو قران کی نیت کی اور سلمان اور زید نے تنہا حج کی نیت کی۔ تو وہ دونوں قران کرنے پر صبی کو بُرا بھلا کہنے لگے اور کہا تو اپنے اونٹ سے زیادہ جاہل ہے کہ تو حج وعمرہ کو جمع کرتا ہے حالانکہ امیر المومنین نے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ صبی نے کہا ہم تو حضرت عمر کے پاس چلتے ہیں تا کہ ان سے دریافت کریں پس وہ چل دیئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو صبی نے عمرہ کے لئے طواف بیت اللہ کیا اور عمرہ کے لئے صفا ومروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر دوبارہ حج کے لئے طواف کیا اور سعی کی پھر خود بحالت محرم رہے حلال نہیں ہوئے کہ کوئی حرام کی ہوئی چیز ان کے لئے حلال ہوتی۔ پھر جب قربان کا دن آیا تو جو میسر آسکا قربانی کے جانور سے ایک بکری ذبح کی۔ آپ مناسک حج سے فارغ ہوئے تو مدینہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سلمان اور زید نے کہا اے امیر المومنین صبی نے حج وعمرہ کو جمع کیا ہے تو عمر نے صبی سے کہا کہ تم نے کیسا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں آیا اور عمرہ کا طواف کیا اور عمرہ کے لئے سعی صفا ومروہ کے درمیان کی۔ پھر دوبارہ میں نے حج کیلئے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے لئے صفا اور

مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے کیا کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کے بعد محرم ہی رہا، میں نے اپنے اوپر حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب قربانی کا جانور جو مجھے مل سکا ایک بکری ذبح کی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر مجھے شاباش کہی۔ پھر فرمایا کہ تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو پالیا ہے۔

مشکل الفاظ : اضل ، زیادہ گمراہ ، بعید اشقة ، دور علاقہ کا ، قاصی الدار ، ملک کے اطراف کا ، طفت ، میں نے طواف کیا ، سعیت ، میں نے سعی کی ، هدیت ، تجھے ہدایت دی گئی ہے۔

تشریح : حج کی تین اقسام ہیں۔ حج افراد ، حج قران ، حج تمتع

اس سلسلہ میں دو اختلاف ائمہ ہیں ایک ان میں سے افضل کون سی قسم ہے۔ دوسرا اختلاف کہ قران کا طریقہ کیا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک قران افضل ہے۔ پھر تمتع اور پھر افراد ، جبکہ امام شافعی واحمد بن حنبل افراد کو اور امام مالک تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں۔

احناف کے نزدیک یہی حدیث بنیاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبی بن معبد کو قران پر شاباش دے رہے ہیں۔ اور اسی کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ مسلک شافعی کی رو سے قران میں طواف وسعی ایک ہیں یعنی حج وعمرہ کے لئے الگ الگ طواف اور سعی صفا ومروہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک الگ الگ طواف اور سعی ہیں۔ یعنی قران میں عمرہ کے لئے الگ طواف وسعی ہے اور حج کے لئے الگ طواف وسعی ہے۔ جس کی بنیاد مذکور احادیث ہیں۔

بَابُ ١١٤ فِضِيلَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

تشریح: یعنی بلحاظ ثواب کے رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب۔ حج کے برابر ہے چونکہ رمضان کی برکت سے ہر نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے۔

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى بَعِيْرٍ أَزْرَقَ إِلٰى سَوَادٍ وَهُوَ النَّاقَةُ الْقَصْوٰى مُتَقَلِّدًا بِقَوْسٍ مُتَعَمِّمًا بِعَمَامَةٍ سَوْدَاءَ مِنْ وَبَرٍ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی پاک ﷺ ایک خاکستری مائل اونٹنی پر سوار تھے جو ناقۃ القصویٰ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ ﷺ کے گلے میں کمان پڑی ہوئی اور اون کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

مشکل الفاظ: بعیرۃ۔ اونٹنی۔ ازرق الی سوادخاکستری مائل۔ وبر۔اون

تشریح: مکہ میں باہر سے کسی آدمی کے داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ احرام باندھ لے۔ پہلا کام اس کے لئے عمرہ کرنا ہوتا ہے۔ مگر حضور ﷺ کا بغیر احرام کے داخل ہونا خصائص نبوت میں سے ہے۔

بَابُ ۱۱۵ زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ اِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تو نبی پاک ﷺ کی قبر شریف پر قبلہ کی جانب سے آئے۔ قبلہ کی طرف پیٹھ ہو اور قبر کی طرف چہرہ ہو پھر کہے تو السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ،

مشکل الفاظ: قبل القبلة۔ قبلہ کی طرف سے، تستقبل،تو منہ کر۔

تشریح: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر انور پر حاضری کا طریقہ سکھایا ہے یعنی جس طرف منہ ہے یعنی خانہ کعبہ کی طرف سے حاضر ہونا چاہیے۔ اور قبر انور کی طرف حاضر ہونے والے کو اپنا چہرہ کرنا چاہیے اور پھر نبی پاک ﷺ پر سلام بھیجنا چاہیے اس سے پتہ چلا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو مخاطب کی ضمیر کے ساتھ سلام بھیجنا جائز ہے۔ مخاطب ہمیشہ زندہ آدمی کو کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام جب قبر انور پر آتے تو درود بھیجتے اور دعا فرماتے۔

کِتَابُ النِّکَاحِ نکاح کا بیان

باب ۱۱۶ خُطْبَةِ النِّكَاحِ خطبہء نکاح

اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِى النِّكَاحَ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَسْتَهْدِيْهِ مَنْ يَّهْدِى اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

حضرت ابو حنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے خطبہ حاجت یعنی خطبہ نکاح ہم کو اس طرح سکھایا۔ الحمد للہ نحمده الخ [اس کا اردو ترجمہ یہ ہے] سب تعریف اللہ کیلئے ہیں اس کی ہم تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہم اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس سے ہم ہدایت مانگتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو گمراہ کرے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

یاایھا الذین امنوا الخ [اردو ترجمہ] اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس طرح اس

سے ڈرنے کا حق ہے اور تم نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو نا۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو اور ذی رحم کے حقوق سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو تحقیق اس شخص نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

مشکل الفاظ: علمنا انہوں نے ہمیں سکھایا، نستھدیہ ہم ہدایت مانگتے ہیں، ھادی ہدایت دینے والا، مضل گمراہ کرنے والا، رقیبا نگران، نگہبان، سدیدا سیدھا، فوزا عظیما، بہت بڑی کامیابی۔

تشریح: حدیث کی ابتداء میں حاجت کا خطبہ کہا گیا یعنی جس طرح انسان کو دوسری ضرورتوں کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح انسان کو نکاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے اسی سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ امام اعظم صاحب کے نزدیک نکاح کا خطبہ سنت ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اعلنوا النکاح اور دوسری جگہ پر اظھروا النکاح فرمایا ہے۔

باب ۱۱۷ اَلْاَمْرِ بِالنِّکَاحِ　نکاح کا حکم

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجُوْا فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ

حضرت ابو حنیفہ زیاد سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرتِ پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

مشکل الفاظ: مکاثر فخر کرنے والا۔ الامم، امت کی جمع۔

تشریح: ظاہر ہے جب نکاح ہوگا تو اولاد ہوگی اور اولاد ہوگی تو امت محمدیہ کی تعداد کثیر ہوگی۔ قیامت کی کل 120 صفوں میں سے 80 صفیں اس امت کی ہوں گی اور باقی چالیس دوسری امتوں کی۔

بَابُ ۱۱۸ اَلْحَثُّ عَلٰی نِکَاحِ الْاَبْکَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح کی ترغیب دلانا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْکِحُوا الْجَوَارِیَ الشَّوَابَّ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَجُ اَرْحَامًا وَاَطْیَبُ اَفْوَاهًا وَاَعَزُّ اَخْلَاقًا

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کے رحم جلد بچہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پاکیزہ دہن اور خوش اخلاق ہوتی ہیں۔

مشکل الفاظ : الجواری الشواب: کنواری لڑکیاں۔

انتج ، زیادہ جننے والی۔ افواھا ۔ اس کا منہ۔

تشریح : اس حدیث پاک میں کنواری لڑکیوں سے نکاح کی ترغیب دی گئی اس کا مطلب یہ نہیں کہ شوہر دیدہ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

بَابُ ۱۱۹ تَنْزِیْهُهٖ نِکَاحُ الْعَجَائِزِ وَالثَّیِّبِ ذَاتِ الْوَلَدِ

بوڑھی، بیوہ اور بچے والی مطلقہ عورت سے نکاح کرنے سے پرہیز کرنا!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَیْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ انه جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ هَلْ

ـزَوَّجْتَ قَالَ لَا قَالَ تَزَوَّجْ تَسْتَعِفَّ مَعَ عِفَّتِكَ وَلَا تَزَوَّجَنَّ خُمُسًا قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَاتَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَلَا نَهْبَرَةً وَلَا لَهْبَرَةً وَلَا هَبْدَرَةً وَلَا لَفُوْتًا قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا قُلْتَ قَالَ بَلٰى اَمَّا الشَّهْبَرَةُ فَالزَّرْقَاءُ الْبَذِيْئَةُ وَاَمَّا النَّهْبَرَةُ فَالطَّوِيْلَةُ الْمَهْزُوْلَةُ وَاَمَّا اللَّهْبَرَةُ فَالْعَجُوْزُ الْمُدْبِرَةُ وَاَمَّا الْهَبْدَرَةُ فَالْقَصِيْرَةُ الذَّمِيْمَةُ وَاَمَّا اللَّفُوْتُ فَذَاتُ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِكَ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ضَحِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلًا۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مدینے کے ایک بوڑھے آدمی نے خبر دی وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے نکاح کیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو آپ اپنی جیسی عفیفہ یعنی پاکدامن عورت تلاش کرو۔ اور پانچ (قسم کی) عورتوں سے نکاح نہ کرنا۔ انہوں نے پوچھا وہ کون سی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا نہ شہبرہ سے نہ نہبرہ سے نہ لہبرہ سے ہبدرہ سے نہ لفوت سے اس پر حضرت زید نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا شہبرہ، موٹی آنکھوں اور موٹی بدن والی نہبرہ ہے لمبی بہت دبلی، لہبرہ، بوڑھی جذبات شہوانی سے خالی۔ ہبدرہ چھوٹے قد والی بدشکل اور لفوت وہ ہے جو دوسرے خاوند سے بچہ لائے۔ حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث سے دیر تک ہنستے رہے۔

مشکل الفاظ: حدیث کے ابتدائی حصے میں جو مشکل الفاظ تھے وہ حدیث ہی میں بیان کر دیئے گئے پھر لکھے جاتے ہیں۔ الزرقاء۔ بڑی آنکھوں والی۔ البدینة۔ بڑے جسم والی۔ الطویلة۔ لمبی۔ المهزولة۔ دبلی۔ العجوز۔ بوڑھی۔ المدبرة

مجحدار۔ القصیرۃُ، چھوٹی۔ زمیمۃ۔ بدشکل۔

تشریح: یہ نہی تنزیہی اور استحبابی ہے۔ اسی طرح کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کا حکم استحبابی ہے۔ خود حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے سوا تمام ازواج ثیبہ تھیں اور بعض عمر رسیدہ، بعض لمبے قد، بعض موٹے جسم اور بعض پہلے خاوندوں سے اولاد لانے والیاں بھی تھیں۔

بَابُ ۱۲۰ اِجْتِنَابِ عَنْ نِكَاحِ الْعَقِيْمِ!

بانجھ عورت سے نکاح کرنے سے بچنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ شَامِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةً فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ اَيْضًا فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ قَالَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ

حضرت ابو حنیفہ عبد الملک سے وہ ایک شامی مرد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں عورت سے کیا نکاح کرلوں۔ آپ نے اس کو اس سے روکا پھر وہ شخص آیا تو آپ نے پھر اُسے منع فرمایا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا آپ نے پھر اس کو منع کیا۔ اور فرمایا کالی بچے دینے والی مجھ کو زیادہ پسند ہے خوبصورت بانجھ عورت سے

مشکل الفاظ: سوداء ولودٌ۔ کالے بچے والی۔ حسناءُ۔ حسین خوبصورت۔ عاقرٌ۔ بانجھ عورت۔

تشریح: حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ وہ عورت بے شک خوبصورت ہے مگر بچے جننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اسی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح سے روکا۔

باب ۱۲۱ شُوْمُ الْمَرْأَةِ عورت کا منحوس ہونا!

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ تَذَاکَرَ الشُّوْمَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الشُّوْمُ فِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ فَشُوْمُ الدَّارِ اَنْ تَکُوْنَ ضَیِّقَةً لَهَا جِیْرَانُ سُوْءٍ وَشُوْمُ الْفَرَسِ اَنْ تَکُوْنَ جَمُوْحًا وَالشُّوْمُ الْمَرْأَةِ اَنْ تَکُوْنَ عَاقِرًا زَادَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ سَیِّئَةَ الْخُلُقِ عَاقِرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنْ یَّکُنْ شُوْمٌ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَاَمَّا الدَّارُ فَشُوْمُهَا ضِیْقُهَا وَاَمَّا الْمَرْأَةُ فَشُوْمُهَا سُوْءُ خُلُقِهَا وَعُقْرُ رَحِمِهَا وَاَمَّا شُوْمُ الْفَرَسِ فَاَنْ تَکُوْنَ جَمُوْحًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ نحوست گھر، گھوڑے اور عورت میں ہے۔

گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور پڑوسی بُرے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ سرکش ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ وہ بانجھ ہو۔ حسن بن سفیان نے اس میں زیادتی کی اور کہا کہ بداخلاق اور بانجھ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔ گھر کی نحوست اس کی تنگی ہے عورت کی نحوست اس کی بد خلقی اور بانجھ پن ہے۔ گھوڑے کی نحوست اس کی سرکشی اور منہ زور ہونا ہے۔

مشکل الفاظ: الشوم ۔ نحوست، ضیقة ۔ تنگ، جیران ۔ پڑوسی۔ جموحا ۔ سرکش ۔ عاقر ۔ بانجھ، سیئة الخلق ۔ بداخلاق۔

تشریح: اس حدیث میں تین چیزوں کی نحوست کا بیان ہے۔ گھر کی تنگی، سواری کی سرکشی، بیوی کا بداخلاق ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر جب بھی بنایا جائے کشادہ

ہونا چاہیے۔ جو تمام ضروریات کو پورا کر سکے سواری ایسی انتخاب کریں کہ وہ فرمانبردار اور بیوی کا انتخاب کرتے وقت اس کے اخلاق کے بارے میں معلومات کرنی چاہیے

بَابُ ۱۲۲ اِسْتِیْذَانِ بِکْرٍ وَّ ثَیِّبٍ

کنواری اور ثیبہ عورت سے اس کی شادی میں اجازت لینا!

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ذَکَرَ لِفَاطِمَةَ اَنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُکِ.

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ علی تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔

تشریح : یہ عورت سے اجازت حاصل کرنے کا نہایت مہذب طریقہ ہے۔ صاف اور کھلے الفاظ میں اجازت لینا حجاب وحیا کے خلاف ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّزَوِّجَ اِحْدٰی بَنَاتِهٖ یَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا یَذْکُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ یُزَوِّجُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا زَوَّجَ اِحْدٰی بَنَاتِهٖ اَتٰی خِدْرَهَا فَیَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا یَذْکُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ یُزَوِّجُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خُطِبَ اِلَیْهِ اِبْنَةٌ مِنْ بَنَاتِهٖ اَتٰی خِدْرَهَا فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَذْکُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَاَنْکَحَ.

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ مہاجر سے وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی بیٹی کے نکاح کا ارادہ کرتے تو فرماتے فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پھر ان کا نکاح اس شخص سے کردیتے۔

اور ایک روایت میں ابو ہریرہ سے ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنی کسی صاحبزادی کو کسی کے نکاح میں دینا چاہتے تو ان کے پردہ کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پھر ان کا نکاح ان صاحب سے پڑھا دیا کرتے۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ کی کسی صاحبزادی کا پیغام آپ کے پاس آتا تو آپ ان کے پردہ کے پاس تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ فلاں شخص فلاں کا ذکر کرتا پھر اپنی صاحبزادی کا نکاح پڑھا دیا کرتے۔

تشریح : آپ اپنی صاحبزادیوں کا اسی طرح سے نکاح کرا دیتے تھے۔

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوَّجَتْ یَتِیْمَةً کَانَتْ عِنْدَهَا فَجَهَّزَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِہٖ

حضرت ابو حنیفہ محمد بن المنکدر وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک عائشہ نے نکاح کیا ایک یتیم بچی کا جو آپ کے پاس تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاس سے جہیز دیا۔

مشکل الفاظ : فجھزٗ۔ تو اس نے جہیز دیا۔

تشریح : یہ حضور ﷺ کا غریبوں اور یتیموں کے ساتھ جذبہ محبت اور شفقت تھا۔ کہ جس طرح ایک بچی کا باپ زندہ ہو تو اس کے جہیز کا بندوبست کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے اس یتیم بچی کے جہیز کا خود بندوبست کیا تا کہ اس کے ذہن میں یہ پریشانی نہ ہو کہ اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو جہیز دیتا۔

باب ۱۲۳ اِسْتِیْمَارُ الْبِکْرِ وَاسْتِیْذَانُ الثَّیِّبِ

باکرہ کی رضا حاصل کی جائے اور ثیبہ سے اجازت لی جائے

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَ رِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا تُزَوَّجُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَ رِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ اِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ

حضرت ابوحنیفہ شیبان بن عبدالرحمن سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر وہ مہاجر بن عکرمۃ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی رضا مندی نہ حاصل کر لی جائے اور اس کا چپ رہنا ہی اس کی رضا مندی لی جائے۔ نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت ہے اور نہ نکاح کیا جائے بیوہ جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے

ایک روایت میں ہے کہ نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا جب تک اس کی مرضی حاصل نہ کر لی جائے اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی رضا مندی ہے اور نہ نکاح کیا جائے ثیبہ کا جب تک اس سے اجازت نہ حاصل کر لی جائے۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور جب وہ چپ ہوگئی تو یہ اس کی اجازت ہے۔ اور نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت نہ حاصل ہو۔

مشکل الفاظ: البکر۔ باکرہ۔ تستامر۔ وہ اجازت دے۔
الثیب۔ بیوہ۔ شوہر والی۔

تشریح: امام اعظم صاحب کے نزدیک باکرہ بالغہ اور ثیبہ کی نکاح کے لئے

اجازت ضروری ہے والدین زبردستی ان کا نکاح کسی سے نہیں کر سکتے۔ بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک بالغہ باکرہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔

بَابٌ ۱۲۴ عَدَمِ جَوَازِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَا الْمَرْأَةِ

بغیر رضامندی عورت کا نکاح جائز نہیں ہے!

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِمْرَأَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا ثُمَّ جَاءَ عَمُّ وَلَدِهَا فَخَطَبَهَا فَاَبَی الْاَبُ اَنْ یُزَوِّجَهَا وَزَوَّجَهَا مِنَ الْاٰخَرِ فَاَتَتِ الْمَرْأَةُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَبَعَثَ اِلٰی اَبِیْهَا فَحَضَرَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ صَدَقَتْ وَلٰکِنِّیْ زَوَّجْتُهَا مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا عَمَّ وَلَدِهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَسْمَاءَ خَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ اِلٰی اَبِیْهَا فَزَوَّجَهَا مِنَ الرَّجُلِ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَکَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَنَزَعَهَا مِنَ الرَّجُلِ وَزَوَّجَهَا عَمَّ وَلَدِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ اِمْرَأَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا فَزَوَّجَهَا اَبُوْهَا بِغَیْرِ رِضَاهَا مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ قَالَ زَوَّجْتَهَا بِغَیْرِ رِضَاهَا قَالَ زَوَّجْتُهَا مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ فَفَرَّقَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ اِمْرَأَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا اِلٰی اَبِیْهَا فَقَالَتْ زَوِّجْنِیْهِ فَاَبٰی وَزَوَّجَهَا مِنْ غَیْرِهٖ بِغَیْرِ رِضًی مِّنْهَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ نَعَمْ زَوَّجْتُهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ

مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا فَفَرَقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا .

حضرت ابو حنیفہ عبد العزیز سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ پھر اس کے بچے کا چچا (دیور) آیا تو اس نے اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے باپ نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اس کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کر دیا۔ تو وہ عورت نبی پاک ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس کے باپ کو بلوایا۔ وہ آیا۔ اس سے آپ نے فرمایا کہ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں یہ سچ کہتی ہے۔ مگر میں نے اس کا نکاح ایسے آدمی سے کیا ہے جو اس کے دیور سے بہتر ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے خاوند بیوی میں تفریق کرا دی۔ اور اس کا نکاح اس کے دیور سے کر دیا

ایک روایت میں ابن عباس سے اس طرح ہے کہ اسماء کو اس کے دیور اور ایک شخص نے اس کے باپ سے مانگا۔ اس کے باپ نے دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے شکایت کی۔ پس آپ نے اس شخص سے چھڑا کر اس کے دیور سے اس کا نکاح کر دیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا تو اس کے دیور نے نکاح کا پیغام بھیجا اور باپ نے عورت کی مرضی کے بغیر دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دیا۔

لہذا وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اس کے باپ کو بلایا۔ اور اس کو فرمایا کہ کیا تو نے اس کا نکاح اسکی مرضی کے بغیر کر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کا نکاح ایسے سے کیا ہے جو اس کے دیور سے

بہتر ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی کرادی اور اس کا نکاح اس کے دیور سے کرادیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا۔ اور اس سے اس کا ایک لڑکا تھا تو دیور نے اس کے باپ کی طرف اس کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ اس عورت نے کہا کہ میرا نکاح اس سے کردو۔ اس کے باپ نے اس سے انکار کردیا اور اس کی رضامندی کے خلاف کسی دوسرے سے اس کا نکاح کردیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو پورا قصہ سنایا آپ نے اس کے باپ سے بات کی تصدیق فرمائی اس نے کہا جی بے شک میں نے اس کا نکاح اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ کیا ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ نے شوہر و بیوی میں تفریق کرادی اور اس عورت کا نکاح اس کے دیور سے کردیا۔

بَاب ۱۲۵ اِمْتِنَاعِ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا

ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں لانے کی ممانعت

حدیث اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُزَوَّجُ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ۔

حضرت ابوحنیفہ عطیۃ العوفی سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

تشریح : نکاح کے حوالے سے ایک ضابطہ ہے کہ ہر دو ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے تو ان میں آپس

میں نکاح حرام ہو۔

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُنْکَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَ لَا عَلٰی خَالَتِهَا وَلَا تُنْکَحُ الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی وَلَا الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت سے اس کی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے بڑی عمر والی کا چھوٹی عمر والی پر اور نہ چھوٹی عمر والی کا بڑی عمر والی پر۔

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی ایک آدمی کے لئے بیک وقت دو ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے جو ذی رحم ہوں۔ کیونکہ اس سے قطع رحمی ہوتی ہے۔

باب ۱۲۶ حُرْمَةِ الْمُتْعَةِ متعہ حرام ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ

حضرت ابوحنیفہ وہ زہری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے

تشریح : متعہ سے مراد یہ ہے کہ ایک مخصوص وقت کے لئے جو معاوضہ دے کر وقتی لطف اندوزی اور تمتع ہو۔ اس میں مروجہ معروف نکاح میں جو اغراض ہوتی ہیں وہ متعہ میں نہیں ہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے خیبر کے دن متعہ سے منع فرمایا تھا۔

تشریح: اس حدیث سے پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ متعہ کی حرمت فتح خیبر کے موقع پر ہوئی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

تشریح: اس حدیث سے بھی عورتوں کے ساتھ متعہ کی ممانعت کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ سَبُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَامَ الْفَتْحِ

حضرت ابوحنیفہ وہ زہری سے وہ آل سبرہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے سال۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَبِیْعِ بْنِ سَبُرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْحَجِّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابوحنیفہ یونس بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ

ربیع بن سبرۃ الجہنی وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے کرنے سے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حج کے سال عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

ایک اور روایت اس طرح ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

تشریح : متعہ کی حرمت کے وقت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ مگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو ان میں تطبیق ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کا دن ہوگا۔ خیبر سے واپسی ہو، صبح کا وقت ہو، حقیقت میں سال تو فتح مکہ والا ہی تھا۔ خیبر والے دن یا فتح مکہ کے دن کے بارے میں مختلف روایات میں یہ بھی تطبیق ہو سکتی ہے کہ پہلی مرتبہ خیبر والے دن اور دوسری مرتبہ فتح مکہ والے دن تاکید کے طور پر منع فرمایا ہو۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابو حنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر والے سال پالتو گدھوں کے گوشت سے اور عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ: لحوم۔ گوشت، الحمراء الاهلية ، پالتو گدھے۔

تشریح : جو لوگ متعہ کی حرمت کے قائل نہیں ہیں وہ پالتو گدھوں کی حرمت کے تو قائل ہیں اپنے مطلب کی بات کو قبول نہیں کیا ان لوگوں کو چاہیے کہ پالتو گدھوں کا گوشت بھی کھائیں۔

بَابُ ۱۲۷ اَلْعَزْلِ ! عزل کا بیان!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اِنَّ شَیْئًا اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَهٗ اِسْتَوْدَعَ صَخْرَةً لَخَرَجَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ بن مسعود سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے (ظہور) کا عہد کیا ہو جو کسی پتھر میں چھپی ہو تو وہ بھی نکل جائے گی۔

مشکل الفاظ : استودع، چھپی چھپائی۔ صخرۃ۔ چٹان، پتھر۔ لخرج۔ وہ ضرور نکلے گی۔

تشریح : عزل کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کے وقت جب انزال کا وقت قریب آئے تو وہ اس وقت آلہ تناسل باہر نکال کر منی خارج کر دے۔

حنفی فقہائے کرام کے نزدیک آزاد عورت کے ساتھ عزل اس کی اجازت کے بغیر مکروہ ہے اور لونڈی سے جائز ہے مذہب حنفیہ کی بنا اس وجہ عقلی پر ہے کہ جماع دراصل عورت کا حق ہے اور بظاہر جماع وہی مانا جاتا ہے جس میں عزل نہ ہو۔ عزل کرنا ہی ہو تو اس کی صورت میں عورت سے اجازت اور رضامندی ضروری ہے۔

بَابُ ۱۲۸ اِتْیَانِ النِّسَآءِ بِاَیِّ جِهَةٍ کَانَ
عورتوں کے پاس جس طرف چاہیں آنا

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ یُوْسُفَ ابْنِ مَالِکٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهَا فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یَأْتِیْنِیْ

مُجَنَّبَةً وَّمُسْتَقْبِلَةً فَكَرِهَتْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَابَأْسَ اِذَا كَانَ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ ابوالہیثم سے وہ یوسف بن مالک سے وہ حضرت حفصہ زوجۃ النبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میرا خاوند میرے پاس آتا ہے۔ پہلو سے اور سامنے سے میں اس کو بُرا سمجھتی ہوں یہ بات نبی پاک ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر ایک جگہ میں ہے۔

مشکل الفاظ: جنبۃ۔ پہلو۔ مستقبلۃ۔ سامنے سے۔

لاباس ،کوئی حرج۔ صمام۔جگہ

تشریح: اس حدیث میں عورت کے ساتھ جماع کے حوالے سے وضاحت کی گئی کہ جماع عورت کے اگلے ہی مقام میں کیا جائے تو جس طرف سے ہو کوئی حرج نہیں صرف دُبر میں صحبت کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۲۸ حُرْمَةِ الْوَطِيِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا

دُبر میں عورتوں سے وطی کرنا حرام ہے!

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِتْيَانُ النِّسَاءِ نَحْوَ الْمَحَاشِ حَرَامٌ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حمید الاعرج سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا دُبر میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔

مشکل الفاظ: اتیان النساء :عورتوں کے پاس آنا ،یعنی وطی کرنا۔

نحو المحاش؛ دبر کی طرف

تشــریح: سرکار دو عالم نے اپنے الفاظ میں عورت کے ساتھ لواطت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مَّعْنٍ قَالَ وَجَدْتُّ بِخَطِّ اَبِیْ اَعْرِفُهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نُهِیْنَا اَنْ نَّاْتِیَ النِّسَاءَ فِیْ مَحَاشِهِنَّ

حضرت ابو حنیفہ معن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کا خط پایا وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عورتوں کے ساتھ دُبر میں جماع کرنے سے منع کیا گیا۔

مشکل الفاظ : نهینا ۔ ہمیں روکا گیا۔ محاشهن ۔ ان کے دُبر

تشریح : دبر میں وطی کرنا روایات کثیرہ کی رو سے حرام ہے اور اس پر سخت تہدید و وعیدیں آئی ہیں۔ اسے لواطت اور اغلام بازی کے مترادف بھی قرار دیا ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ لاینظر اللّٰه یوم القیامة الی رجلٍ اَتٰی اِمْرَاَةً فی دبرھا ۔ کہ اللہ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے عورت کی دُبر میں وطی کی۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِی الْقَعْقَاعِ الْخُشَنِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حَرَامٌ اَنْ تُؤْتَی النِّسَاءُ فِی الْمَحَاشِّ

حضرت حماد اپنے والد سے وہ ابو المنہال سے وہ ابو القعقاع الخشنی سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حرام ہے کہ عورتوں کے پاس ان کی دُبر میں آیا جائے (یعنی دبر میں جماع کرنا حرام ہے)

تشــریح : اس حدیث پاک میں عورت یعنی اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں دُبر کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے۔

بَاب ١٣٠ النَّسَبِ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ ا

نسب صاحب فراش کا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت ابوحنیفہ حماد بن ابوسلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے سنگساری ہے۔

مشکل الفاظ: للفراش: صاحب فراش یعنی خاوند۔

للعاھر۔ زانی کیلئے۔ الحجرۃ۔ پتھر، سنگساری۔

تشریح: یعنی بچہ کا نسب خاوند یا مالک کے لئے ثابت ہوگا اور جو کسی کی بیوی یا کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اقرار کرے یا زنا ثابت ہو جائے تو جو حد ہے وہ نافذ کی جائے گی۔

کِتَابُ الْاِسْتِبْرَاء رحم کو صاف کرنے کی کتاب

بَابُ ١٣١ الْاِسْتِبْرَآءِ رحم کو صاف اور بری کرنے کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِىْ بُطُوْنِهِنَّ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ حاملہ عورتوں سے جماع کیا جائے یہاں تک کہ وہ جن نہ لیں جو ان

کے پیٹوں میں بچے ہیں۔

مشکل الفاظ: یضعن۔ وہ جن لیں۔ وضع حمل کرلیں۔
بطونھن۔ انکے پیٹ

تشریح: یہ حکم اپنی منکوحہ حاملہ کو شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس زنا کی حاملہ کو شامل ہے جس کا شوہر خود زانی ہو اور اس نے اس سے نکاح سے پہلے زنا کیا ہو بلکہ یہ حکم اس کو شامل ہے کہ زنا والی سے نکاح کیا جس سے کسی اور نے زنا کیا ہو تو نکاح تو جائز ہوگا مگر وضع حمل سے پہلے اس سے جماع جائز نہیں اسی طرح اگر لونڈی خریدی اور اس کو سابقہ مالک سے حمل ہو تو اس سے بھی وضع حمل سے قبل جماع جائز نہیں۔

كِتَابُ الرَّضَاعِ دودھ پلانے کا بیان

باب۱۳۲: مُسَاوَاةِ الرِّضَاعِ وَالنَّسَبِ فِى التَّحْرِيْمِ

دودھ کے رشتوں اور نسب کے رشتوں کی حرمت برابر ہے

اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ قَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ قاسم سے وہ شریح سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ دودھ کے رشتہ سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ثابت ہوتی ہے۔ خواہ دودھ کم پیا ہو یا زیادہ۔

مشکل الفاظ: الرضاع: دودھ

تشریح: دودھ کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچہ ایک مرتبہ بھی دودھ پی لے اور دودھ اس کے پیٹ میں اتر گیا تو اس

سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَفْلَحُ بْنُ اَبِی الْقُعَیْسِ لِیَسْتَاْذِنَ عَلٰی عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ تَحْتَجِبِیْنَ مِنِّیْ وَاَنَا عَمُّکِ فَقَالَتْ فَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اَرْضَعَتْکِ اِمْرَأَةُ اَخِیْ بِلَبَنِ اَخِیْ قَالَتْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرِبَتْ یَدَاکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّهٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ عراک ابن مالک سے وہ عروۃ بن الزبیر سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ افلح بن ابی القعیس نے اُن کے پاس آنا چاہا تو حضرت عائشہ نے ان سے پردہ کرلیا اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ دودھ سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں

مشکل الفاظ : لیستاذن: اس نے اجازت مانگی۔ فاحتجبت۔ تو اس نے پردہ کرلیا ارضعتک۔ اس نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ امراۃ اخی۔ بھائی کی بیوی

تشریح : اس حدیث میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے کہ کوئی بھی عورت خواہ وہ اپنے خاندان سے ہو یا نہ ہو دودھ پینے کی وجہ سے اس کے جتنے محرم ہوں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ طلاق کا بیان!

بابُ اَلْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ طلاق میں مزاح کرنے کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء سے وہ یوسف بن مالک سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں ان کی سنجیدگی بھی شمار ہوگی اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگی۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) طلاق، نکاح، اور رجوع،

مشکل الفاظ: جد۔ سنجیدگی۔ ھزلھن۔ ان کا مذاق

تشریح : یعنی اگر کوئی شخص طلاق، نکاح، اور رجوع سنجیدگی میں کرتا ہے یا مذاق میں کرتا ہے یہ واقع ہو جائیں گی۔

بابُ ۱۳۴ اَلْعِدَّةِ عدت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اِعْتَدِّي

حضرت ابوحنیفہ ابوزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو جب طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا تو عدت گزار۔

مشکل الفاظ : طلقھا۔ اس نے اس کو طلاق دی۔ اعتدی۔ تو عدت گزار

تشریح : اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلاق دینے کے لئے صریح اور کنایہ دونوں طرح کے الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

دوسری بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی مگر دیگر احادیث اور سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضور ﷺ نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے درخواست کی کہ اپنی باری حضرت عائشہ کو دیتی ہوں تو آپ نے ارادہ ترک فرما دیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اِعْتَدِّيْ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ عدت گزارو۔

تشریح: اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیوی جس سے جماع کیا گیا ہو اس کے لئے عدت گزارنا ضروری ہے۔

باب ۱۳۵ اَلطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ حیض میں طلاق دینا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا فَلَمَّا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا طَلَّقَهَا وَاحْتَسَبَ بِالتَّطْلِيْقَةِ الَّتِيْ كَانَ اَوْقَعَ عَلَيْهَا وَهِيَ حَائِضٌ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ایک آدمی سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی۔ اس وجہ سے ان پر (ابن عمر پر) الزام وعیب لگایا گیا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ پھر جب وہ حیض سے پاک ہوئی تو انہوں نے ان کو طلاق دی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو وہ ان کو حالت حیض میں دے چکے تھے۔

تشریح: اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ حالت حیض میں طلاق دینا اچھا نہیں ہے اسی وجہ سے ابن عمر نے جب طلاق دی تو لوگوں نے انہیں برا بھلا کہا دوسری بات یہ کہ حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر واقع نہ ہوتی تو رجوع کا کیا مطلب اور یہ بھی فرمایا گیا کہ اس پہلی طلاق کو شمار کیا گیا۔

بابُ ۱۳۶ حُرْمَةِ اللَّعِبِ بِالطَّلَاقِ طلاق کو تماشا بنانا حرام ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ قَوْمٍ يَلْعَبُوْنَ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ قَدْ طَلَّقْتُكِ قَدْ رَاجَعْتُكِ

حضرت ابوحنیفہ ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو اللہ کی حدود کو تماشا بنا لیتے کہتے ہیں کہ میں نے تجھے طلاق دے دی پھر کہتے ہیں کہ میں نے تجھ سے رجوع کر لیا

تشریح: اس حدیث میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو طلاق کو کھیل تماشا بنا لیتے ہیں۔ پہلے دور میں بعض لوگ جب اپنی بیویوں کو تنگ کرنا چاہتے تو اپنی طلاق دیتے دیتے پھر عدت سے پہلے رجوع کر لیتے۔ پھر طلاق دیتے اور اس طرح انہوں نے اپنی بیویوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ اسلام نے ان لوگوں کی راہ کو بند کر دیا۔ اور اصول مقرر کر دیا کہ اگر کوئی تین دفعہ طلاق دے دے تو پھر رجوع نہیں کر سکتا۔

بابُ ۱۳۷ عَدَمِ وُقُوْعِ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ!

دیوانہ کی طلاق طلاق نہیں

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجُوْزُ لِلْمَعْتُوْهِ طَلَاقٌ وَّلَا بَيْعٌ وَّلَا شِرَاءٌ.

حضرت ابوحنیفہ منصور سے وہ شعبی سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجنون کی طلاق جائز نہیں اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت جائز ہے۔

تشریح: مجنون پر احکام شرعیہ نافذ العمل نہیں ہیں اور وہ مرفوع القلم ہوتا ہے۔

بابُ ۱۳۸ عَدَمُ الطَّلَاقِ بِمَجُوْدِ التَّخْيِيْرِ

صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہیں ہوتی

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ طَلَاقاً

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کیا تو یہ صورت طلاق میں شمار نہ ہوئی۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محض طلاق کا اختیار سونپنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ اس وقت طلاق ہوگی جب بیوی طلاق کو اختیار کرے۔

بابُ ۱۳۹ خِيَارِ الْعِتْقِ!

منکوحہ لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہے چاہے وہ خاوند کیساتھ رہے یا علیحدہ ہو جائے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ بُرَيْرَةَ وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلًى لِاٰلِ اَبِيْ اَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ لونڈی کو آزاد کیا جس کا خاوند آل ابی احمد کا آزاد کردہ غلام تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے اختیار دیا۔ چنانچہ اس نے علیحدگی

چاہی تو آپ نے ان کے درمیان تفریق کرادی۔ حالانکہ اس کا شوہر آزاد تھا۔

مشکل الفاظ فرق۔ اس نے جدا کردیا اعتقت اس نے آزاد کیا۔ حر آزاد

تشریح : مذکورہ حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس طرح کی لونڈی کو رضا حق حاصل ہے۔ خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام۔

باب ۱۴۰ طَلَاقِ الْاَمَۃِ لونڈی کی طلاق کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَاقُ الْاَمَۃِ اِثْنَتَانِ وَعِدَّتُھَا حِیْضَتَانِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

تشریح: حنفیہ کے نزدیک اگر شوہر آزاد ہے اور بیوی لونڈی ہے تو دو طلاقوں سے اس پر بخلاق آزاد کے حرام ہو جائے گی اور دو حیض گزرنے پر عدت پوری ہو جائے گی

باب ۱۴۱ اَلنَّفَقَۃِ وَالسُّکْنٰی لِلْمَبْتُوْتَۃِ

طلاق مبتوتہ میں عورت کیلئے مکان اور نفقہ ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ خَطَّابٍ لَانَدَعُ کِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّۃَ نَبِیِّنَا ﷺ بِقَوْلِ اِمْرَأَۃٍ لَانَدْرِیْ صَدَقَتْ اَمْ کَذَبَتْ اَلْمُطَلَّقَۃُ ثَلٰثًا لَھَا السُّکْنٰی وَالنَّفَقَۃُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسودؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ہم اپنے رب کی کتاب کو نہیں چھوڑیں گے اور اپنے نبی کی سنت کو کہ (محض) ایک عورت کے کہنے سے کہ ہم نہیں جانتے کہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ۔ تین طلاق دی ہوئی۔ عورت کیلئے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی ہے۔

مشکل الفاظ: لاندع۔ہم نہیں چھوڑیں گے۔ لاندری ہم نہیں جانتے۔

السکنی۔رہائش۔ النفقة۔ نفقہ۔خرچ

تشریح: امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ عورت جس کو خاوند نے تین طلاقیں دے دی ہوں تو عدت گزرنے تک شوہر کے ذمہ اس عورت کی جائے سکونت بھی ہے اور اسکے ضروری اخراجات بھی ہیں ان کے مسلک کی بنیاد یہی حدیث پاک ہے۔

باب ۱۴۲ عِدَّةُ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا

اس عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَمَكَثَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَرَّبِهَا اَبُوالسَّنَابِلِ بْنِ بَعْلَكَ فَقَالَ تَشَوَّفْتِ تُرِيْدِيْنَ الْبَاءَةَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا بَعْدَ الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ كَذَبَ اِذَا حَضَرَ فَاٰذِنِيْنِيْ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرحماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں کہ سبیعہ بنت الحارث اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ حاملہ تھی۔ پھر پچیس روز گزرے زچگی ہوئی۔ پھر ابوالسنابل بن بعلک اس کے پاس آیا اور کہا کیا تو نے بن سنور کر نکاح کا ارادہ کیا ہے۔ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی قسم تیری عدت لمبی ہے۔ پھر سُبیعہ یہ سن کر نبی پاک ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے جب وہ آئے تو مجھے خبر دینا۔

مشکل الفاظ: تشوفت ؛تو بن سنور گئی ہے۔ الباءة۔نکاح۔

تشریح: چاروں ائمہ کے نزدیک اگر حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو

اس کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے خواہ اس سے کم عرصہ لگے یا زیادہ۔

باب ۱۴۳ نَسْخِ عِدَّةِ الْوَفَاةِ فِي الْبَقَرَةِ

سورۃ بقرہ میں وفات کی مذکورہ مدت عدت منسوخ ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ شَآءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الطُّوْلٰى وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ اُولَاتُ اَحْمَالٍ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ نساء (سورۃ طلاق) لمبی صورت کے بعد اتری۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے یوں روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹی سورۃ النسا نے حاملہ کی سب عورتوں کو منسوخ کر دیا کہ وہ بچہ جنیں۔

مشکل الفاظ: القصریٰ۔ چھوٹی۔ الطولیٰ۔ لمبی۔ نسخت۔ اس نے منسوخ کر دیا۔ اولاتِ احمال، حمل والیاں۔ یضعن۔ اس نے جنا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حمل والی عورتوں کی عدت خاوند کے فوت ہونے کی سورت میں چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے سورۃ بقرہ میں ہے۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھرٍ وعشرا اس آیت کو سورۃ طلاق کی اس آیت نے منسوخ کر دیا۔ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن.

باب ۱۴۴ فِي الْمَرْأَةِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَفْرِضْ

لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو نہ اسکا مہر مقرر ہوا ہو اور نہ اسکے شوہر نے اسکے ساتھ خلوت صحیحہ کی ہو

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمَرْاَةِ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا صَدَقَةُ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِیُّ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِیْ بِرْوَعَ بِنْتَ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اس عورت کے لئے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور اس کا نہ ہی مہر مقرر ہو اور نہ اس کے ساتھ خاوند نے خلوت صحیحہ کی ہو۔ تو مہر مثل ہے۔ ابن سنان اشجعی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارہ میں تمہارے فیصلہ کی طرح فیصلہ صادر فرمایا۔

مشکل الفاظ: لم یفرض۔ نہیں مقرر کیا۔ صداقاً۔ مہر۔ قضی۔ فیصلہ کیا

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ عورت جس کا نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد نہ ابھی مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی خلوت صحیحہ ہوئی تھی کہ خاوند فوت ہو گیا تو اس عورت کا مہر مثل اور خاوند کی میراث پر قانون کے مطابق پورا حق ہوگا۔ جو کہ خاوند کے ورثاء دیں گے۔

بَابُ ۱۴۵ فِی الْاِيْلَاءِ بِالْكَلَامِ! ایلاء بالکلام کا بیان

حدیث: حَمَّادُ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

فی الْمُؤْلِی فَیْئَۃُ الْجِمَاعِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ عُذْرٌ فَفَیْئَۃٌ بِاللِّسَانِ

حضرت حماد ابو حنیفہ سے وہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ مولی کا رجوع جماع کرنا ہے مگر یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو تو اسکا رجوع زبان سے ہو جائیگا

تشریح : مولی اس آدمی کو کہتے ہیں جس نے ایلا کیا ہو یعنی یہ کہا ہو کہ میں چار ماہ تک عورت سے جماع نہیں کروں گا اگر اس نے پہلے جماع کر لیا تو اب قسم کا کفارہ دے گا اور رجوع ہو جائیگا۔ اور عدت گزر گئی تو حنفیہ کے نزدیک خود بخود طلاق بائن ہو جائے گی۔ اب نکاح دوبارہ ہوگا نہ کہ رجوع واللہ اعلم بالصواب۔

بابٌ ۱۴۶ اَلْخُلْعُ خلع کا بیان

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ اَنَّ امْرَاَۃَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ اَتَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ لَا اَنَا وَلَا ثَابِتٌ فَقَالَ اَتَخْتَلِعِیْنَ مِنْہُ بِحَدِیْقَۃٍ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَزِیْدُ قَالَ اَمَّا الزِّیَادَۃُ فَلَا .

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حضرت ایوب سختیانی سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ نہ میں ثابت کے ساتھ اور نہ ثابت میرے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو خلع چاہتی ہے اس کے باغ کے بدلے میں اس نے کہا اور زیادہ بھی دیتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں زائد نہیں۔

مشکل الفاظ : تختلعین۔ تو خلع کرتی ہے۔ بحدیقہ۔ اس کے باغ کے بدلے۔ ازید۔ میں زیادہ دیتا ہوں۔

تشریح : احناف اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ مہر سے زیادہ خاوند کو

لینا جائز نہیں ہے۔ جبکہ بعض ائمہ کے نزدیک مہر سے زیادہ لینا جائز ہے۔

کِتَابُ النَّفَقَاتِ خرچ اخراجات کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَاتَ اَحَدُكُمْ مَغْمُوْمًا مَهْمُوْمًا مِنْ سَبَبِ الْعِیَالِ كَانَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات گذارے اہل وعیال کے سبب غمزدہ اور رنجیدہ رہ کر تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے راستہ میں تلوار کی ہزار ضربوں سے افضل ہے۔

مشکل الفاظ: بات۔ اس نے رات گزاری۔ مغموماً مہموماً۔ غمزدہ ورنجیدہ۔ العیال۔ اہل وعیال۔

تشریح: مسلمان کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا باعث ثواب واجر ہے جو کوئی آدمی اپنے اہل وعیال کی خرچ کی فکر میں لگا ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ

عَلَيْهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَأَتِكَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو جو کچھ بھی اللہ کی رضامندی کیلئے خرچ کرے گا۔ اس پر تجھ کو اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی عورت کے منہ میں ڈالتا ہے۔

مشکل الفاظ: وجہ اللہ اللہ کی رضامندی۔ اجرت تجھے اجر دیا گیا اللقمۃ لقمہ۔

تشــریح: یہ اللہ کا کرم ہے کہ اہل وعیال کی اخراجات پر خرچ لازم ہونے کے باوجود اس کو بہترین صدقہ اور اجر قرار دیا گیا۔ حتی کہ ایک ایک لقمہ جو گھر والوں پر خرچ کیا جاتا ہے اس پر بھی اجر ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ رزق حلال عین عبادت ہے

كِتَابُ التَّدْبِيْرِ مدبر کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ نُعَيْمِ النَّحَّامِ فَدَبَّرَهٗ ثُمَّ احْتَاجَ اِلٰى ثَمَنِهٖ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن نعیم النحام کا ایک غلام تھا جس کو انہوں نے مدبر کر دیا پھر اس کی قیمت کی انہیں ضرورت ہوئی۔ تو نبی پاک ﷺ نے آٹھ سو درہم میں اسے فروخت کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مدبر غلام کو فروخت کر دیا۔

مشکل الفاظ: فدبرہ۔ تو اس کو مدبر کر دیا۔ ثمنہ۔ اس کی قیمت۔

تشریح: مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو آقا کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔ احناف کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں ہے۔

باب ۱۴۹ اَلْوِلَاءِ ولا کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ لِتُعْتِقَهَا فَقَالَتْ مَوَالِیْهَا لَا نَبِیْعُهَا اِلَّا اَنْ نَشْتَرِطَ الْوِلَاءَ لَنَا فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الْوِلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم نہیں بیچیں گے مگر اس شرط پر کہ اس کا حق ولاء ہم کو ملے۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا آپ نے فرمایا کہ ولاء کا حق اس کا ہے جو اس کو آزاد کرے

مشکل الفاظ: الولاءُ: ولا، ولایت، نشترط۔ ہم شرط کرتے ہیں۔

تشریح: آزاد شدہ غلام کے مرنے پر اگر اس کے ذوی الفروض وعصبات میں سے کوئی نہ ہو تو حق وراثت آزاد کرنے والے آقا کو ملے گا اور اسی کو حق ولاء کہتے ہیں یہ اس لئے کہ شریعت نے آزاد کرنے والے کو بھی عصبہ مانا ہے۔ مگر نسبی عصبہ سے درجہ کمتر ہوگا۔

باب ۱۵۰ النَّهْیُ عَنْ بَیْعِ الْوِلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولا کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء بن یسار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حق ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا ہے۔

کتَابُ الاَیمَانِ ۔ قسموں کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَیُقَالُ ابْنُ عَجْلَانَ یَحْیٰی بْنُ یَعْلٰی اِسْحٰقُ بْنُ السَّلُوْلِیُّ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِمَّا یُعْصَی اللّٰهُ تَعَالٰی شَیْئٌ هُوَ اَعْجَلُ عِقَابًا مِّنَ الْبَغْیِ وَمَا مِنْ شَیْئٍ اُطِیْعَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِّنَ الصِّلَةِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَیْسَ شَیْئٌ اَعْجَلُ ثَوَابًا مِّنَ الصِّلَةِ صِلَةِ الرَّحِمِ وَلَیْسَ شَیْئٌ اَعْجَلُ عُقُوْبَةً مِّنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا مِنْ عَمَلٍ اُطِیْعَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ بِاَعْجَلَ ثَوَابًا مِّنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عُصِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ بِاَعْجَلَ عُقُوْبَةً مِّنَ الْبَغْیِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا مِنْ عُقُوْبَةٍ مِّمَّا یُعْصَی اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ بِاَعْجَلَ مِنَ الْبَغْیِ

حضرت ابوحنیفہ ناصح بن عبداللہ اور کہا گیا ابن عجلان وہ یحییٰ بن یعلی اور اسحق بن السلولی اور ابوعبداللہ محمد بن علی بن نفیل سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو بغاوت سے زیادہ جلدتر عذاب کی مستحق بنادے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت شعاریوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو صلہ رحمی سے تیزتر لائق ثواب واجر ٹھہرادے اور جھوٹی قسم شہروں کو فنا کردیتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز صلہ رحمی سے جلدتر ثواب کا حقدار نہیں کرتی اور کوئی چیز بغاوت وقطع رحمی سے تیزتر مستحق عقاب نہیں ٹھہراتی اور جھوٹی قسم شہروں کو

تباہ کرڈالتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے صلہ رحمی سے بڑھ کر جلد لائق ثواب بنانے والا نہیں اور کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کیا جائے بغاوت سے بڑھ کر جلد مستحق عقاب بنانے والا نہیں اور جھوٹی قسم شہروں کو خالی کردیتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی نافرمانی جو اللہ کی شان میں کی جائے بغاوت سے جلدتر عذاب کا سبب بننے والی نہیں

مشکل الفاظ : اسرع ،زیادہ جلد۔ الیمین الفاجرۃ ،جھوٹی قسم

تشریح : اس میں صلہ رحمی کا ثواب سب سے زیادہ قبول ہونے والا عمل بتایا اور بغاوت کو سب سے بڑی نافرمانی کہا گیا اور جھوٹی قسم کو اس جگہ تباہی کی لہر کہا گیا۔

باب ۱۵۲ نذر معصیةٍ وفیه الکفارة وعدم الوفاءِ

گناہ کی منت ماننا اور اس میں کفارہ ہے اور اس کے پورا نہ کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهُ فَلَا یَعْصِیْهِ وَلَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن زبیر سے وہ حسن سے وہ عمران سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے تو اس کو چاہیے کہ اطاعت کرے۔ اور جو منت مانے کہ اللہ کی نافرمانی کرے تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور غصہ کی حالت میں نذر معتبر نہیں ہے۔

مشکل الفاظ :نذر منت ماننا،منت ان یعصیه یہ کہ اس کی نافرمانی کریگا۔

تشریح : اس حدیث میں بتایا گیا کہ اگر کسی گناہ کی نذر مانی تو اس نذر یعنی

منت کو پورا نہ کرے۔ وہ گناہ گار نہ ہوگا اور اس پر امام صاحب کے نزدیک کفارہ لازم آئے گا یمین کا۔ اور اگر غصہ کی حالت میں کوئی نذر مانی تو اس کا اعتبار نہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ كَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ۔

حضرت ابوحنیفہ محمد بن زبیر الحنظلی سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

تشریح : یعنی اگر کوئی گناہ کی منت مانی تو اس کو پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ کے طور پر قسم کا کفارہ ادا کیا جائے۔

باب ۱۵۳ یَمِیْنُ اللَّغْوِ ! یمین لغو کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس آیت کی تفسیر میں (لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُم) کہ اللہ تمہاری لغو قسموں کے بارہ میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا) سنا ہے کہ اس سے مراد آدمی کا یہ قول ہے کہ مثلاً لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ یعنی نہیں قسم اللہ کی اور ہاں قسم اللہ کی۔

مشکل الفاظ : لایؤاخذکم ۔ وہ مواخذہ نہیں کرتا، انہیں پکڑتا نہیں۔

اللغو ۔لغو،فضول۔

تشریح : اس سے مراد یہ ہے کہ انسان بے سوچے سمجھے قسم اٹھالے یا قصد اطلاع نہی سے قسم کھائی بعد میں حقیقت حال واضح ہوئی۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ قَالَتْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ مِمَّا یَصِلُ بِهٖ کَلَامَهٗ مِمَّا لَا یَعْقِدُ عَلَیْهِ قَلْبُهٗ حدیثًا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ اللہ عزوجل کے اس قول لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ لغو یہ ہے کہ آدمی لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ یعنی اس کا ایسا کلام جس میں اس کا دل کسی بات پر قسم کا قصد نہ کرے۔

تشریح : مطلب یہی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ہی زبان سے قسم نکال دے جس طرح بعض لوگوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے۔

باب ۱۵۴ اَلْاِسْتِثْنَاءُ فِی الْیَمِیْنِ یُبْطِلُهَا

قسم میں استثناء لانے سے قسم باطل ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَاسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْیَاهُ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کسی بات پر اور اس میں استثناء کیا تو اس کی قسم میں استثناء ہے۔

تشریح : یعنی قسم میں کسی چیز کو مستثنیٰ کیا تو اس کی بات کو مانا جائے گا۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ قاسم سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی اور کہا۔ ان شآء اللہ تو اس کا یہ استثناء صحیح ہوگا۔

مشکل الفاظ : حلف۔ اس نے قسم اٹھائی۔ یمین۔ قسم، استثنیٰ۔ اس نے استثنیٰ کی، کیا۔

تشریح : یعنی اگر قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہا تو یہ استثنیٰ صحیح مانا جائے گا اور قسم لغو قرار دی جائے گی ان شاء اللہ کہتے ہیں تا کہ حانث نہ ہوں۔

کِتَابُ الْحُدُوْد شرعی حدود کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْكُوْبَةَ .

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا، آلہ طرب اور طبلہ حرام کیا ہے۔

مشکل الفاظ : المیسر۔ جوا، المزمار، آلہ طرب، باجا وغیرہ۔ الکوبہ، طبلہ، ڈھول۔

باب ۱۵۵ حَدُّ الشُّرْبِ وَحَدُّ السَّرِقَةِ

شراب نوشی اور چوری کی سزا کا بیان!

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخٍ لَّهٗ نَشْوَانَ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُبِسَ حَتّٰی اِذَا صَحَا وَاَفَاقَ عَنِ السُّكْرِ دَعَا بِالسَّوْطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ رَقَّهٗ وَدَعَا جَلَّادًا فَقَالَ اجْلِدْهُ عَلٰی جِلْدِهٖ وَارْفَعْ یَدَكَ فِیْ جَلْدِكَ وَلَا تُبْدِ اُضْبَعَیْكَ قَالَ وَاَنْشَأَ عَبْدُاللّٰهِ یَعُدُّ حَتّٰی اَكْمَلَ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً خَلّٰی سَبِیْلَهٗ فَقَالَ الشَّیْخُ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللّٰهِ اَنَّهٗ لَابْنُ اَخِیْ وَمَا لِیْ وَلَدٌ غَیْرُهٗ فَقَالَ شَرُّ الْعَمِّ وَالِی الْیَتِیْمِ اَنْتَ كُنْتَ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ اَدَبَهٗ صَغِیْرًا وَلَا سَتَرْتَهٗ كَبِیْرًا قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِیْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِسَارِقٍ اُتِیَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةُ قَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ فَلَمَّا انْطُلِقَ بِهٖ نَظَرَ اِلٰی وَجْهِ النَّبِیِّ ﷺ كَاَنَّمَا سُفَّ عَلَیْهِ وَاللّٰهِ الرَّمَادُ فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ هٰذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَیْكَ فَقَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ یَّشْتَدَّ عَلَیَّ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ عَلٰی اَخِیْكُمْ قَالُوْا فَلَوْ لَا خَلَّیْتَ سَبِیْلَهٗ قَالَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَهٰی اِلَیْهِ حَدٌّ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یُّعَطِّلَهٗ قَالَ ثُمَّ تَلَا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی بِابْنِ اَخٍ لَّهٗ سَكْرَانَ فَقَالَ تَرْتِرُوْهُ وَمَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ فَوَجَدُوْا مِنْهُ رِیْحَ شَرَابٍ فَاَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَلَمَّا صَحَا دَعَا بِهٖ وَدَعَا بِسَوْطٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِیْمَ فِی الْاِسْلَامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ فَلَمَّا انْطُلِقَ بِهٖ نُظِرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا یُسَفُّ فِیْ وَجْهِهِ الرَّمَادُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّهٗ شَقَّ عَلَیْكَ فَقَالَ اَلَا یَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ تَكُوْنُوْا

اعوانا للشیطان علی اخیکم قالوا فلا ندعہ قال افلا کان ھذا قبل ان یؤتی بہ وان الامام اذا رفع الیہ الحد فلیس ینبغی ان یدعہ حتی یمضیہ ثم تلا ولیعفوا ولیصفحوا الایۃ

حضرت ابوحنیفہ یحیی سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص اپنے بھتیجے کو لایا جو مست تھا۔ اور نشہ کی وجہ سے اس کی عقل گم تھی آپ کے حکم سے اس کو قید کر دیا گیا یہاں تک کہ جب اس کا نشہ اترا اور مستی سے افاقہ ہوا تو حضرت ابن مسعود نے کوڑا منگوایا اور اس کا پھندنا کاٹ ڈالا پھر اس کو نرم کیا اور جلاد کو بلایا۔ اس کو حکم دیا کہ اس کی جلد پر چابک مار اور مارتے وقت اپنا ہاتھ اٹھا مگر اتنا نہیں کہ تیری بغلیں دکھائی دیں۔ یحیی نے کہا خود عبداللہ گننے لگے یہاں تک کہ جب اسی کوڑے ہو گئے تو اس کو چھوڑ دیا تو اس بوڑھے نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن اللہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں آپ نے کہا کہ تو بڑا چچا ہے کہ تو یتیم کا والی ہوا اور اللہ کی قسم نہ تو نے بچپن میں اس کو ادب دیا اور نہ بڑے پن میں اس کی عیب پوشی کی۔ یحیی نے کہا کہ پھر ابن مسعود ہم سے حدیث بیان کرنے لگے اور کہا کہ پھر اول حد جو اسلام میں لگائی گئی وہ ایک چور پر تھی جو نبی پاک ﷺ کے پاس لایا گیا جب اس پر گواہی گذر گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو جب اس کو لے جانے لگے تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ بعض حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ گویا یہ بات آپ پر سخت شاق گذری آپ نے فرمایا کہ یہ مجھ پر شاق کیوں نہ ہو کہ تم شیطان کے مددگار بن جاؤ۔ اپنے بھائی کے معاملہ میں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے تو فرمایا کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ پہلے سے تم اس کو میرے پاس نہ لاتے۔ البتہ امام کے سامنے جب جرم قابل حد ثابت ہو جائے تو اس کیلئے جائز نہیں کہ اس کو چھوڑ دے پھر آپ نے یہ آیت

تلاوت فرمائی۔ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا یعنی تم کو چاہیے کہ معاف کر دو اور منہ پھیر لو۔

اور ایک روایت میں ابن مسعود سے یوں منقول ہے کہ ایک شخص نے اپنے مدہوش بھتیجے کو پیش کیا۔ حضرت ابن مسعود نے حکم دیا کہ اس کو ذرا حرکت دو اور جھنجھوڑو اور اس کی بو سونگھو۔ تو اس سے شراب کی بو آتی تھی۔ آپ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ جب اس کا نشہ اترا تو آپ نے اس کو بلایا اور ایک چابک بھی منگوایا۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی چوٹی کاٹی گئی۔ باقی حدیث پہلی کی طرح ذکر کی۔

اور ایک روایت میں ابن مسعود سے اس طرح ہے کہ سب سے پہلی حد جو اسلام میں لگائی گئی یہ تھی کہ ایک چور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب اس کو لے کر چلے تو صحابہ کی نظر حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو متغیر ہو گیا تھا کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ حکم آپ پر شاق گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا مجھ پر یہ شاق نہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاؤ۔ سب نے عرض کیا تو کیا اس پر ہم نہ چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لانے سے پہلے کیا تم یہ نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ جب امام کے سامنے کوئی معاملہ قابل سزا ثابت ہو جائے۔ تو اس کو چھوڑنا نہ چاہیے تاوقتیکہ اس کو حد جاری کر دے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی، وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا۔ آخر آیت تک۔

مشکل الفاظ : نشوان ،نشہ والا ۔مست ،السوط ،کوڑا ۔سُفّ ، چھا گیا۔ الرماد ۔راکھ ۔تزتروہ ۔اس کو حرکت دو ۔مزمزوہ ۔اس کو جھنجھوڑو۔

تشریح : حدود کے حوالے سے سب سے پہلے گواہی کا ثابت کرنا ہے ۔اگر گواہی ثابت ہو جائے تو امام وقت یعنی حاکم سزا میں کمی بیشی کرنے کا مجاز نہیں ہے حاکم کے پاس معاملہ پیش ہونے سے پہلے معاملہ رفع دفع ہو جائے تو حد نافذ نہ ہوگی۔

باب ۱۵۷ فِيمَا يُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ!

وہ مقدار مالیت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے!

حديث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ يُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّمَا كَانَ الْقَطْعُ فِيْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دس درہم کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ کٹنا دس درہم کی مالیت کی چوری پر ہوتا تھا۔

تشریح : امام اعظم کے نزدیک دس درہم کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اس سے کم نہیں۔

باب ۱۵۸ دَرْءُ الْحُدُوْدِ

حدود کے دور کئے جانے کا بیان

حديث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ

حضرت ابوحنیفہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شبہات سے حدود کو دور کردو۔

مشکل الفاظ : ادرؤ۔ تم دور رکھو۔

تشریح: محض شبہ کی بنا پر حد نافذ نہیں کی جا سکتی جب تک اس پر گواہ قائم نہ ہو جائے

باب ۱۵۹ اَلرَّجْمُ لِلزَّانِيْ الْمُحْصِنِ!

شادی شدہ زناکار کے سنگسار کرنے کا بیان

حدیث: ابو حنیفۃ عن علقمۃ عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان ماعزابن مالک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الاٰخر قد زنی فاقم علیہ الحد فردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ الثانیۃ فقال لہ مثل ذالک ثم اتاہ الثالثۃ فقال لہ مثل ذالک ثم اتاہ الرابعۃ فقال ان الاٰخر قد زنی فاقم علیہ الحد فسالہ عنہ اصحابہ هل تنکرون من عقلہ قالوا لاقال انطلقوا بہ فارجموہ قال فانطلق بہ فرجم بالحجارۃ فلما ابطا علیہ القتل انصرف الی مکان کثیر الحجار فقام فیہ فاتاہ المسلمون فرجموہ بالحجارۃ حتی قتلوہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال هلا خلیتم سبیلہ فاختلف الناس فیہ فقال قائل هذا ماعز اهلک نفسہ وقال قائل انا ارجوان یکون توبۃ فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد تاب توبۃ لو تابها فئام من الناس لقبل منهم فلما بلغ ذالک قوما طمعوا فیہ فسالوہ ما یصنع بجسدہ قال اصنعوا بہ ما تصنعون بموتاکم من الکفن والصلوۃ علیہ والدفن قال فانطلق بہ اصحابہ فصلوا وفی روایۃ قال اتی ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقر بالزنا فردہ ثم عاد فاقر بالزنا فردہ ثم عاد فاقر بالزنا فردہ ثم عاد فاقر بالزنا الرابعۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل تنکرون من عقلہ شیئا قالوا لا قال فامر بہ ان یرجم فی موضع قلیل الحجارۃ قال فابطا علیہ الموت فانطلق یسعی الی موضع کثیر الحجارۃ واتبعہ الناس فرجموہ حتی قتلوہ ثم ذکروا شانہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا خلیتم سبیلہ قال فاستاذن قومہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دفنہ والصلوۃ علیہ فاذن لهم فی ذالک قال وقال علیہ

السَّلامُ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ قُبِلَ مِنْهُمْ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ اَنْ یُّرْجَمَ قَامَ فِیْ مَوْضِعٍ قَلِیْلِ الْحِجَارَةِ فَابْطَأَ عَلَیْهِ الْقَتْلُ فَذَهَبَ بِهٖ مَکَانًا کَثِیْرَ الْحِجَارَةِ وَاتَّبَعَهُ النَّاسُ حَتّٰی رَجَمُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلَا خَلَّیْتُمْ سَبِیْلَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَمَّا هَلَکَ مَاعِزُ بْنُ مَالِکٍ بِالرَّجْمِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْهِ فَقَالَ قَائِلٌ مَاعِزٌ اَهْلَکَ نَفْسَهٗ وَقَالَ قَائِلٌ تَابَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَکْسٍ لَقُبِلَ مِنْهُ اَوْ تَابَهَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِکٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَقِمِ الْحَدَّ عَلَیَّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ یَرُدُّهُ النَّبِیُّ وَیُعْرِضُ عَنْهُ فِی الرَّابِعَةِ فَقَالَ اَنْکَرْتُمْ مِنْ عَقْلِهٖ هٰذَا شَیْئًا قَالُوْا مَا نَعْلَمُ اِلَّا عَاقِلًا وَمَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا قَالَ فَاذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْا فَقَالَ فَذَهَبُوْا بِهٖ فِیْ مَکَانٍ قَلِیْلِ الْحِجَارَةِ فَلَمَّا اَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ جَزَعَ قَالَ فَخَرَجَ یَشْتَدُّ حَتّٰی اَتَی الْحَرَّةَ فَثَبَتَ لَهُمْ قَالَ فَرَمَوْهُ بِجَلَامِیْدِهَا حَتّٰی سَکَتَ قَالَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِزٌ حِیْنَ اَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ جَزَعَ فَخَرَجَ یَشْتَدُّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْلَا خَلَّیْتُمْ سَبِیْلَهٗ قَالَ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ اَمْرِهٖ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ هَلَکَ مَاعِزٌ وَاَهْلَکَ نَفْسَهٗ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ بَلْ تَابَ اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اِصْنَعُوْا بِهٖ کَمَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاکُمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالْکَفْنِ وَالْحُنُوْطِ وَالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَالدَّفْنِ وَقَدْ رُوِیَ الْحَدِیْثُ بِرِوَایَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اس بھلائی سے دور افتادہ نے زنا کیا ہے آپ اس پر حد قائم فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رد فرما دیا۔ پھر دوبارہ آیا اور اپنی پچھلی بات دہرائی۔ آپ نے پھر اس کو رد فرمایا۔ پھر تیسری بار اپنے جرم کا اعادہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو رد فرمایا دیا۔ پھر چوتھی بار کہا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے۔ اس پر آپ نے اپنے اصحاب سے اس کی حالت دریافت فرمائی کہ یہ پاگل تو نہیں ہے۔ سب نے کہا جی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔ بریدہ کہتے ہیں کہ پھر اس کے مرنے میں دیر ہوئی تو وہ اس مقام کو چھوڑ کر زیادہ پتھریلی زمین میں جا کر کھڑا ہوا۔ مسلمانوں نے اس کا پیچھا کیا اور پتھروں سے اس کو رجم کر کے مار ڈالا۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑا۔ لوگ ماعز کے بارہ میں مختلف باتیں کرنے لگے۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ ماعز نے اپنی جان خود ہلاک کی۔ بعض نے کہا کہ ہم کو امید ہے کہ یہ اس کے لئے توبہ ہوگی یہ باتیں آپ تک پہنچیں تو آپ نے فرمایا کہ ماعز نے جو توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں کی جماعتیں بھی ایسی توبہ کریں تو قبول ہو۔ لوگوں تک جب حضور ﷺ کا یہ فرمان پہنچا تو ماعز کے حق میں امید ثواب رکھنے لگے پھر آپ سے دریافت کیا کہ اس کی میت کو کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جو اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو اس کے ساتھ کرو اس کا کفن دفن کرو۔ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو، بریدہ کہتے ہیں کہ پھر لوگ اس کو لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کو رد کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ آ کر

زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے پھر رد فرما دیا۔ پھر آ کر زنا کا اقرار کیا۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس کی عقل میں کوئی فتور ہے۔ لوگوں نے کہا جی نہیں۔ بریدہ کہتے ہیں کہ تب آپ نے حکم دیا کہ کم پتھریلی زمین میں وہ رجم کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ جب اس کے مرنے میں دیر لگی تو وہ زیادہ پتھریلی زمین کی طرف بھاگ گیا اور لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو وہاں رجم کر کے مار ڈالا۔ پھر اسی واقعہ کا ذکر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا پیچھا کیوں نہ چھوڑا، بریدہ کہتے ہیں کہ ان کی قوم نے حضور علیہ السلام سے اس کے دفن اور نماز کے بارہ میں پوچھا۔ آپ نے اس کو اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر لوگوں کی جماعتیں وہ توبہ کرتیں تو قبول ہوتی۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ بریدہ کہتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے ماعز بن مالک کے بارہ میں رجم کیے جانے کا حکم دیا تو کم پتھریلی زمین میں جا کھڑے ہوئے۔ پھر جب اس کی موت میں دیر ہوئی تو زیادہ پتھروں والی زمین میں چلا گیا۔ اور لوگ اس کے پیچھے ہو لیے۔ یہاں تک اس کو رجم کر ڈالا۔ یہ قصہ حضور ﷺ کے گوش مبارک میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا راستہ کیوں نہ چھوڑا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ماعز جب رجم سے ہلاک ہوئے تو لوگ ان کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے کسی کہنے والے نے کہا کہ ماعز نے اپنی جان خود ہلاک کی اور کوئی کہنے لگا کہ ماعز نے اس طرح توبہ کی۔ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچیں تو آپ نے فرمایا کہ ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر وہ توبہ کوئی چنگی لینے والا کرے تو قبول ہو یا لوگوں کی جماعتیں ایسی توبہ کریں تو قبول ہو جائے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس

آئے جب کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے مجھ پر حد جاری کیجئے۔ اس سے نبی پاک ﷺ نے چہرہ مبارک پھیر دیا۔ بریدہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے چار مرتبہ ایسا ہی کیا۔ نبی پاک ﷺ ہر بار اس کو واپس کر دیتے۔ اور منہ پھیر لیتے۔ چوتھی بار آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم اس کی عقل میں فتور پاتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ہم تو اس کو عقلمند اور اچھے کردار والا ہی سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور رجم کرو۔ بریدہ کہتے ہیں کہ اس کو کم پتھریلی زمین میں لے گئے جب اس کو پتھر لگا تو وہ بہت گھبرایا اور بھاگ گیا۔ زیادہ پتھریلی زمین کی طرف اور وہاں رجم کے انتظار میں جم گیا۔ لوگوں نے اس پر پتھر پھینکے حتی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر لوگوں نے حضور سے بیان کیا کہ یارسول اللہ جب ماعز کو پتھر لگا تو گھبرایا اور نکل کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے کیوں نہ جانے دیا۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے بارے میں مختلف باتیں کیں ایک جماعت نے کہا کہ ماعز ہلاک ہوا اور اس نے خود اپنے لئے ہلاکت مول لی۔ ایک گروہ بولا کہ اس نے اللہ کے حضور میں مقبول توبہ کی کہ اگر وہ توبہ لوگوں کی جماعتیں بھی کرتیں تو درجہ قبولیت کو پہنچتی اس کی قوم نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس کی لاش کو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو تم اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو وہ ہی اس کے ساتھ کرو۔ مثلاً غسل، کفن، خوشبو، نماز اور دفن میں اور یہ حدیث مختلف طرق سے حسب سابق مروی ہے۔

مشکل الفاظ: ھلا، کیوں نہ۔ خلیتم، تم نے خالی چھوڑ دیا۔ طمعوا۔ انہوں نے امید رکھی۔ فرجموہ۔ تو انہوں نے اس کو رجم کیا۔ فابطا۔ تو اس نے دیر کر دی۔ صاحب مکس۔ چنگی لینے والا۔ ٹیکس لینے والا۔ الحنوط۔ خوشبو۔

تشریح: یہ حدیث مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہے۔ حدود کے حوالے سے

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس سے مجرم کو جہاں تک ممکن ہو سکے دور رکھنا چاہیے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ جب قاضی وقت کے پاس مقدمہ پیش ہو تو وہ اس کی اچھی طرح تک چھان بین کرے۔ گواہی کی مقررہ تعداد یا اقرار سے ثبوت فراہم ہو تو اس کے بعد فیصلہ صادر کرے جہاں سے ملزم کو شک سے فائدہ پہنچ رہا ہو۔ اس سے حد کو دور رکھا جائے۔

باب ۱۶۰ قَتْلُ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ قِصَاصًا

ذمی کے قتل پر مسلمان سے قصاص لیا جائیگا

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ اَوْفٰى بِذِمَّتِهٖ

حضرت ابو حنیفہ ربیعہ سے وہ ابن البیلمانی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مسلمان کو ایک معاہد کے بدلہ میں قتل کیا اور فرمایا کہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والوں میں ذمہ داری کو پورا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔

تشریح : ذمی کافر کی جان مال کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمان پر لازم ہے۔ ان کے مال کی چوری اور عورتوں کے ساتھ زنا وغیرہ کرنے پر مسلمان پر حد نافذ ہوگی۔

کتابُ الجِہاد جہاد کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حُرْمَةَ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخُوْنُ اَحَدًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ

اَهْلِهٖ اِلَّا قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اُقْتَصَّ فَمَا ظَنُّكُمْ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کی ماؤں کی طرح ہے اور جو بھی شخص جہاد میں نہ جائے اور کسی مجاہد کے عیال میں خیانت کرے تو قیامت کے دن مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس سے تو اپنا قصاص لے پھر اب کیا گمان ہے تمہارا۔

مشکل الفاظ: القاعدین۔ بیٹھے رہنے والے۔ یخون۔ وہ خیانت کرتا ہے

تشریح: مجاہدین جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر جہاد پر روانہ ہوتے ہیں تو ان کے گھر اہل وعیال اور مال ودولت کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے۔ اگر معاشرہ کا کوئی بدبخت آدمی اس کے اہل وعیال یا مال ودولت میں کسی قسم کا مرتکب ہوتا ہے تو قیامت کے دن اس سے مجاہد قصاص لے گا۔

باب ۱۶۲ اَلْوَصِيَّةُ لِلْبَعْثِ بِالْمُهِمَّاتِ

اس وصیت کا بیان جو لشکر وغیرہ بھیجتے وقت کی جاتی ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً اَوْصٰى اَمِيْرَهُمْ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَوْصٰى فِيْمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَاتَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَاتَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا شَيْخًا كَبِيْرًا فَاِذَا لَقِيْتُمْ عَدُوَّكُمْ فَادْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَوْا فَادْعُوْهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَاِنْ اَبَوْا فَقَاتِلُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرْتُمْ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكُمْ اَنْ تُنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا

تَفْعَلُوْا فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فَاحْكُمَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اَحْكُمُوْا فِيْهِ بِمَا بَدَا لَكُمْ فَاِنْ اَرَادُوْكُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَاَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنْ تَخْفِرُوْا بِذِمَمِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تَخْفِرُوْا اَنْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فِيْ رَقَبَتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِنْ اَرَادُوْكُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَلٰكِنْ اَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ اَيْسَرُ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی بڑا لشکر یا چھوٹا دستہ بھیجتے تو اس کے امیر کو وصیت فرماتے۔ خاص کر کے اللہ کے حق میں ڈرنے کے بارے میں۔ اور اہل لشکر کے حق میں بھلائی اور احسان کرنے کی۔ پھر فرماتے کہ اللہ کے نام سے مدد لیتے ہوئے اور اس کی رضامندی کو طلب کرتے ہوئے جہاد کرو۔ جو اللہ کے ساتھ کفر کرے ان سے قتال کرو۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ کسی مقتول کی ناک کان نہ کاٹو۔ کسی بچہ یا بوڑھے کو قتل نہ کرو۔ جب تم اپنے دشمن کے مقابلے میں آؤ تو اس کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ انکار کریں تو جزیہ دینے پر آمادہ کرو۔ اگر اس سے بھی وہ انکار کریں تو ان سے جنگ کریں جب تم کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم اتارو اللہ کے حکم پر تو ایسا نہ کرنا تمہارے حکم پر پھر جو تمہاری سمجھ میں آئے تم ان کے بارہ میں فیصلہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کی امان دے دو اور اس کے عہد و ذمہ میں لے لو تو تم ان کو اپنے آباء کے ذمہ میں لو۔ کیونکہ تمہارا تمہارے اپنے ذمہ کو توڑ دینا تمہاری گردن پر بہت زیادہ ہلکا ہے۔ اس سے کہ تم اللہ کے ذمہ کو توڑو۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ اور اس کے رسول

کا ذمہ دو تو تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ نہ دو۔ کیونکہ تمہارا اپنی اور اپنے آباء کی ذمہ داری کو توڑنا زیادہ آسان ہے۔

مشکل الفاظ : جیشا ۔ بڑا لشکر۔ سریۃ ، دستہ، لاتغدروا ۔ تم خیانت نہ کرو۔ لاتمثلوا ۔ تم مثلہ نہ کرو ولیداً ۔ بچہ۔ شیخاً ۔ بوڑھا۔

تشریح : جنگی اصولوں کی تعلیم دی گئی ہے خوف خدا کی امیر لشکر کو ہدایت کی گئی۔ دوسری ہدایت اہل لشکر کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہے۔ (تیسری یہ کہ) اللہ کا نام لے کر جنگ شروع کی جائے۔ نیز تام وغور سے سیر، سیر، مال غنیمت میں چوری سے پرہیز دشمن مقتول کی لاش کے ساتھ مثلہ کرنے، بچے بوڑھے عورت کو قتل نہ کرے، دشمن کے مقابل آتے وقت اسلام کی دعوت اور دشمن امان چاہیں تو امان دینے کی ہدایات کی گئیں ہیں۔

باب ۱۶۳ النَّهْیُ عَنِ الْمُثْلَةِ مثلہ سے ممانعت کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُثْلَةِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تشریح : مثلہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقتول کے اعضاء کو کاٹ دیا جائے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ حَمَّادٍ وَّ اَبِیْهِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ وَّعَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَطِیَّةَ الْقُرَظِیِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یَوْمَ قُرَیْظَةَ فَامَرَ بِقَتْلِ کِبَارِهِمْ وَسَبْیِ صِغَارِهِمْ فَمَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ یُنْبِتْ اُسْتُحْیِیَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ عُرِضْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ

اُنظُرُوْا فَإِنْ كَانَ اَنْبَتَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَوَجَدُوْنِیْ لَمْ اُنْبِتْ فَخَلّٰی سَبِیْلِیْ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْیِ قُرَیْظَةَ فَعُرِضْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ

فَنَظَرُوْا فِیْ عَانَتِیْ فَوَجَدُوْنِیْ لَمْ اُنْبِتْ فَاَلْحَقُوْنِیْ بِالسَّبْیِ ۔

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل بن حماد اور وہ ان کے باپ اور قاسم بن معن اور عبدالملک سے وہ عطیہ قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ قریظہ کی جنگ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر حکم دیا کہ بڑے تہ تیغ کیے جائیں اور چھوٹے قیدی بنائے جائیں تو جس کے زیر ناف بال نکلے تھے وہ قتل کر دیا گیا اور جس کے نہ نکلے وہ زندہ چھوڑ دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ عطیہ نے کہا کہ میں نبی پاک ﷺ کے حضور (ﷺ) پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو اگر اس کے زیر ناف بال ہوئے تو اس کی گردن مارو۔ لہذا انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ قریظہ کی جنگ میں قیدیوں میں بھی تھا۔ جب نبی پاک ﷺ کے حضور پیش کیا گیا تو لوگوں نے میرے زیر ناف بال نہ پائے۔ لہذا مجھ کو قیدیوں میں چھوڑ دیا گیا۔

مشکل الفاظ: عرضنا۔ ہمیں پیش کیا گیا۔ فاضربوا۔ ماردو۔ اُڑادو۔ عنقہ، اس کی گردن، بالسبی۔ قیدی کے ساتھ۔

تشریح: نابالغ لڑائی وغیرہ کی قابلیت نہیں رکھتے لہذا ان کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ان کو قید بنانے کا حکم دیا گیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قُتِلَ فِي الْخَنْدَقِ فَاَعْطَى الْمُشْرِكُوْنَ بِجِيْفَتِهٖ مَالًا فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ

حضرت ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن ایک مشرک خندق میں قتل کیا گیا تو مشرکین اس کی لاش کے بدلے میں بہت کچھ مال دینے لگے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : بجیفتہ ۔ اس کی لاش کے بدلے۔

تشریح : لاش کو ورثاء کے حوالہ کرنا جنگی اصول ہے۔ ورثاء نے لاش کے بدلہ میں مال دینا چاہا تو نبی پاک نے اس سے باز رکھا۔

باب ۶۴ النَّهْيُ عَنْ اَنْ يُبَاعَ الْخُمُسُ حَتّٰى يُقْسَمَ!

خمس کو تقسیم سے قبل بیچنے کی ممانعت

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ اَنْ يُبَاعَ الْخُمُسُ حَتّٰى يُقْسَمَ

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن خمس کو مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : خمس، پانچواں حصہ، جو اللہ کے رسول کے لئے تھا۔

تشریح : مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے حصص کی خرید وفروخت ممنوع قرار دی گئی کیونکہ تقسیم سے پہلے وہ چیز ملک نہیں ہوتی۔ جو چیز ملک نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ شَيْئًا مِنْ غَنَائِمِ بَدْرٍ اِلَّا بَعْدَ مَقْدَمِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت ابو حنیفہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے بدر کی غنیمت سے کوئی شے تقسیم نہیں فرمائی۔ مگر مدینہ تشریف لانے کے بعد

تشریح : مال غنیمت کی تقسیم دار الحرب میں بلا ضرورت جائز نہیں ہے۔ دار السلام میں پہنچ کر تقسیم کی جائے۔

كِتَابُ الْبُيُوْع — خرید وفروخت کے احکام

حديث أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ

حضرت ابو حنیفہ حسن سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور انکے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں جن لوگوں نے مشکوک چیزوں سے پرہیز کیا انہوں نے اپنا دین آبرو بچالیا

مشکل الفاظ : بین، واضح، روشن، استبرا۔ اس نے بچائی۔

تشریح: مسلمان کی شان یہ ہے حرام چیزوں سے بچنا تو ہر حالت میں لازم ہے مگر وہ چیز جو مشکوک ہو جس کے حلال وحرام کا معلوم نہ ہو اس سے بچنا لازم ہے

باب ۱۲۶ اَللَّعْنُ عَلَى الْخَمْرِ وَمُتَعَلِّقِيْهَا

شراب پر اور اس کے متعلقات پر لعنت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لُعِنَتِ الْخَمْرُ وَ عَاصِرُهَا وَ سَاقِیْهَا وَ شَارِبُهَا وَ بَائِعُهَا وَ مُشْتَرِیْهَا۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ شراب پر، اس کے نچوڑنے والے، اس کے پلانے والے، اس کے پینے والے اور اس کے بیچنے والے اور اس کے خریدنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَوْ سَاَلَهُ اَبُوْ کَثِیْرٍ عَنْ بَیْعِ الْخَمْرِ فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَحَرَّمُوْا اَکْلَهَا وَاسْتَحَلُّوْا بَیْعَهَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَهَا وَاِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ الْخَمْرَ حَرَّمَ بَیْعَهَا وَاَکْلَ ثَمَنِهَا۔

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا۔ یا ابوکثیر نے ان سے شراب کے بیچنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے کہا کہ قتل کرے اللہ یہود کو کہ جب حرام کی گئی چربی ان کے لئے تو انہوں نے اس کا کھانا تو حرام رکھا۔ مگر اس کے بیچنے کو حلال قرار دیا۔ اور اس کی قیمت کھا گئے۔ حالانکہ جس نے شراب کو حرام قرار دیا۔ تو اس نے بیچنے کو بھی حرام کیا اور اس کی قیمت کو بھی۔

مشکل الفاظ: فحرموا اکلها۔ تو حرام کیا انہوں نے اس کا کھانا۔ استحلوا، انہوں نے حلال کیا۔ بیعها، اس کی خرید وفروخت۔ ثمنها، اس کی قیمت

تشریح: یہود نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تو ان کی شکل وصورت کو اللہ نے بدل ڈالا۔ اسی طرح شراب حرام کی گئی ہے تو اس کی خرید وفروخت اور اسکی قیمت حرام ہے

باب ۱٦۷ اللَّعْنُ عَلٰی اٰکِلِ الرِّبٰوا سودخور پر لعنت ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب ۱٦۸ الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَةِ سود ادھار ہی میں ہے

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَةِ وَمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاسَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ البتہ سود ادھار میں ہے اور جو ہاتھ در ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مشکل الفاظ : النسیئۃ، ادھار، یداً بید، ہاتھوں ہاتھ۔

باب ۱٦۹ الرِّبٰوا فِی الْاَشْیَاءِ السِّتَّةِ بِالْفَضْلِ

چھ چیزوں میں زیادتی سود ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفَضْلُ الرِّبٰو وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ فَالْفَضْلُ الرِّبٰوا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفَضْلُ

رِبٰوا وَفِی رِوَایَۃِ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ یَدًا بِیَدٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْحِنْطَۃُ بِالْحِنْطَۃِ کَیْلًا بِکَیْلٍ یَدًا بِیَدٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ کَیْلًا بِکَیْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا۔

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی پاک ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے۔ اور چاندی چاندی کے بدلہ میں وزن میں برابر، برابر اور زیادتی سود ہے۔ کھجور کھجور کے بدلے میں ہے اور زیادتی سود ہے جو جو کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ سونا سونے کے عوض میں ہے وزن میں برابر برابر ہاتھ در ہاتھ اور زیادتی سود ہے اور گیہوں گیہوں کے عوض میں ہے۔ ناپ میں برابر برابر ہاتھ در ہاتھ اور زیادتی سود ہے اور کھجور کھجور کے بدلہ اور نمک نمک کے بدلے ناپ میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے

باب ۱۷۰ اشتراء العبدین دو غلاموں کو ایک غلام کے بدلے میں خریدنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِشْتَرٰی عَبْدَیْنِ بِعَبْدٍ

حضرت ابوحنیفہ ابوزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے دو غلاموں کو ایک غلام کے بدلے میں خریدا۔

تشریح: یعنی یہ خریداری دست بدست ہوئی اور دونوں ہم جنس تھے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ۔

حضرت ابوحنیفہ عمرو بن دینار سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو غلہ خرید ے وہ اس کو نہ بیچے تا وقتیکہ اس کو پورا نہ لے لے

تشریح : یعنی قبضہ مکمل کرنے سے پہلے کسی چیز کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

باب ۱۷۱ اَلنَّهْىُ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ فریب والی بیع کی ممانعت

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فریب والی بیع سے منع فرمایا

مشکل الفاظ : الغرر دھوکہ، فریب

تشریح: بیع الغرر سے مراد یہ ہے کے کوئی آدمی فریب کاری اور دھوکہ دہی اور غلط بیانی سے کسی چیز کی بیع کرے تو یہ بیع درست نہ ہوگی یہ حدیث خرید وفروخت میں بنیادی اصول کی حیثیت رکھتی ہے

باب ۱۷۲ اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الْمُزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

بیع مزابنہ ومحاقلہ سے ممانعت

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ .

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ: سے منع فرمایا ہے مزابنہ تر پھل کو خشک

پھل کے بدلے محاقلہ: ابھی پھل وغیرہ درخت پر ہے تو اس بیع کی جائے

باب ۱۷۳ اَلنَّهْیُ عَنْ اِشْتِرَاءِ الثَّمَرَةِ حَتّٰی یُشْقِحَ

میوہ کو سرخ یا زرد ہونے سے پہلے خرید اجانا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَنْ یُشْتَرِیَ ثَمَرَةٌ حَتّٰی یُشْقِحَ.

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا۔

تشریح: یعنی جب تک پھل اپنی طبعی عمر کو نہ پہنچیں ان کو خریدنا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ جَبْلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُه'.

حضرت ابو حنیفہ جبلہ سے وہ ابن عمر سے روات کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ صلاحیت کو نہ پہنچ جائیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَاتُ یَعْنِی الثُّرَیَّا.

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ستارہ طلوع ہو جائے تو پھلوں پر سے آفتیں ٹل گئیں۔ یعنی ثریا۔

مشکل الفاظ : رفعت، اٹھالی گئی، العاھات، آفتیں

تشریح : عرب میں موسم گرما میں ثریا ستارہ فجر کے ساتھ ہی نکلتا ہے تو گویا پھلوں سے آفات کے ٹل جانے کا ایک پیغام ہوگا یعنی رات کو ہر چیز کی طرف سے

پھلوں پر آفات کے ٹل جانے کا ایک پیغام ہوتا ہے۔ یعنی رات کو ہر چیز کی طرف سے پھلوں کو نقصان اور چوری کا خطرہ ہوتا ہے صبح ہوتے ہی یہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔

باب ۱۷۴ الاشتراط من المشتری!

مشتری کی طرف سے شرط کر لینے کا بیان!

حدیث : ابو حنیفة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله الانصاری عن النبی ﷺ قال من باع نخلا مؤبرا او عبدا وله مال فالثمرة والمال للبائع الا ان یشترط المشتری وفی روایة من باع عبدا وله مال فالمال للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع نخلا مؤبرا فثمرته للبائع الا ان یشترط المبتاع :

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قلم لگایا ہوا کھجور کا درخت یا اس غلام کو جس کا مال ہے تو پھل اور مال بائع کے ہیں۔ مگر یہ مشتری شرط کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے غلام بیچا جس کا مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر یہ کہ مشتری شرط کرے اور جس نے بیچا کھجور کا درخت لگا ہوا تو اس کے پھل بائع کے ہیں مگر یہ کہ مشتری شرط کرے۔

مشکل الفاظ: نخلاً موبداً : لگا ہوا درخت، المبتاع : مشتری خریدار

باب ۱۷۵ النھی عن السوم علی السوم!

نرخ پر نرخ کرنے کی ممانعت ہے

حدیث: ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم عمن لا اتھم عن ابی سعید ن الخدری وابی ھریرة عن النبی ﷺ انه قال لا یستام

الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَلَا یَنْکِحُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَنْکِحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْفِیَ مَا فِی صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَازِقُهَا وَلَا تَبَایَعُوْا بِاِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَاِذَا اسْتَاجَرْتَ اَجِیْرًا فَاَعْلِمْهُ اَجْرَهُ.

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو ہریرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ نرخ لگائے کوئی آدمی اپنے بھائی کے نرخ پر اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے اور نہ نکاح کیا جائے اس عورت سے جس کی پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو اور نہ چاہے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق تاکہ اس کے برتن یا پیالہ کی چیز اپنے میں الٹ لے کیونکہ اس کا رازق اللہ ہے اور پتھر ڈال کر بیع نہ کرو۔ اور جب کسی کو مزدور رکھو تو اسے اس کی اجرت بتلا دو

مشکل الفاظ : لا یستام۔ نہ وہ پیغام بھیجے۔ خطبة۔ منگنی۔

تشریح : اس حدیث پاک میں معاشرتی مسائل کو بیان کیا کہ اگر کوئی مسلمان پہلے معاملہ طے کر چکا ہے تو اس پر معاملہ طے نہ کیا جائے۔ پہلے منگنی ہو چکی ہے تو منگنی پر منگنی نہ کرے اور اسی طرح محض کسی شرط پر خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِشْعَرُوْا عَلَی اللّٰهِ قَالُوْا وَکَیْفَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ بِعْنَا اِلٰی مَقَاسِمِنَا وَمَغَانِمِنَا

حضرت ابو حنیفہ معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ خرید و اللہ کے بھروسہ پر صحابہ نے عرض کیا یہ کیسے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ ہم نے ہمارے

مدتوں کی تقسیم یا مال غنیمت ملنے تک۔

تشریح : یعنی اجل مجہول یا غیر یعنی مشکوک صورت حال میں بیع نہ کرو جس طرح کوئی یہ کہے کہ اگر یہ کام ہو گیا تو اس وقت میں یہ چیز خرید ونگا۔

باب ۱۷۶ الرُّخْصَةِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ!

شکاری کتے کی قیمت وصول کرنے میں رخصت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کی قیمت کی رخصت دی۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ اِنْهَهُمْ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّعَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ وَّعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يَضْمَنْ وَّعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ

حضرت ابو حنیفہ ابو یعفور سے وہ اس سے جس نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی پاک ﷺ نے عتاب بن اسید کو اہل مکہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ منع کرو ان کو بیع میں دو شرطوں کے کرنے سے بیع اور قرض سے غیر مضمون چیز سے نفع اٹھانے سے اور قبضہ نہ کی ہوئی کوئی چیز کو بیچنے سے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَبْتَاعُ اَحَدُكُمْ عَبْدًا وَّلَا اَمَةً فِيْهِ شَرْطٌ فَاِنَّهُ عَقْدٌ فِي الرِّقِّ ۔

حضرت ابو حنیفہ عبد الملک سے وہ قزعہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی غلام یا لونڈی کو نہ خریدے جس میں کوئی علامت ہو یعنی شرط ہو۔ کیونکہ یہ گویا اس میں غلامی کی ایک گرہ ہے

مشکل الفاظ : شرط ۔ علامت،

تشریح : غلام مثلاً مدبر ہو یا لونڈی ام ولد ہو تو اس کو نہیں خریدنا چاہیے کیونکہ غلام کا مدبر ہونا اور لونڈی کا ام ولد ہونا ان میں نہ کھلنے والی گرہ ہے۔

باب ۱۷۷ النَّظَرِ عَنِ الْمُعَسِّرِ تنگ دست کو مہلت دینا

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ ن الْاَشْجَعِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ رِبْعِیُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ یُؤْتٰی بِعَبْدٍ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّیْ مَا عَمِلْتُ اِلَّا خَیْرًا مَا اَرَدْتُ بِهٖ اِلَّا لِقَاءَ کَ فَکُنْتُ اُوْسِعُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَاَنْظُرُ عَنِ الْمُعَسِّرِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْکَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ وَاَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُ.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابو مالک اشجعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی ربعی بن خراش نے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا مگر نیک جس سے میں نے صرف تیری رضا جوئی اور خوشنودی چاہی پس میں ڈھیل دیتا تھا۔ خوشحال کو اور درگذر کرتا تھا تنگدست سے، اس پر اللہ فرمائے گا کہ میں تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ (فرشتوں سے اللہ فرمائے گا) میرے اس بندہ سے درگزر کرو۔ ابو مسعود انصاری نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

مشکل الفاظ: اوسع ،میں ڈھیل دیتا ہوں۔ الموسر ۔خوشحال۔ انظر ۔میں ڈھیل دیتا ہوں۔المعسر۔تنگ دست۔

تشریح: جو آدمی خوشحال مقروض کو ڈھیل دے اور غریب ومفلس کا قرض معاف کر دے تو اللہ قیامت کے دن میں معاف کر دے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَدَّدَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِالتَّقَاضِيْ اِذَا كَانَ مُعْسِرًا شَدَّدَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَبْرِهٖ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری امت کے تنگ دست پر تقاضے میں سختی برتی تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس کے ساتھ سختی برتے گا۔

مشکل الفاظ :شدد ،اس نے سختی کی۔ معسر۔تنگ دست

تشریح: جو آدمی چاہتا ہے کہ قبر کی سختی سے محفوظ رہے تو اس کو مقروض کے ساتھ سختی سے باز رہنا چاہیے۔

باب ۱۷۸ اَلنَّهْيُ عَنِ الْغَشِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

خرید وفروخت میں دھوکے بازی کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ نے فرمایا کہ جس نے خرید وفروخت میں دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدِّیْنَارَ تُبَّعُ وَهُوَ اَسْعَدُ اَبُوْ كَرِبٍ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تُبَّعُ الْاَصْغَرُ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوْسَ وَاَدَارَهَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ نَمْرُوْدُ بْنُ كَنْعَانَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حماد بن ابو سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا آدمی جس نے سونے پر سکہ لگایا وہ تبع اسعد ابو کرب ہے اور سب سے پہلا آدمی جس نے چاندی پر سکہ لگایا وہ تبع اصغر ہے اور پہلا وہ آدمی جس نے پیسہ کا سکہ نکالا اور اس کو لوگوں میں رائج کیا وہ نمرود بن کنعان ہے۔

تشریح : کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا پوتا ہے۔ حدیث میں روپے کو ایجاد کرنے والوں کی خبر بتائی گئی ہے۔

كِتَابُ الرَّهْنِ رہن کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِشْتَرٰی مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا.

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس زرہ رہن رکھی۔

تشریح : جب قرض لیا جائے اور ضمانت کے طور پر کوئی چیز رکھ دی جائے تو اس کو رہن کہا جاتا ہے۔ مرہون کو قرض کی ادائیگی سے پہلے طلب نہیں کیا جا سکتا۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ شفع کا بیان

حدیث: اَبُوْمُحَمَّدٍ کَتَبَ اِلَیَّ ابْنُ سَعِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

حضرت ابومحمد سے روایت ہے کہ ابن سعید بن جعفر نے میری طرف لکھا انہوں نے سلیمان سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی اپنے آئندہ شفعہ کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَرَادَ سَعْدٌ بَیْعَ دَارِهٖ فَقَالَ لِجَارِهٖ خُذْهَا بِسَبْعِمِائَةٍ فَاِنِّیْ قَدْ اُوْتِیْتُ بِهَا ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَّلٰکِنْ اُعْطِیْکُهَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْمِسْوَرِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ عَرَضَ عَلٰی سَعْدٍ بَیْتًا فَقَالَ لَهٗ خُذْهُ اَمَا اِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ بِهٖ اَکْثَرَ مِمَّا تُعْطِیْنِیْ وَلٰکِنَّکَ اَحَقُّ بِهٖ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْمِسْوَرِ عَنْ رَافِعٍ مَوْلٰی سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ یَعْنِیْ سَعْدًا خُذْ هٰذَا الْبَیْتَ بِاَرْبَعِمِائَةٍ فَیَقُوْلُ اَمَا اِنِّیْ اُعْطِیْتُ ثَمَانَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّلٰکِنِّیْ اُعْطِیْکَهٗ لِحَدِیْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ عَرَضَ بَیْتًا لَهٗ عَلٰی جَارِهٖ بِاَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّقَالَ قَدْ اُعْطِیْتُ ثَمَانَمِائَةٍ وَلٰکِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم سے وہ مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک نے اپنا گھر بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پڑوسی سے کہا کہ تم اس

کو سات سو میں لے لو اور البتہ مجھ کو اس کے آٹھ سو درھم مل رہے ہیں لیکن میں تم کو دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسور رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے گھر کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا اور مجھ سے کہا کہ اس کو تم لے لو البتہ مجھ کو اس سے زیادہ قیمت مل رہی ہے جو تم مجھ کو اس کی دیتے ہو۔ لیکن تم اس کے زیادہ حقدار ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہو سنا کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسور رافع سعد کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یعنی سعد نے ایک شخص سے کہا کہ اس گھر کو تو چار سو میں لے لے اور یہ کہنے لگے کہ بیشک مجھ کو اس کے آٹھ سو درھم ملتے ہیں لیکن میں تجھ کو اس حدیث کی وجہ سے دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے شفع کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر چار سو درھم میں اپنے پڑوسی کو دینا چاہا لیکن میں سن چکا ہوں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

مشکل الفاظ : الجار، پڑوسی۔ عرض۔ اس نے پیش کیا۔

تشریح : شفعہ نزدیکی کے حق کو کہتے ہیں گھر زمین وغیرہ کی فروخت کے وقت پڑوسی سے پوچھنا لازم ہے اگر وہ نہ خریدنا چاہے تو پھر دوسرے کو دیا جا سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذْ اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّضَعَ خَشْبَتَهٗ فِیْ حَائِطِهٖ فَلَا یُمْنَعُهٗ

حضرت ابوحنیفہ علی بن اقمر سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی لکڑی اپنی یا اپنے پڑوسی کی دیوار پر رکھنی چاہے تو پڑوسی کو چاہئے کہ اس کو اس سے روکے۔

کتَابُ الْمُزَارَعَةِ مزارعت کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : المخابرہ ۔ کرایہ پر دینا

تشریح: مزارعہ یہ ہے کہ پیداوار کے کسی حصہ کے عوض زمین کو کرایہ پر دیا جائے اور بیج مالک زمین کا ہو اور مخابرہ میں بیج عامل کا ہوتا ہے دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هُوَلَکَ قُلْتُ اِسْتَاْجَرْتُهٗ قَالَ فَلَا تَسْتَاْجِرْهُ بِشَیْءٍ مِّنْهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِحَائِطٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لِیْ وَقَدِ اسْتَاْجَرْتُهٗ فَقَالَ فَلَا تَسْتَاْجِرْهُ

حضرت ابوحنیفہ ابوحصین سے وہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

پاک ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ کو وہ بہت اچھا لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم نے کہاں سے لیا میں نے کہا کہ میں نے اس کو کرایہ پر لیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر نہ لینا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کس کا ہے میں نے کہا یہ میرا ہے اور میں نے اس کو اجارہ پر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اجارہ پر نہ لے

تشریح : زمین کو کرایہ کی صورت میں اجرت کو طے کر لینا چاہیے حاصل شدہ پیداوار کا کوئی حصہ مقرر نہیں کرنا چاہیے اس سے فریقین کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔

كِتَابُ الْفَضَائِل فضائل کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ وَ رَبِيْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ قُبِضَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ قُبِضَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ

حضرت ابو حنیفہ ہیثم اور ربیعہ سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں اور اسی طرح حضرت عمر نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تشریح : یعنی خلفائے راشدین میں سے پہلے دو اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی یہ اللہ کی طرف سے موافقت کی عنایت ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ علی رَأسِ اَربَعِینَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرًا وَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي لِحْيَتِهٖ وَ رَأسِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حضرت ابو حنیفہ یحییٰ بن سعید سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور دس برس مدینہ میں اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی داڑھی اور سر میں بیس بال سفید نہ تھے۔

تشریح: یعنی مکمل بڑھاپا نہ تھا بلکہ ابھی بڑھاپے کے آثار نمودار ہوئے تھے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ اِذَا اَقْبَلَ مِنَ الَّيْلِ

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب رات کو تشریف لاتے تو آپ کے جسم مبارک کی خوشبو سے ہم آپ کو پہچان لیتے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْرَفُ بِالَّيْلِ اِذَا اَقْبَلَ اِلَى الْمَسْجِدِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ.

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراھیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب مسجد میں تشریف لاتے تو اپنی پاکیزہ خوشبو سے پہچان لیے جاتے تھے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ.

حضرت ابو حنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا۔ آپ نے وہ ادا فرمایا اور مجھ کو اور زیادہ دیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ بِیَدِیْ خَزًّا وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَا رُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَادًّا رُکْبَتَیْهِ بَیْنَ جَلِیْسٍ لَهٗ قَطُّ۔

حضرت ابو حنیفہ ابراہیم سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی خز یا ریشم کو نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے ہم مجلس سے زانوئے مبارک آگے بڑھائے ہوں۔

تشریح: ہاتھ کی نرمی اور مجلس مصطفیٰ ﷺ کی نفاست کی تعریف کی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَمَا تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

حضرت ابراہیم اپنے باپ سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْکِ وَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَ یَرْکَبُ الْحِمَارَ۔

حضرت ابو حنیفہ مسلم سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلام کی دعوت قبول فرماتے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرتے اور حمار پر سوار ہو لیتے تھے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ اور عاجزی و انکساری کا بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ قَدَمَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَیْثُ اَتَی الصَّلٰوةَ فِیْ مَرَضِهٖ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی سفیدی کو اب بھی دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ اپنی بیماری میں نماز کے لئے تشریف لائے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ اِسْتَحَلَّ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَحْلَلْنَ لَهٗ قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَالِکَ قُمْتُ مُسْرِعَةً فَکَنَسْتُ بَیْتِیْ وَلَیْسَ لِیْ خَادِمٌ وَفَرَشْتُ لَهٗ فِرَاشًا حَشْوُ مِرْفَقَتِهِ الْاَذْخَرُ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی وُضِعَ عَلٰی فِرَاشِیْ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ جب مرض الوصال میں مبتلا ہوئے تو آپ نے ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی سب نے آپ کو اجازت دی۔ کہتی ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو لپک کر گھر میں جھاڑو دی۔ کیونکہ میرے پاس کوئی خادمہ نہ تھی۔ اور حضور ﷺ کے لئے وہ فرش بچھایا جس کے کہنی کے تکیوں میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لئے تشریف آور ہوئے اور آپ کو میرے فرش پر بٹھا دیا گیا۔

مشکل الفاظ: استحل، اس نے اجازت مانگی، فکنست، میں نے جھاڑو دی

حدیث ابو حنیفة عن یزید عن انس عن ابابکر رای عن رسول الله ﷺ خفة فاستاذنه الی امراته بنت خارجة وکانت فی عوالی الانصار وکان ذالک راحة الموت ولا یشعر فاذن ثم توفی رسول الله ﷺ تلک اللیلة فاصبح فجعل الناس یترامون فامر ابوبکر غلاما یستمع ثم یخبره فقال اسمعهم یقولون مات محمد ﷺ فاشتد ابوبکر وهو یقول واقطع ظهراه فما بلغ ابوبکر المسجد حتی ظنوا انه لم یبلغ وارجف المنافقون فقالوا لو کان محمد نبیا لم یمت فقال عمر لا اسمع رجلا یقول مات محمد ﷺ الا ضربته بالسیف فکفوا لذالک فلما جاء ابوبکر والنبی ﷺ مسجی کشف الثوب عن وجهه ثم جعل یلثمه فقال ما کان الله لیذیقک الموت مرتین انت اکرم علی الله من ذلک ثم خرج ابوبکر فقال یاایها الناس من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان یعبد رب محمد فان رب محمد لایموت ثم قرأ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشکرین قال فقال عمر لکانا لم نقراها قبلها قط فقال الناس مثل مقالة ابی بکر من کلامه قراءته ومات لیلة الاثنین فمکث لیلتین ویومین ودفن یوم الثلثا وکان اسامة بن زید واوس بن خولی یصبان وعلی والفضل یغسلانه ﷺ

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے حضرت عائشہ

سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ کی بیماری میں حضرت ابو بکر صدیق نے افاقہ دیکھا تو اپنی بیوی بنت خارجہ کے پاس جانے کی اجازت چاہی جو انصار کے باغوں میں تھیں حالانکہ یہ افاقہ بہت ہی معمولی تھا مگر اس کو نہ سمجھ سکے آپ نے ان کو اجازت دے دی اور پھر اسی رات رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ حضور ﷺ کی طرف سمٹنے لگے۔

حضرت ابو بکر نے غلام کو حکم دیا کہ حقیقت سن کر ان کو خبر پہنچائے اس نے کہا کہ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ محمد ﷺ نے وفات پائی پس جلدی کی حضرت ابو بکر نے آپ کہتے جاتے تھے ہائے افسوس کمر ٹوٹ گئی۔ تو حضرت ابو بکر مسجد نہ پہنچے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ کو واقعہ کی خبر نہ ہوئی ۔ اور منافق یہ باتیں بنانے لگے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو نہ انتقال فرماتے اس پر حضرت عمر بول اٹھے کہ میں کسی شخص کو یہ کہتا ہوا نہ سنوں کہ محمد ﷺ انتقال کر گئے ہیں ورنہ تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ آپ کے اس قول سے منافق اس بکواس سے رُک گئے پھر جب حضرت ابو بکر آئے اور رسول اللہ ﷺ پر کپڑا پڑا ہوا تھا تو آپ نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا۔ اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو دو موتوں کی تلخی نہ چکھائے گا۔ آپ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر باہر آئے اور کہا کہ اے لوگو جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو محمد تو پردہ فرما گئے ہیں اور جو محمد کے رب کی عبادت کرتا تھا البتہ محمد کا رب نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت " وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ " تلاوت فرمائی کہ محمد نہیں ہیں مگر ایک رسول البتہ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مر گئے یا قتل کر دیئے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل اور جو پلٹ جائے اپنی ایڑی کے بل تو وہ ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا

اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب اللہ جزا دے گا شکر گزار بندوں کو۔ حضرت عمر نے کہا کہ گویا ہم نے اس آیت کو اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھا تھا۔ پھر لوگ بھی حضرت ابو بکر کے کلام کی طرح کہنے لگے اور وہ بھی آیت پڑھنے لگے۔ سوموار کی رات دو دن کا وقفہ گزرنے کے بعد منگل کے روز آپ ﷺ کی تدفین عمل میں آئی اور حضرت اسامہ بن زید اور اوس بن خولی پانی ڈالتے جاتے تھے اور حضرت علی اور فضل بن عباس حضور ﷺ کو غسل دیتے جاتے۔

مشکل الفاظ : یتـرامـون۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ارجف۔ اس نے بات بنائی، طعنہ زنی کی۔ مسجّی۔ ڈھانپا ہوا۔ لثمہ۔ اس نے اس کو بوسہ دیا۔

تشریح : سرکار دو عالم کے وصال کے وقت لوگ شدت غم سے ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے مگر جناب سیدنا صدیق اکبر نے اس موقع پر لوگوں کو ضبط نفس اور صبر کا پیغام دیا اور قرآن پاک کی آیات تلاوت کی جس کی وجہ سے مسلمان سنبھل گئے۔

باب ۱۸۳: فَضَائِلُ شَيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت ابو حنیفہ حضرت سلمہ سے وہ ابی الزعراء سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ہونے والے خلیفہ ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔

باب ۱۸۴: فَضَائِلِ عَمَّارٍ وَعَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ.

حضرت ابو حنیفہ عبدالملک سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ہونے والے خلیفہ ابو بکر اور عمر کی پیروی کرو۔ اور حضرت عمار کی سیرت اختیار کرو۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی وصیت مضبوطی سے تھامو۔

مشکل الفاظ: اقتدوا ،اقتداء کرو۔ پیروی کرو۔

اھتدو ،ہدایت حاصل کرو. تمسکو ،تھامو۔

تشریح: خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کے فضائل موجود ہیں جن میں سے حضرت عمار اور عبداللہ بن مسعود کی اقتداء اور سیرت کو اپنانے کا حکم ہے

باب ۱۸۵: فَضِيْلَةُ عُثْمَانَ حضرت عثمان کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِعُثْمَانَ وَ هُوَ حَزِيْنٌ قَالَ مَا يَحْزُنُكَ قَالَ اَلَا اَحْزَنُ وَ قَدِ انْقَطَعَ الصِّهْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَالِكَ حِدْثَانُ مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اُزَوِّجُكَ حَفْصَةَ اِبْنَتِيْ فَقَالَ حَتّٰى

اَسْتَامَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَّكَ اَنْ اَدُلَّكَ عَلٰى صِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ عُثْمَانَ وَ اَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰى صِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ زَوِّجْنِىْ حَفْصَةَ وَ اُزَوِّجُ عُثْمَانَ اِبْنَتِىْ فَقَالَ نَعَمْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ موسیٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ غمگین تھے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو غمگین کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں غم نہ کروں جبکہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان رشتہ دامادی ٹوٹ چکا ہے۔ اور یہ وہ وقت تھا کہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ عثمان کے انتقال کو کچھ ہی دن گزرے تھے۔ اس پر حضرت عمر نے کہا میں اپنی لڑکی حضرت حفصہ کا تم سے نکاح کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان نے کہا یہ نہیں ہوسکتا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں تو حضرت عمر حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا میں تم کو عثمان سے بہتر داماد اور عثمان کو تم سے زیادہ بہتر سسر نہ

بتا دوں۔ حضرت عمر نے کہا بے شک اس پر آپ نے فرمایا کہ تم حفصہ کا نکاح مجھ سے کر دو۔ اور میں اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمان سے کر دیتا ہوں تو حضرت عمر نے کہا بہت بہتر۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

مشکل الفاظ: صہر، سسر

تشریح : اس حدیث سے حضرت عثمان کی بزرگی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی نگاہ میں ان کی کتنی قدر تھی۔

باب ۱۸۶: فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ وَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

حضرت ابوحنیفہ سلمہ سے وہ حبہ سے اور وہ ھمدانی سے جو کہ حضرت علی کے دوستوں میں سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں پہلا شخص ہوں جو اسلام لایا ہوں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَظَرَ اِلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاٰهُ جَائِعًا فَقَالَ يَا عَلِيُّ مَا اَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْبَعْ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ.

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن حضرت علی کو بھوکا دیکھا تو فرمایا اے علی تم کو کس چیز نے بھوکا کیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو فلاں فلاں وقت سے شکم سیری نصیب نہیں ہوئی اس پر نبی ﷺ نے فرمایا خوشخبری سنو جنت کی۔

مشکل الفاظ : جائعا۔ بھوکا۔ اشبع۔ میں شکم سیر ہوا۔

تشریح : مشکل وقت میں خوشخبری سن جائے تو اس وقت غم بھول جاتے ہیں اسی طرح حضرت علی پر دنیا میں بھوکا ہونے کی وجہ سے مشکل پیش آئی تو حضور ﷺ نے آخرت کی ابدی راحت جنت کی خوشخبری سنادی۔

باب ۱۸۷: فَضِیْلَتُ حَضْرَتْ حَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ثُمَّ رَجُلٌ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ فَاَمَرَہٗ وَنَھَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَ رَجُلٌ قَامَ اِلٰی اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَہٗ وَنَھَاہُ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہوں گے پھر وہ شخص جو کسی امام امیر کے پاس گیا اور اس کو کسی بات کا حکم دیا یا کسی بات سے اس کو روکا اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص جو کسی امام کے پاس پہنچا اور اس کو کسی بات کا حکم دیا یا کسی بات سے روکا۔

تشریح: اس حدیث میں حضرت حمزہ کی فضیلت ظاہر ہے اس لئے کہ آپ کو تمام شہداء کی سرداری نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت امام حسین کی سرداری بھی شہداء میں مسلم ہے۔

باب ۱۸۸: فَضِیْلَۃُ الزُّبَیْرِ ! حضرت زبیر کی منقبت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِالْخَبَرِ لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ فَنْطَلِقُ الزُّبَیْرُ فَیَاْتِیْہِ بِالْخَبَرِ کَانَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیٌّ وَّ حَوَارِیُّ الزُّبَیْرُ

حضرت ابو حنیفہ محمد بن منکدر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غزوہ خندق کی شب کو کون ہم کو قوم کی خبر لا کر دے گا۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ پس حضرت زبیر جاتے ہیں اور خبر لاتے ہیں اس پر نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر نبی کا ایک حواری خاص ہوتا ہے اور میرا حواری خاص زبیر ہے

تشریح: حضرت زبیر کو حضور ﷺ نے حواری ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

باب۱۸۹: فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ سَمَرَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَۃٍ قَالَ فَخَرَجَا وَ خَرَجَ مَعَھُمَا فَمَرُّوْا بِابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ ھُوَ یَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَقْرَاْہُ عَلٰی قِرَاءَۃِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّ جَعَلَ یَقُوْلُ لَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ فَاَتَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ یُبَشِّرَانِہٖ فَسَبَقَ اَبُوْ بَکْرٍ عُمَرَ اِلَیْہِ فَبَشَّرَہٗ وَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ اَمَرَہٗ بِالدُّعَاءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا لَا یَزُوْلُ وَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَۃَ نَبِیِّکَ فِیْ جَنَّۃِ الْخُلْدِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ سَمَرَا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَخَرَجَا وَ خَرَجَ مَعَھُمَا فَمَرُّوْا بِابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ ھُوَ یَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَقْرَاْہُ عَلٰی قِرَاءَۃِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّ جَعَلَ یَقُوْلُ سَلْ تُعْطَہٗ وَ ذَکَرَ تَمَامَ الْاَوَّلِ۔

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت ابو بکر و عمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے فرمایا کہ یہ دونوں اصحاب اور نبی ﷺ باہر نکلے اور تینوں بزرگوں کا گزر عبداللہ بن مسعود پر ہوا اور وہ تلاوت قرآن میں مصروف تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ قرآن کو اس نہج سے پڑھے جس سے کہ وہ اترا ہے تو اس کو چاہیے کہ ابن ام عبد کی قرات کے طریقے پر پڑھے اور حضور ﷺ فرمانے لگے سوال کرو دیے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابو بکر و عمر ان کے پاس انکو خوشخبری سنانے کیلئے چلے تو حضرت ابو بکر نے اس میں پیش قدمی فرمائی اور ان کو اس امر کی خوشخبری دی اور یہ خبر دی کہ نبی ﷺ نے ان کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے ایسا دائمی ایمان مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور ایسی نعمتیں جو کبھی ختم نہ ہوں اور تیری جنت الخلد میں تیرے نبی ﷺ کا ساتھ۔ اور ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ کے بارے میں یوں ہے کہ حضرات ابو بکر و عمر ایک رات نبی ﷺ کے ہاں گفتگو میں مصروف تھے پھر دونوں اصحاب اور نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور ابن مسعود کے پاس پہنچے جب وہ نماز تہجد میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن کو حسن و تازگی سے پڑھے جیسا کہ وہ اترا ہے تو اس کو چاہیے کہ عبداللہ بن مسعود کی قرات میں پڑھے پھر آپ فرمانے لگے مانگو دیے جاؤ گے (آگے حسب سابق حدیث ہے)

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْتَہٗ اَرْسَلَ وَالِدَتَہٗ اُمَّ عَبْدٍ تَنْظُرُ اِلٰی ھَدْیِ النَّبِیِّ ﷺ وَدَلِّہٖ وَسَمْتِہٖ فَتُخْبِرُہٗ بِذَالِکَ فَیَتَشَبَّہُ بِہٖ.

حضرت ابوحنیفہ عون سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کاشانہ نبوت میں تشریف لاتے تو یہ اپنی والدہ ام عبد کو اندر بھیجتے تا کہ وہ نبی پاک ﷺ کے وقار و ہیبت کو دیکھیں لہذا وہ آ کر ان کو خبر دیتیں اور حضرت عبداللہ ان کی نقل اتارتے۔

مشکل الفاظ: ھدی النبی، نبی پاک کی خدمت میں فتخبر تو وہ خبر دیتی

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود حضور ﷺ کے زندگی کے ہر گوشے کی معلومات کی ٹوہ میں رہتے تھے تا کہ آپ ﷺ کی زندگی کا کوئی پہلو پوشیدہ نہ رہے۔ گھر کی معلومات کے حصول کے لئے اپنی والدہ کو بھیجتے وہ آ کر آپ کے طرز عمل کو بتلاتیں تو آپ ایسا ہی طرز عمل اختیار فرماتے تھے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبُ حَصِیْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ صَاحِبُ عَصَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ صَاحِبُ رِدَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ صَاحِبُ الرَّاحِلَةِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ صَاحِبُ سِوَاكِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبُ الْمِیْضَاةِ وَصَاحِبُ النَّعْلَیْنِ.

حضرت ابوحنیفہ عون سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ حضور ﷺ کے سجادہ بردار تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے عصا بر تھے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر بھی اپنے پاس رکھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ سواری کی نگرانی بھی وہ کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک بھی انہی کے پاس رہا کرتی تھی اور وضو کا لوٹا اور آپ کے جوتے مبارک بھی انہی کے پاس ہوتے تھے۔

تشریح : حضرت عبداللہ بن مسعود کو یہ شرف حاصل ہے کہ سفر و حضر میں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش پیش تھے اسی وجہ سے سرکار نے ان کو دعائیں دیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا كِذْبَةً وَّاحِدَةً كُنْتُ اُرَحِّلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتٰى رَحَّالٌ مِّنَ الطَّائِفِ فَسَاَلَنِيْ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اُتِيَ بِهَا قَالَ مَنْ رَحَّلَ لَنَا هٰذِهٖ قَالُوْا رَحَّالُكَ قَالَ مُرُوْا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَلْيُرَحِّلْ لَنَا فَاُعِيْدَتْ اِلَى الرَّاحِلَةِ.   وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ النَّبِيُّ ﷺ جِئْنِيْ بِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ فَجَاءَ بِيَ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلَيْهِ قُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ الرَّاحِلَةِ قِيْلَ الطَّائِفِيُّ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا.

حضرت ابوحنیفہ وہ معن سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا ہوں سوائے ایک جھوٹ کے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نبی ﷺ کی اونٹنی پر کجاوہ باندھتا تھا کہ ایک کجاوہ باندھنے والا طائف سے آیا اور مجھ سے دریافت کرنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا کجاوہ زیادہ پسند ہے میں نے کہا کہ طائف اور مکہ والا۔ اور آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے۔ پھر جب کجاوہ سے کسی ہوئی اونٹنی خدمت میں حاضر کی گئی۔ آپ نے پوچھا یہ ہمارا کجاوہ کس نے باندھا ہے۔ سب نے کہا آپ کے لئے کجاوہ باندھنے والے نے۔ آپ نے فرمایا کہ ابن ام عبد سے کہو کہ

وہ ہمارا کجاوہ باندھتے۔ پھر میں نے دوبارہ کجاوہ کسا۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص طائف سے آیا۔ اور مجھ سے وہ طائفی پوچھنے لگا کہ حضور ﷺ کو کونسا کجاوہ پسند ہے۔ میں نے کہا طائف یا مکہ کا۔ جب حضور ﷺ باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ یہ کجاوہ کس نے کسا ہے تو کہا گیا کہ ایک طائفی نے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں۔

تشریح:۔ اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی منقبت کا پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے مزاج سے کتنا آشنا تھے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ اَرْحَلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَحَّالٌ مِّنَ الطَّائِفِ فَقَالَ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِهَا قَالَ مَنْ رَّحَلَ لَنَا هٰذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالَ رَحَّالُكَ الَّذِيْ اُتِيْتَ بِهٖ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدَّ الرَّاحِلَةَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

ابوحنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا کبھی جھوٹ نہ بولا مگر ایک بار۔ ہوا یوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ کسا کرتا تھا طائف سے ایک کجاوہ کسنے والا آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سا کجاوہ پسند ہے میں نے کہا کہ طائف اور مکہ والا۔

حالانکہ آپ ان کو ناپسند فرماتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کے لئے اس نے کجاوہ کس لیا اور وہ آپ کے روبرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹنی پر یہ کجاوہ کس نے کسا ہے۔ کسی نے کہا آپ کا وہ کجاوہ کسنے والا جو آپ کے پاس طائف سے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اونٹنی کو ابن مسعود کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ کجاوہ کسیں۔

تشریح: اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر وقت یہ چاہتے تھے کہ حضور کی خدمت صرف میں ہی کروں۔

باب ۱۹۰: فَضِيلَةُ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْرَابِيٌّ يُّجْحَدُ بَيْعَهٗ فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَشْهَدُ لَقَدْ بِعْتَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَهٗ قَالَ تَجِيْئُنَا بِالْوَحْيِ مِنَ السَّمَاءِ فَنُصَدِّقُكَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَعْرَابِيٍّ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَجْحَدُ بَيْعًا قَدْ عَقَدَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بِعْتَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ تَجِيْئُنَا بِالْوَحْيِ مِنَ السَّمَاءِ فَنُصَدِّقُكَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَجَازَ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ حَتّٰى مَاتَ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک اعرابی آپ سے بیع کا انکار کر رہا تھا۔ تو حضرت خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اعرابی تو نے بیع کی رسول اللہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیسے جانا تو حضرت خزیمہ نے کہا کہ آپ وحی آسمانی بیان کرتے ہیں اور ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر ٹھہرایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت خزیمہ کا گزر ایک اعرابی کے پاس سے ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا اور ایک بیع سے انکار کرتا تھا۔ جو وہ رسول اللہ ﷺ سے کر چکا تھا۔ اس پر حضرت خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اے اعرابی کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے بیع کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ حضرت خزیمہ نے جواب دیا کہ آپ ہمارے پاس وحی آسمانی لاتے ہیں اور ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو شخصوں کی شہادت کے برابر ٹھہرایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرتے دم تک خزیمہ کی گواہی دو شخصوں کی گواہی کے برابر ہے۔

تشریح:۔ اس سے حضرت خزیمہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ ان اکیلے کی گواہی دو کے برابر تھی۔

باب ۱۹۱: فَضِيْلَةُ خَدِيْجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بُشِّرَتْ خَدِيْجَةُ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ لَا صَخَبٌ فِيْهَا وَلَا نَصَبٌ.

حضرت ابوحنیفہ یحیٰی بن سعید سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ کو خوش خبری دی گئی جنت میں ایسے محل کی جس میں نہ شور ہوگا نہ رنج وملال۔

باب۱۹۲: فَضِيْلَةُ عَائِشَةَ صَدِيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ لَيَهُوْنُ عَلَىَّ الْمَوْتُ اِنِّىْ رَاَيْتُكِ زَوْجَتِىْ فِى الْجَنَّةِ. وَفِىْ رِوَايَةٍ اِنِّىْ رَاَيْتُكِ زَوْجَتِىْ فِى الْجَنَّةِ ثُمَّ الْتَفَتَ وَقَالَ هَوَّنَ عَلَىَّ الْمَوْتُ لِاَنِّىْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ فِى الْجَنَّةِ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ موت مجھ پر آسان ہوگئی کہ میں نے تجھے جنت میں اپنی زوجہ دیکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا تم کو اپنی زوجہ جنت میں۔ پھر توجہ فرمائی اور فرمایا کہ مجھ پر موت آسان وسہل ہوگئی کیونکہ میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھ لیا۔

مشکل الفاظ ۔یھون۔ وہ آسان ہوگئی، التفت۔ آپ نے توجہ کی۔

تشریح: حضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّ لِىْ

خِلَالٌ سَبْعٌ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ كُنْتُ أَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ أَبًا وَأَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَنِي حَتَّى أَتَاهُ جِبْرَائِيلُ بِصُورَتِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ وَمَا رَآهُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِي وَكَانَ يَأْتِيهِ جِبْرَئِيلُ وَأَنَا مَعَهُ فِي شِعَارِهِ وَلَقَدْ نَزَلَ فِي عُذْرِي كَادَ أَنْ يَهْلِكَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَلَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَلَيْلَتِي وَيَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي۔

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھ میں سات عادتیں ایسی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات میں سے کسی ایک میں نہ تھیں۔ (اوّل) یہ کہ میرے والد بھی حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں خود بھی حضور ﷺ کو سب سے زیادہ پیاری تھی۔ (دوم) یہ کہ مجھ سے کنوارے ہیں میں حضور ﷺ نے نکاح کیا۔ (سوئم) یہ کہ مجھ سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام میری صورت میں آپ کے پاس ظاہر نہ ہوئے۔ (چہارم) یہ کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور میرے علاوہ ازواج میں سے کسی نے ان کو نہیں دیکھا (پنجم) یہ کہ جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے اور میں آپ کے شعار میں ہوتی (ششم) یہ کہ میرے بارے میں برأت اتری اور قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جاتیں۔ (ہفتم) یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی روح میرے گھر میں قبض ہوئی۔ میری باری کی رات اور دن میں اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان۔

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيَّ سَبْعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِي وَاحِدَةٍ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي

وَاَنَا بِكْرٌ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ بِكْرًا غَيْرِيْ وَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَتِيْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِصُوْرَةِ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِيْ وَاَرَانِيْ جِبْرَئِيْلَ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِيْ وَكُنْتُ مِنْ اَحَبِّهِنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَاَبًا وَنَزَلَتْ فِيْ اٰيَاتٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَادَانْ يُهْلِكَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِيْ لَيْلَتِيْ وَيَوْمِيْ وَتُوُفِّيَ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ فِيَّ سَبْعَ خِصَالٍ مَا هُنَّ فِيْ وَاحِدَةٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ تَزَوَّجَنِيْ بِكْرًا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِيْ وَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَتِيْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ وَلَمْ يَاْتِهِ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَةِ اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِيْ وَكُنْتُ اَحَبَّهُنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَاَبًا وَاُنْزِلَ فِيْ عُذْرٌ كَادَانْ يُهْلِكَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِيْ يَوْمِيْ وَلَيْلَتِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَرَانِيْ جِبْرَئِيْلَ (عَلَيْهِ السَّلَام) وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِيْ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت عون سے وہ عامر الشعبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی میں نہیں ہیں۔ مجھ سے نکاح کیا جب میں کنواری تھی اور آپ نے اپنی کسی بیوی سے کنوارے پن میں میں نکاح نہ کیا۔ اور جبرائیل علیہ السلام میری صورت میں اترے اس سے پہلے کہ آپ مجھ سے نکاح کریں۔ حالانکہ میرے علاوہ آپ کی کسی بیوی کی صورت میں نہ آئے۔ اور نبی پاک ﷺ نے مجھے جبرائیل علیہ السلام کو دکھایا حالانکہ اپنی کسی بیوی کو نہیں دکھایا۔ اور میں آپ کو اپنی ذات سے بھی بہت پیاری تھی اور میرے والد بھی آپ کو بہت محبوب تھے۔ اور میرے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات اتریں۔ قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جاتیں۔ اور میری باری کی

رات و دن میں آپ کا وصال ہوا اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان آپ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ کہتی ہیں کہ مجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں جو آپ کی کسی زوجہ میں نہیں ہیں۔ مجھ سے نکاح کیا کنواری ہونے کی حالت میں اور میرے علاوہ کسی اور بیوی سے کنوارے پن کی حالت میں نکاح نہیں کیا۔ اور جبرئیل علیہ السلام میری صورت میں ظاہر ہوئے۔ مجھ سے نکاح کرنے سے قبل حالانکہ میرے علاوہ آپ کی کسی بیوی کی شکل میں آپ کے پاس نہیں آئے۔ اور اپنی ذات سے میں آپ کو خوش اور پیاری تھی اور میرے والد بھی آپ کو بہت پسند تھے اور میرے بارے میں برات نازل ہوئی قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جائیں۔ اور میری باری میں آپ کی وفات ہوئی اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان اور مجھ کو جبرائیل دکھایا۔ میرے علاوہ اپنی ازواج میں سے کسی کو نہیں دکھایا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِی الصِّدِّیْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّیْقِ الْمُبَرَّأَةُ حَبِیْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حدیث بیان کیا کرتے تو کہا کرتے کہ حدیث بیان کی مجھ سے صدیقہ نے جو بیٹی ہیں حضرت صدیق کی۔ جو پاک دامن ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ ہیں

تشریح: حضرت عائشہ کی سچائی اور پاکدامنی ہونے کا تذکرہ ان کے نام کے ساتھ کرنا سنت صحابہ ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اِسْتَاذَنَ عَلٰی عَائِشَةَ لِیَعُوْدَهَا فِیْ مَرَضِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اِنِّیْ اَجِدُ غَمًّا وَّکَرْبًا فَانْصَرِفْ فَقَالَ الرَّسُوْلُ مَا اَنَا بِالَّذِیْ یَنْصَرِفُ حَتّٰی اَدْخُلَ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهَا بِذٰلِکَ فَاَذِنَتْ لَهٗ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَجِدُ غَمًّا وَّ کَرْبًا وَّاَنَا مُشْفِقَةٌ مِمَّا اَخَافُ اَنْ اُهْجَمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْشِرِیْ فَوَاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَائِشَةُ فِی الْجَنَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّزَوِّجَهٗ جَمْرَةً مِّنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ فَرَّجْتَ فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی تا کہ ان کی بیمار پرسی کریں حضرت عائشہ نے کہلوایا کہ میں اس وقت غم والم میں مبتلا ہوں۔ لہذا آپ واپس جائیں۔ اس پر حضرت ابن عباس نے قاصد سے کہا کہ میں بغیر حاضری دیئے واپس جانیوالا نہیں۔ قاصد واپس گیا اور یہی کلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دہرایا تو آپ نے ان کو آنے کی اجازت دی۔ پھر آپ بولیں کہ میں غم والم میں مبتلا ہوں اور میں ڈرتی ہوں بوجہ اپنے علم کے ہجوم موت سے۔ پس ابن عباس نے ان سے کہا خوشخبری حاصل کیجئے۔ قسم اللہ کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ جنت میں ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اس سے شریف تر و باعزت تر تھے کہ ان کا نکاح دوزخ کی ایک چنگاری سے کرتا اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم نے میرے رنج کو دور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے رنج و غم کو دور کرے۔

تشریح: ان احادیث سے حضرت عائشہ کے خلاف زبان طعن دراز کرنے

والوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

باب ۱۹۳: فَضِيْلَةِ الشَّعْبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمَغَازِي وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُهُ' قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ حَدِيْثَهُ' اَنَّهُ' يُحَدِّثُ كَاَنَّهُ' شَهِدَ الْقَوْمَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عامر شعبی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب وہ مغازی کے بیان کا آغاز کرتے اور ابن عمر اس کو سنتے تو سنتے وقت کہتے کہ یہ ایسا بیان کرتے ہیں کہ گویا قوم کے ساتھ تھے۔

تشریح : یعنی حضرت شعبی کا اسلوب بیان بڑا خوبصورت تھا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ دَاؤدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ اَنَّهُ' كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّهُ' لَيُحَدِّثُ حَدِيْثًا كَاَنَّ يَشْهَدُ

حضرت شعبی کے بارے میں نقل ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سیر و مغازی بیان کرتے ایسے مجمع میں۔ جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے تو وہ کہتے کہ عامر ایسی بات بیان کرتے ہیں گویا یہ معرکہ میں از خود موجود تھے

باب ۱۹۴: فَضَائِلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلْقَمَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ

حضرت ابراہیم، علقمہ اور عبداللہ کے فضائل

حدیث: زُفَرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ

كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَكُلُّ مَنْ رَأَى هَدْيَهُ يَقُولُ كَانَ هَدْيُهُ، هَدْيَ عَلْقَمَةَ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى عَلْقَمَةَ يَقُولُ كَانَ هَدْيُهُ، هَدْيَ عَبْدِاللّٰهِ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَدْيَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ هَدْيُهُ، هَدْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت زفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حماد کو یہ کہتے سنا کہ جب میں ابراہیم نخعی کو دیکھتا تو ان کی خصلت و سیرت کو دیکھنے والا ہر ایک کہتا کہ ان کی خصلت عین حضرت علقمہ کی خصلت و سیرت ہے اور جو علقمہ کو دیکھتا تو وہ کہتا کہ ان کی سیرت و خصلت عین عبداللہ بن مسعود کی سیرت و خصلت ہے۔ اور جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی خصلت و سیرت کو دیکھتا تو وہ یہ کہتا کہ یہ بعینہ رسول اللہ ﷺ کے خصائل سے ہیں۔

باب ۱۹۵: فَضِيْلَةِ إِمَامِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت

حدیث: أَبُوْ حَمْزَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ دَاوُدَ يَقُولُ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ أَدْرَكْتَ مِنَ الْكُبَرَاءِ قَالَ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَطَاؤُسًا وَعِكْرَمَةَ وَمَكْحُوْلًا وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ وَالْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ وَأَبَا الزُّبَيْرِ وَعَطَاءً وَقَتَادَةَ وَإِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ وَنَافِعًا وَأَمْثَالَهُمْ

حضرت ابوحمزہ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ آپ نے بڑے تابعین میں سے کن کن کی صحبت کا فیض اٹھایا ہے تو آپ نے کہا کہ قاسم، سالم، طاؤس، عکرمہ، مکحول، عبداللہ بن دینار، حسن بصری، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، عطاء، قتادہ، ابراہیم، شعبی، نافع اور ان جیسوں کی۔

تشریح: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ان جلیل القدر لوگوں سے فیض حاصل کیا اور تقریباً 24 صحابہ کرام سے شرف ملاقات بھی حاصل ہے۔

كِتَابُ فَضْلِ اُمَّتِهٖ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی اُمت کی فضیلت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّسْجُدُوْا سَجَدَتْ اُمَّتِىْ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْاُمَمِ طَوِيْلًا قَالَ فَيُقَالُ ارْفَعُوْا رُؤُسَكُمْ فَقَدْ جُعِلَتْ عَدُوُّكُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت ابو بردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سب لوگ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھ سکیں گے اور میری امت تمام امتوں سے پہلے دو لمبے سجدے کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میری امت سے کہا جائیگا کہ اپنے سر اٹھاؤ اور البتہ میں نے تمہارے دشمن یہود و نصاری کو آگ کے لئے تمہارا بدل و عوض بنا دیا۔

تشریح: یہ سرکار دو عالم کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو اس شرف سے نوازا کہ انکے دشمن اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو آتش دوزخ کیلئے ان کا فدیہ قرار دیا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُعْطٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَيُقَالُ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ

الْقِيٰمَةِ اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ رَجُلٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دُفِعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهَا

حضرت ابوحنیفہ ابو بردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر ایک کو یہود و نصاریٰ میں سے ایک شخص دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ یہ آگ کے لئے تمہاری طرف سے فدیہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو البتہ اللہ تعالیٰ اس امت سے ہر آدمی کو اہل کتاب میں سے ایک کافر دیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر آدمی کو اہل کتاب میں سے ایک آدمی حوالہ کیا جائے گا اور اس سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ یہ اُمت رحم کی گئی ہے اس کا عذاب اس کو پہلے ہی مل جائے گا یعنی دُنیا میں۔

تشریح: مسلمانوں کو دنیا میں کئی تکالیف اور مصیبتیں آتی ہیں ان کے بدلے میں جنت دی جاتی ہے اور یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے بدلے میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ

تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ اُمَّتِیْ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَانُوْنَ صَفًّا.

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا اس سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی ہو انہوں نے کہا کہ بیشک پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے خوش ہو کہ تم ایک تہائی اہل جنت ہو سب نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے خوش ہو کہ تم اہل جنت کے نصف ہو سب نے کہا بیشک۔ تو آپ نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوگی۔

تشریح: حضور ﷺ کی امت اہل جنت کی دو تہائی ہوگی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کی کثرت پر فخر ہوگا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهَا فِی الدُّنْيَا وَزَادَ وَفِیْ رِوَايَةٍ بِالْقَتْلِ.

حضرت ابو حنیفہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری امت بخشی ہوئی امت ہے اس کا وہ عذاب اس کے سامنے دنیا میں ہے اور روایت میں بالقتل وہ لفظ زیادہ ہے یعنی قتل کی وجہ سے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَارِثٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الطَّعْنُ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلٍّ شَهَادَةٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَفِیْ كُلٍّ شُهَدَاءُ.

حضرت ابو حنیفہ زیاد سے وہ یزید بن حارث سے وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت طعن (نیزہ

بازی) اور طاعون سے ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ طعن کو تو ہم سمجھ گئے طاعون کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے دشمنوں جنوں کا نیزہ چبھونا ہے اور ان سب میں درجہ شہادت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں میں شہادت ہے

تشریح:

طاعون کی بیماری اور ناگہانی موت سے امت مصطفوی کو درجہ شہادت حاصل ہوتا ہے!

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّعْنُ قَدْ عَلِمْنَاهُ فَمَا الطَّعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلٍّ شَهَادَةٌ.

حضرت ابو حنیفہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت طعن اور طاعون سے ہے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ طعن تو ہم نے جان لیا لیکن طاعون کیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ تمہارے دشمن جنوں کا نیزہ چبھونا ہے اور ان سب میں شہادت کا درجہ ہے۔

تشریح: طاعون کی حقیقت کو بیان فرمایا کہ یہ وہ مہلک وہیبت ناک بیماری ہے جو جنوں کے اثر سے رونما ہوتی ہے

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالضَّحَايَا وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

کھانے پینے کی چیزوں قربانیاں شکار اور ذبیحوں کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر کچلنے والے درندو کے کھانے سے منع فرمایا۔

باب ۱۹۶: اَلنَّهْیُ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ !

ہر چنگل دار جانور کا کھانا منع ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہر چنگل والے پرندہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے

تشریح: باز شکرہ، گدھ، چیل، شاہین وغیرہ شکاری چنگل دار پرندے اس کلمہ سے حرام قرار دیے گئے ہیں۔

باب ۱۹۷: اَلنَّهْیُ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ

پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ البراء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا۔

تشریح: یہ حدیث تقریباً چودہ صحابہ کرام سے مروی ہے ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ پالتو اور گھریلو گدھوں کے کھانے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

باب ۱۹۸: اَلنَّهْیُ عَنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ !

حشرات الارض کے کھانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِیْنَا عَنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ

حضرت ابو حنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں زمین کے کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے منع کیا گیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ ضِفْدَعًا فَعَلَیْهِ شَاةٌ مُحْرِمًا کَانَ اَوْ حَلَالًا

حضرت ابو حنیفہ ابی الزبیر المکی سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مینڈک کو قتل کرے تو اس پر ایک بکری ہے خواہ وہ محرم ہو یا حلال

تشریح: مینڈک کو کسی بھی بنیاد پر مارنے والے پر ایک بکری کفارہ ہے یعنی اس کے بدلے ایک بکری صدقہ کرے بعض علماء نے میڈیکل کے سٹوڈنٹس کیلئے تجربات کی ضرورت کیلئے جائز قرار دیا ہے۔

باب۱۹۹: حُکْمُ اَکْلِ الضَّبِّ

گوہ کے کھانے کا حکم!

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهٗ اُهْدِیَ لَهَا ضَبٌّ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهَا عَنْ اَکْلِهٖ فَجَاءَ سَائِلٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتُطْعِمِیْنَ مَالَا تَاْکُلِیْنَ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ان کی خدمت میں گوہ بطور ہدیہ بھیجی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ان کو اسکے کھانے

سے روکا اس کے بعد ایک بھکاری آیا میں نے یہ بھکاری کو دینے کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم خود نہیں کھاتیں اسے دوسروں کو کھلاتی ہو۔

تشریح: امام اعظم گوہ کو مکروہ قرار دیتے ہیں امام شافعی و مالک اس کو حلال سمجھتے ہیں

باب۲۰۰: صَیْدُ الْکِلَابِ الْمُعَلَّمَۃِ!

سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے شکار کرنا

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَبْعَثُ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَۃَ فَنَاْکُلُ مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْنَا فَقَالَ اِذَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا مَالَمْ یَشْرَکْھَا کَلْبٌ غَیْرُھَا قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدُنَا یَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ فَسَمَّیْتَ فَخَرَقَ فَکُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام سے وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتے ہیں تو وہ جو شکار ہمارے لئے پکڑلیں تو کیا ہم اسے کھالیں۔ آپ نے فرمایا جب کہ ان کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو اور کوئی بے سدھایا ہوا کتا اس کے ساتھ شکار میں شریک نہ ہوا ہو میں نے کہا اگر وہ شکار مر جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر چہ مر جائے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ایک شخص بے پر والا تیر شکار کے لئے مارتا ہے۔ (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ کہہ کر تیر مارا اور اس تیر نے اس میں گھس کر اس کو پھاڑ ڈالا تو اسے کھاؤ اور اگر شکار اس تیر کے عرض سے مرا تو اس کو نہ کھاؤ۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا جَزَرَ عَنْہُ الْمَاءُ فَکُلْ.

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مچھلی کو چھوڑ دے پانی تو اس کو کھاؤ۔

تشریح: سب مچھلیاں حلال ہیں جو مچھلی پہلے مر کر پانی پر تیرتی ہو تو ایسی کا کھانا جائز نہیں۔

باب ۲۰۱: اَلتَّخْیِیْرُ فِیْ اَکْلِ الْجَرَادِ !

ٹڈی کے کھانے میں اختیار ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثَرُ جُنْدِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ.

حضرت ابوحنیفہ کہتے ہیں میں نے عائشہ بنت عجرد سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین میں اللہ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈی کا ہے۔ میں اس کو نہ کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

تشریح: ٹڈی کے کھانے میں اختیار دیا گیا ہے۔ حرام قرار نہیں دیا گیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ عِبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ بَعِیْرًا مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَطَلَبُوْہُ فَلَمَّا اَعْیَاھُمْ اَنْ یَّاْخُذُوْہُ رَمَاہُ رَجُلٌ بِسَھْمٍ فَاَصَابَ فَقَتَلَہٗ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَ بِاَکْلِہٖ وَقَالَ اِنَّ لَھَا اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوُحُوْشِ فَاِذَا خَشِیْتُمْ مِّنْھَا فَاصْنَعُوْا مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ بِھٰذَا الْبَعِیْرِ ثُمَّ کُلُوْہُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ بَعِیْرًا مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَرَمَاہُ رَجُلٌ بِسَھْمٍ فَقَتَلَہٗ فَسُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَکْلِہٖ فَقَالَ کُلُوْہُ فَاِنَّ لَھَا اَوَابِدَ

كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ.

حضرت ابوحنیفہ سعید عبایہ بن رفاعہ سے وہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھڑک کر بھاگ پڑا۔ پس اس کے پکڑنے کی فکر ہوئی جب اس نے تھکا مارا تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اس کو مار ڈالا۔ پس انہوں نے حضور ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح بعض بھڑ کے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا جب تم کو ان کے بارے میں خوف ہو تو ایسا کرو۔ جیسا کہ تم نے اس اونٹ کے ساتھ کیا پھر اس کو کھاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھڑک کر بھاگ پڑا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اسے ماردیا۔ نبی ﷺ سے اس کے کھانے کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو کھاؤ کیونکہ وحشی جانوروں کی طرح یہ اونٹ بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں۔

تشریح: یعنی بدکے ہوئے اونٹ کو وحشی جانور قرار دیا اور اس کا کھانا تیر مار کر جائز قرار دیا۔

بابٌ۲۰۲: النَّهْيُ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

جانوروں کو ہدف بنانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ سے منع فرمایا ہے

تشریح: مجثمہ وہ جانور ہے جس کو سامنے باندھ کر تیر بازی کیلئے نشانہ بنایا جائے ایسا جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے اس طرح کرنا بہت بڑا جرم ہے جانوروں کے ساتھ بھی رحم دلی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

باب۲۰۳: جواز الذبح بِالْمَرْوَةِ!

عورت کا پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ کَعْبَ بْنِ مَالِکٍ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ غُنَیْمَۃَ کَانَتْ لَھَا رَاعِیَۃٌ فَخَافَتْ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْھَا الْمَوْتَ فَذَبَحَتْھَا بِمَرْوَۃٍ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ ﷺ بِاَکْلِھَا

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ کعب بن مالک نبی پاک ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اسے کسی بکری کے مرنے کا خطرہ ہوا تو اس نے اس بکری کو پتھر کے ساتھ ذبح کر ڈالا تو نبی پاک ﷺ نے اس بکری کے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

تشریح: بعض لوگ تو یہاں کہتے ہیں کہ عورت کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز نہیں ہے یہ تصور بالکل غلط ہے اس سلسلہ میں مرد اور عورت کا یکساں حکم ہے اس حدیث پاک میں عورت کے ذبیحہ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ چھری وغیرہ نہ ملے تو نوک دار پتھر یا ایسی چیز جس سے ذبح کیا جاسکے اس کیساتھ ذبح کیا جاسکتا ہے اور اس کا کھانا مطلقاً جائز ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ خَرَجَ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِبَلَ اُحُدٍ فَمَرَّ فِیْ طَرِیْقِہٖ فَاصْطَادَ اَرْنَبًا فَلَمْ

يَجِدُ مَا يَذْبَحُهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلَّقَهَا بِيَدِهٖ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ يَعْنِي الْحَجَرَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا

وَفِي رِوَايَةٍ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أَرْنَبًا بِأُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا

حضرت ابوحنیفہ سے وہ شعبی سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک لڑکا احد کی طرف نکلا اس نے اپنے راستہ میں جاتے ہوئے ایک خرگوش کا شکار کیا اسے ذبح کرنے کیلئے کوئی چیز نہ ملی تو اس نے اس کو پتھر کے ساتھ ذبح کر دیا پھر وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے دو خرگوش مارے اور ان کو پتھر سے ذبح کیا تو نبی پاک ﷺ نے اس کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔

اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ بنی سلمہ کے ایک شخص نے احد پہاڑ میں ایک خرگوش شکار کیا جب اسکو کوئی چھری نہ مل سکی تو اس نے خرگوش کو پتھر سے ذبح کر دیا نبی پاک ﷺ نے اسکو خرگوش کے کھالینے کا حکم دیا

تشریح: ان احادیث سے دو بنیادی مسائل کی وضاحت موجود ہے ایک یہ کہ خرگوش حلال جانور ہے اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں ہے

دوم یہ کہ اگر چھری وقت ذبح میسر نہیں ہے تو ایسا نوک دار پتھر جس سے جانور کو ذبح کیا جا سکے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَکَلَ مِنْ ذَبِیْحَةِ اِمْرَاَةٍ وَنَهٰی عَنْ قَتْلِ الْمَرْاَةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراھیم سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کا ذبیحہ تناول فرمایا اور (لڑائی میں) عورت کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ: ذبیحة . ذبح کی ہوئی چیز۔

تشــریح: اس حدیث میں عوامی غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے عورت کا ذبیحہ تناول فرمایا۔

باب۲۰۴: فِیْ فَضِیْلَةِ اَیَّامِ عَشَرَةِ الْاَضْحٰی

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت میں

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ الْاَضْحٰی فَاَکْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

حضرت ابوحنیفہ بن راشد سے وہ مسلم البطین سے وہ سعید بن جبیر وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے بڑھ کر کوئی دن افضل نہیں ہے لہٰذا ان دنوں میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو

مشکل الفاظ: فاکثروا فیھن ،تو ان میں کثرت سے کرو۔

تشــریح: اس حدیث پاک میں عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔

ان میں سے بڑھ کر کسی اور دن کی عبادت اللہ کے پاس محبوب وافضل نہیں ہے

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَشْعَرَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَمَّنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اُمَّتِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

حضرت ابو حنیفہ ہیثم وہ عبدالرحمٰن بن سابط سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دو بالوں والے چت کبرے رنگ کے مینڈھوں کی قربانی کی ایک اپنی طرف سے اور دوسری اپنی امت کے ہر کلمہ گو امتی کی جانب سے اور اسی حدیث کی ایک اور سلسلہ سے روایت ہے جس میں حضرت جابر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے اپنی جانب سے قربانی کی اور ایک قربانی ہر کلمہ گو امتی کی جانب سے کی اس سے ثابت ہوا کہ زندہ اور مردہ سب کی طرف سے جو کوئی بھی نیک عمل کیا جائے اس کو ثواب ملتا ہے اب اندازہ کریں کہ قربانی ایک ہے اور بے شمار امتیوں کو مکمل ایک قربانی کا ثواب ملتا ہے ہمیں بھی اپنی قربانی میں نبی پاک ﷺ کو شامل کرنا چاہیے۔

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ اَنَّهٗ ذَبَحَ شَاةً قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ تَجْزِئُ عَنْكَ وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم اور شعبی سے وہ ابو بردہ بن نیار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز عید سے پہلے ایک بکری قربانی کے لئے ذبح کی تو نبی

پاک ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ یہ قربانی صرف تمہاری طرف سے کافی ہے مگر تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

تشریح: جہاں پہ نماز عید واجب ہے وہاں کوئی شخص نماز عید سے قبل قربانی نہیں کر سکتا ہے۔ اگر نماز عید سے پہلے قربانی کی جائے گی تو وہ قربانی نہ ہوگی دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔ مگر یہ اس صحابی کی خصوصیت تھی اور نبی کریم ﷺ کا اختیار تھا۔

حدیث: أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَّ حَمَّادٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لِيُوَسِّعَ مُوْسِعُكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ۔

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ حماد سے ان دونوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کو رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا تاکہ تمہارا صاحب حیثیت شخص فقیر کو فراخی دے۔

مشکل الفاظ: لحوم الاضاحی، قربانی کا گوشت

تشریح: ابتداء میں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ گھر میں رکھنے کی ممانعت تھی وجہ یہ تھی کہ قربانی کرنے والے کم تھے اور غریب اور نادار لوگ زیادہ تھے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ غریب و نادار لوگ قربانی کے گوشت سے مستفید ہو سکیں۔

اب جب صاحب حیثیت اشخاص کی تعداد بڑھی اور مساکین کم ہو گئے تو تین دن کی پابندی اٹھالی گئی۔ مگر اب بھی اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کوئی غریب اور ضرورت مند شخص ہے تو اس کو گوشت دیا جائے۔

باب ۲۰۵: فَضِیْلَةُ الْخَلِّ سرکہ کی خوبیاں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَ مُسْعِرٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَیْهِ وَ قَرَّبَ اِلَیْهِ خُبْزًا وَ خَلًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر محارب بن دثار سے روایت کرتے ہیں کہ محارب حضرت جابر کے پاس گئے اور انہوں نے روٹی اور سرکہ محارب کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو تکلف سے منع فرمایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف برتتا، اور البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکہ کیا خوب ترکاری ہے۔

مشکل الفاظ: التکلف، تکلف کرنا، تکلیف اٹھانا،

الادام، ترکاری، سالن، الخل، سرکہ

تشریح: اس حدیث میں تکلف کی ممانعت آئی ہے۔ ابن عساکر میں روایت ہے لاتکلفوا للضیف، کہ مہمان کے لئے تکلف نہ کرو، اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ کوئی اپنی قدرت وحیثیت سے اونچا تکلف اپنے مہمان کے لئے نہ کرے۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ میری امت کے نیک بخت تکلف سے بری ہے۔

یہ بات حقیقت ہے کہ خواہ مخواہ تکلف کرنے سے انسان خود پریشان ہوتا ہے اور مہمان کے ساتھ وہ محبت اور پیار کا رشتہ نہیں رہتا بلکہ دکھاوا اور ریاکاری کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔

نہ بڑھاؤ آپس میں تکلف کی عادت زیادہ　　　　مبادا کہ ہو جائے کچھ نفرت زیادہ

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَافِرُ یَأْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَأْکُلُ فِیْ مَعًی وَّاحِدٍ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

مشکل الفاظ : امعاءُ ، آنتیں۔

تشریح : یعنی کافر بے حساب کھاتا ہے اور مومن جلد سیر ہو جاتا ہے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ کافر مومن کے مقابلہ میں سات گناہ زیادہ کھاتا ہے کیونکہ اس کے رزق میں برکت نہیں ہوتی۔

باب۲۰۶: اَلنَّهْیُ عَنِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا اٰکُلُ کَمَا یَأْکُلُ الْعَبْدُ وَاَشْرَبُ کَمَا یَشْرَبُ الْعَبْدُ وَاَعْبُدُ رَبِّیْ حَتّٰی یَأْتِیَنِی الْیَقِیْنُ۔

حضرت ابوحنیفہ علی بن الاقمر سے وہ ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا بلکہ ایسی عاجزی سے کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے۔ میں اس طرح پیتا ہوں جس طرح غلام پیتا ہے۔ اور میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھ کو موت آئے۔

مشکل الفاظ : متکئا: ٹیک لگا کر۔

تشریح: ٹیک لگا کر کھانے میں غرور وتکبر کا اظہار ہوتا ہے حضور ﷺ اس طریقہ کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ حضور ﷺ عاجزانہ ہیئت میں بیٹھ کر اللہ کی دی ہوئی نعمتیں تناول فرماتے اور اللہ کا شکریہ ادا کرتے اور یہی امت کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

باب ۲۰۷: اَلنَّهْيُ عَنِ الشُّرْبِ فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
سونے چاندی کے برتن میں پینا منع ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَاَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ قَالَ وَهِيَ لِلْمُشْرِكِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاُخْرٰى

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ چیزیں مشرکین کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

مشکل الفاظ : انیۃ۔ برتن، الحریر ، ریشم، الدیباج، دیباج۔

تشریح : مومنوں کو دنیوی خرافات اور دنیوی زیب وزینت سے منع فرمایا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام آسائشیں کفار کو دنیا میں مل جائیں گی اور مومنین کے لئے آخرت کی نعمتیں اور آسائشیں ہوں گی۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ نَزَلْنَا مَعَ حُذَیْفَةَ عَلٰی دِھْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ فَاَتٰی بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا ثُمَّ دَعَا حُذَیْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتٰی بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ فِضَّةٍ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْھَهٗ فَسَاءَ نَا مَا صَنَعَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَا صَنَعْتُ بِهٖ ھٰذَا فَقُلْنَا لَا فَقَالَ اِنِّیْ نَزَلْتُ عَلَیْهِ فِی الْعَامِ الْمَاضِیْ فَدَعَوْتُ بِشَرَابٍ فَاَتَانِیْ بِشَرَابٍ فِیْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْکُلَ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِیْھَا وَاَنْ نَلْبَسَ الْحَرِیْرَ وَالدِّیْبَاجَ فَاِنَّھَا لِلْمُشْرِکِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَنَا فِی الْاٰخِرَةِ

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے ہمراہ مدائن میں کسی دیہاتی کے یہاں اترے وہ کھانا لایا ہم نے کھایا، پھر حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو چاندی کے پیالہ میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ نے پانی کا برتن اس کے منہ پر مار دیا۔ ہم کو ان کا یہ فعل بہت ناگوار ہوا تو اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس دہقان کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ ہم نے کہا نہیں کہنے لگے گذشتہ سال میں اس کے پاس آیا اور میں نے پانی مانگا تو اس نے مجھے چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چاندی سونے کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ ہم ریشم اور دیباج پہنیں کیونکہ یہ چیزیں مشرکین کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

مشکل الفاظ: فساء نا تو ہم نے برا محسوس کیا۔ العام الماضی، گذشتہ سال

تشریح: حضرت حذیفہ نے دہقان پر جو سخت ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ اس کو پہلے حضور ﷺ کا فرمان بتایا تھا کہ کوئی آدمی چاندی یا سونے کے برتن میں نہ کھائے پیئے

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو آدمی باوجود علم کے بے عملی کرے گا وہ آدمی مجرم اور گناہگار ہوگا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ اِسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ مِنْ دِهْقَانٍ فَاَتٰی بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ نَشْرَبَ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابوفروہ سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں ہمسفر تھے کہ انہوں نے ایک دہقان سے پانی مانگا۔ وہ چاندی کے پیالے میں لے آیا۔ انہوں نے اسکو پھینک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ ان کے لئے دنیا میں ہے اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔

تشریح: مطلب یہ کہ دنیا کی زیب و زینت کفار و مشرکین کے لئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے لئے آخرت کی نعمتیں اور راحتیں ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی دِهْقَانًا فَاَتَاهُ بِهٖ فِیْ جَامٍ فِضَّةٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ ابن ابولیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے ساتھ مدائن میں رفیق سفر تھے کہ انہوں نے ایک دیہاتی سے پانی مانگا۔ وہ

چاندی کے پیالے میں پانی لے آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ان کے لئے ہے اور تمہارے لئے آخرت میں۔

تشریح: یعنی سونے چاندی کے برتن میں کھانا مشرکین، کفار اور متکبرین کی عادت ہے

مسلمانوں کے لئے ابدی راحتیں آخرت میں ہوں گے۔ اور کفار اور مشرکین عذاب میں ہوں گے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دباء اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔

مشکل الفاظ : دباء۔ کدو کا بنا ہوا پیالہ۔

حنتم، یہ بھی اس قسم کے پیالے کو کہا جاتا ہے۔

تشریح : دباء اور حنتم یہ دونوں پیالوں کے نام ہیں۔ ان برتنوں میں دورِ جاہلیت میں شراب اور نبیذ بنائی جاتی تھی، اس لئے ان برتنوں کا استعمال عام حالت میں بھی ممنوع قرار دیا گیا، تاکہ شراب کی طرف ذہن دوبارہ نہ جائے اور نہ ہی اس کی یاد تازہ ہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تاکہ ان مخصوص برتنوں کے ساتھ مشابہت بھی نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ نَهَیْنَاکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تُمْسِکُوْا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَاِنَّا نَهَیْنَاکُمْ لِیُوْسِعَ مُوْسِرُکُمْ عَلٰی فَقِیْرِکُمْ

وَلَانَ قَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَكُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا . وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ　　وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ شِئْتُمْ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّا نَهَيْنٰكُمْ عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْنَاكُمْ اَنْ تُمْسِكُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَامْسِكُوْهَا وَتَزَوَّدُوْهَا فَاِنَّمَا نَهَيْنَاكُمْ لِيُوَسِّعَ غَنِيُّكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ وَنَهَيْنَاكُمْ اَنْ تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِيْمَا بَدَالَكُمْ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ وَّلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ سلیمان بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا لیکن جب محمد (ﷺ) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی اجازت مل گئی تو قبروں کی زیارت کرو، مگر ناشائستہ بات نہ کہو۔ اور قربانی کے گوشت کو تین دن سے زائد رکھنے سے منع فرمایا تھا تا کہ تمہارے صاحب حیثیت لوگ تمہارے فقیروں پر فراخی وخوشحالی لائیں اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو فراخی دے دی ہے اس لئے کھاؤ اور جمع کرو۔

(اور منع کیا تھا تمہیں) حنتم، اور مزفت میں پینے سے اور ایک روایت میں ہے کہ نقیر اور دباء میں پینے سے، تو اب پیو جس برتن میں چاہو۔ کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتا۔ ہاں نشہ لانے والی چیز میں نہ پیو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے تم کو تین باتوں سے منع کیا تھا۔ زیارت قبور

سے تو اب ان کی زیارت کرو۔ اور ہم نے منع کیا تھا تم کو قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے لہذا اب اس کو جمع کر سکتے ہو۔ اور رکھ سکتے ہو۔ البتہ اس لئے منع کیا تھا کہ تمہارے مالدار تمہارے فقیروں کو فراخی سے کھانے کا موقع دیں۔ اور منع کیا تھا ہم نے تم کو دبا، اور مزفت میں پینے سے اب پیو جس میں چاہو۔ کیونکہ برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے نہ حرام البتہ نشہ آور چیز نہ پیو۔

اور ایک روایت میں ہے، اور اس میں اس طرح ہے کہ منع کیا تھا ہم نے تمہیں نبیذ بنانے سے، دباء حنتم اور مزفت میں پس اب ہر برتن میں پیو۔ لیکن نشہ والی چیز نہ ہو

مشکل الفاظ: مزفت، روغن لگا ہوا برتن، نقیر، لکڑی کو تراش کر بنایا ہوا برتن

تشریح : اس حدیث پاک میں تین چار چیزوں کی وضاحت ہے۔

1: پہلے زیارت قبور سے منع کیا گیا تھا اب اجازت دی گئی ہے زیارت قبور پر کوئی پابندی نہیں ہاں قبروں پر جا کر غیر شرعی حرکات کرنا، آہ و فغاں اور بے صبری کرنا منع ہے۔

2: قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ غریب تھے اور لوگ اپنے پاس ہی قربانی کا گوشت جمع کر لیتے تھے اور غریبوں تک نہ پہنچتا تھا۔ اب فراخی ہے لہذا اس کی ممانعت بھی ختم ہے۔

3. ایسے برتن جن میں شراب بنائی یا پی جاتی تھی ابتداء میں اس کی ممانعت اس وجہ سے تھی کہ لوگوں نے ابھی ابھی شراب چھوڑی تھی وہ برتن دیکھ کر دوبارہ شراب کی طرف طبیعت راغب نہ ہو جائے اب ایسی حالت نہیں ہے۔ لہذا ممانعت بھی ختم۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَحَمَّادٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ

شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ'

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ و حماد سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں عبداللہ بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا پیو ہر برتن میں کیونکہ برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے نہ حرام۔

تشریح: مراد یہی ہے ابتداء میں شراب کی طرف رغبت پیدا ہونے کے ڈر سے جن برتنوں کے استعمال سے روکا تھا ان کے استعمال کی اجازت دی گئی۔

ہاں سونے چاندی کے برتن کا استعمال اب بھی ممنوع ہے کیونکہ ان کا استعمال متکبر لوگ کرتے ہیں اور متکبر لوگ ہر دور میں پائے جاتے ہیں۔

باب ۲۰۸: شُرْبُ النَّبِيْذِ نبیذ کا پینا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ طَعَامًا ثُمَّ دَعَا بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَشْرَبُ النَّبِيْذَ وَالْاُمَّةُ تَقْتَدِيْ بِكَ فَقَالَ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ النَّبِيْذَ وَلَوْلَا اِنِّيْ رَأَيْتُهُ' يَشْرَبُ مَا شَرِبْتُهُ'

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا اور پھر نبیذ منگا کر اس کو پیا۔ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے۔ اس پر ابن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور ﷺ کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔

مشکل الفاظ: النبیذ۔ کھجور کے خشک انگور کو پانی میں ڈال کر جو شربت بنایا

جاتا ہے۔ تفتدی ۔ وہ تقلید کرتی ہے یا کرے گی۔

تشـریح : نبیذ اس کو کہتے ہیں کہ کھجوروں کو یا خشک انگور کو پانی میں رکھ کر چھوڑا جائے یہاں تک کہ ان کی مٹھاس پینے میں آجائے تو اس سے بڑا خوش ذائقہ شربت تیار ہوتا ہے۔ جو صحت کیلئے بھی بڑا فائدہ مند ہے۔ اسکے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَ مِسْعَرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور، کھجور کی نبیذ سے بُسر اور ثمر سے منع فرمایا ہے۔

مشکل الفاظ: نبیذ الزبیب ، انگور کی نبیذ ، البسرُ ، گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بنائی جانے والی نبیذ ، الثمر ، پختہ کھجور اور انگور کو ملا کر بنائی جانے والی نبیذ۔

تشـریح: بسر اور ثمر کی نبیذ اس لئے منع کی گئی کہ تنگدستی کا دور تھا اس پر امیروں پر بیک وقت دو چیزوں کا استعمال منع تھا مگر اب یہ کیفیت نہیں ہے۔ ان نبیذوں میں اگر نشہ نہیں ہے تو کوئی ممانعت نہیں، گذشتہ حدیث اور اس کو اس طرح تطبیق ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مُرْثَدٍ وَّ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَا لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا .

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد وحماد بن ابی سلیمان سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ نشہ آور چیز نہ پیو۔

مشکل الفاظ : مُسکراً ۔ نشہ آور

تشریح: نشہ آور چیز کی حرمت ایک مسلمہ حقیقت ہے حدیث کی کتابیں ان چیزوں کی حرمت کے اقوال سے بھری پڑی ہوں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ مُحَمَّدٍ نِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

حضرت ابو حنیفہ ابی عون ثقفی سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ شراب حرام کی گئی تھوڑی ہو یا بہت۔ اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

مشکل الفاظ : سکر نشہ

تشریح : شراب کی حرمت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس کی تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ مقدار ہو۔ جو چیز نشہ پیدا کرے اس پر شراب کا حکم لاگو ہوتا ہے اور اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوگی۔

باب۲۰۹: حُرْمَةُ اَكْلِ ثَمَنِ الْخَمْرِ

شراب کی قیمت کا کھانا حرام ہے!

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ عَامِرِ نِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ كُلِّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ يُكْنٰى اَبَا عَامِرٍ كَانَ يَهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَاَهْدٰى فِي الْعَامِ الَّذِيْ حُرِّمَتْ فِيْهِ الْخَمْرُ رَاوِيَةً كَمَا كَانَ يَهْدِيْ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ

تَعَالٰی قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي خَمْرِكَ قَالَ خُذْهَا فَبِعْهَا فَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلٰی حَاجَتِكَ فَقَالَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا

حضرت ابوحنیفہ محمد بن قیس الھمدانی سے وہ ابی عامر الثقفی سے روایت ہے کہ وہ ہر سال نبی پاک ﷺ کو شراب بطور ہدیہ بھیجا کرتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ثقیف کا ایک آدمی جس کی کنیت ابو عامر تھی نبی ﷺ کو ہر سال شراب انگوری کی ایک مشک بطور ہدیہ بھیجا کرتا تھا لہذا جس سال کہ شراب حرام ہوئی اس نے حسب معمول شراب کی مشک ہدیہ بھیجی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابی عامر چونکہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے اس لئے ہم تیری شراب کے حاجتمند نہیں وہ بولا اگر آپ اس کو لے لیجئے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ضروریات میں استعمال کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے ابی عامر البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پینا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا سب حرام کر دیا ہے

مشکل الفاظ : کان یھدی۔ وہ ہدیہ کرتا تھا۔ خذھا، اس کو لے لیں۔ فبعھا، تو اس کو فروخت کر دیں، فاستعن، تو آپ مدد لیں یعنی صرف کریں۔

تشریح : نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی شراب کا استعمال نہیں فرمایا یہ جس شراب کا بیان ہے اس سے مراد بغیر نشہ والی۔ دوسری اس چیز کی وضاحت ہے کہ شراب جب پینا حرام ہے تو اس کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت سب حرام ہے۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

لباس اور زینت کا بیا

بابُ ۲۱۰ : ذِکرُ قَلَنسوۃ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی کلاہ اقدس کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَلَنْسُوَۃٌ شَامِیَۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَلَنْسُوَۃٌ بَیْضَاءُ شَامِیَۃٌ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک شامی کلاہ تھی (ٹوپی تھی) اور ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ سے اس طرح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک سفید شامی کلاہ (ٹوپی) تھی۔

مشکل الفاظ: قلنسوۃ: ٹوپی کلاہ۔ شامیۃ شام کی بنی ہوئی بیضاء۔ سفید

تشریح: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ اور لڑائی کی صورت میں آپ کانوں والی کلاہ پہنا کرتے تھے۔

باب ۲۱۱: السَّدْلِ ! سدل کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَہٗ فَاَعْطَفَہٗ عَلَیْہِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُنْقَطِعًا

حضرت ابوحنیفہ علی بن الاقمر سے وہ ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کپڑا لٹکائے ہوئے تھا تو آپ نے اس کپڑے کو اس کے شانے پر الٹ دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ علی بن اقمر سے نبی پاک ﷺ سے منقطع ہے۔

تشریح: کپڑے کو بغیر لپیٹے ہوئے لٹکائے اور چھوڑے رکھنا منع ہے اسی لئے حضور ﷺ نے اس کو اس کے شانے پر ڈال کر اس کو لپیٹ دیا۔

باب ۲۱۲: النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

ریشم اور دیباج پہننے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور دیباج کے پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ آدمی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: لبس الحریر: ریشم کا پہننا۔ لا خلاق۔ کوئی حصہ نہیں ہے

تشریح: مردوں کیلئے ریشم اور دیباج پہننا حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورتوں کے لئے جائز ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے وہی ریشم اور دیباج پہنتا ہے جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔

باب ۲۱۳: بَيَانُ التَّمَاثِيْلِ تصویروں کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ كَانَ عَلَّقَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَبْطَأَ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ مَا اَبْطَاَكَ عَنِّيْ قَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ فَابْسِطِ السِّتْرَ وَلَا تُعَلِّقْهُ وَاقْطَعْ رُءُوْسَ التَّمَاثِيْلِ

وَاَخْرَجَ هٰذَا الْجَرْوَ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ عاصم بن حمزہ سے وہ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی گھر مبارک پر پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنے میں دیر کی اور پھر آئے نبی پاک ﷺ کے پاس حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے میرے پاس آنے میں دیر کیوں کی؟ انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ لہٰذا آپ پردہ کھول کر بچھا لیں اور اس کو نہ لٹکائیں اور تصویروں کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پلے کو بھی نکال دیں۔

مشکل الفاظ: علق۔ اس نے لٹکا دیا۔ ستراً۔ پردہ۔ تماثیل، تصویریں فابطأ۔ تو اس نے دیر کر دی۔

تشریح: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر لگی ہو یا جس گھر میں کتا ہو۔ ہاں تصویر اگر ہو تو اس کو لٹکایا نہ جائے اس کو زمین پر بچھایا جا سکتا ہے۔ یا تصویر کے سر کاٹ کر اس پردہ یا کپڑے کو استعمال کیا جا سکتا ہے اسی طرح کتا رکھنا ناگزیر ہو تو اس کو گھر سے باہر کہیں الگ جگہ رکھا جائے۔

باب ۲۱۴: اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ مہندی سے خضاب لگانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْضِبُوْا شَعَرَكُمْ بِالْحِنَّاءِ وَخَالِفُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضاب کرو اپنے بالوں کو مہندی سے اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

مشکل الفاظ: اخضبوا۔ تم خضاب کرو، بالحناء۔ مہندی کے ساتھ۔
خالفوا۔ تم مخالفت کرو۔

تشریح: مہندی کے ساتھ بالوں کو خضاب لگانا یعنی رنگنا جائز ہے بلکہ سرکار دو عالم کا حکم مبارک ہے۔ مزید فرمایا کہ وہ خوشبو والی چیز ہے۔ اور ایک مقام پر فرمایا کہ وہ تمہارے جمال وخوبصورتی کو بڑھاتی ہے بالکل سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

بابٌ ۲۱۵: اَلْخِضَابِ بِالْكَتَمِ کتم سے خضاب لگانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيْ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ وَفِیْ رِوَايَةٍ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

حضرت ابوحنیفہ یحییٰ بن عبداللہ الکندی سے وہ ابواسود سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بہترین چیزیں جن سے تم اپنے بڑھاپے کو تبدیل کر سکتے ہو وہ مہندی اور کتم ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بہترین چیز جس سے تم بالوں کو تبدیل کر سکتے ہو مہندی اور نیل ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرو مہندی اور نیل ہے۔

مشکل الفاظ: الحناء، مہندی۔ الکتم۔ کتم، نیل

تشریح: بالوں کو خضاب لگانے کے جواز میں یہ حدیث ہے کہ مہندی اور

کتم سے بالوں کے رنگ کو بدلا جا سکتا ہے مگر اس بڑھاپے کو چھپانے میں کسی کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو۔

باب۲۱۶: اَلْاَخْذُ بِنَوَاحِی اللِّحْیَةِ

داڑھی کے اطراف وجوانب کی اصلاح کرنا

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا قُحَافَةَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَلِحْیَتُه قَدِ انْتَشَرَتْ قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ اِلٰی نَوَاحِیْ لِحْیَتِه

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے روایت کرتے ہیں وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس ابوقحافہ آئے اور ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی تو آپ نے ان کی داڑھی کے اطراف کی جانب اشارہ فرما کر فرمایا کہ کاش تم اس کو کترتے اور اصلاح کرتے۔

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنی داڑھی کو طول وعرض سے کتروا دیا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ :انتشرت، وہ بکھری ہوئی۔ لحیتہ، اس کی داڑھی، نواحی، اطراف، اردگرد۔

تشریح: داڑھی سنت رسول ہے اس کو بنا سنوار کر رکھنا چاہیے۔ داڑھی کے اطراف سے اگر بال بڑھ جائیں تو ان کو ایک مٹھی کی مقدار چھوڑ کر کاٹ دینا چاہیے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ اُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّه قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا بِالصُّوْفِ اِنَّمَا نَهٰی بِالشَّعْرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ اِذَا لَمْ یَکُنْ شَعْرٌ بِالرَّاْسِ

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ ام ثور سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت اپنے بالوں میں صوف ملائے، البتہ بال ملانے کی ممانعت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سر پر بال نہ ہوں تو وصل جائز ہے۔

مشکل الفاظ: لاباس۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ الصوف، صوف، روئی۔

تشریح: عموماً عورتوں کو لمبے بالوں کا شوق ہوتا ہے اور وہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بالوں کو ملا دیتی ہیں اس طریقہ کار کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔ ہاں بالوں میں صوف ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اصل میں بال جب کٹ جاتے ہیں تو ان کا استعمال ممنوع و ناجائز ہے عورتوں کے بال ہمیشہ پردہ میں ہوتے ہیں اگر بالوں میں صوف شامل کرلیا جائے تو سر کے بال بڑے محسوس ہوں گے جو کہ جائز عمل ہے۔

كِتَابُ الطِّبِّ　طب کا بیان

باب ۲۱۷: وَفَضْلِ الْمَرَضِ وَالرُّقٰى وَالدَّعَوَاتِ

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَكْتُبُ لِلْاِنْسَانِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِى الْجَنَّةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُبْلِغُهَا فَلَا يَزَالُ يَبْتَلِيْهِ اللّٰهُ حَتّٰى يُبْلِغَهَا

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندہ کے لئے بلند

درجہ جنت میں لکھ دیتا ہے۔ مگر اس کا عمل ایسا نہیں ہوتا کہ اس کو اس درجہ تک پہنچا دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ بیماری میں مبتلا رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

مشکل الفاظ: الدرجة العليا ۔ اعلیٰ درجہ، بلند مقام۔ يبلغها ۔ وہ اس کو پہنچا دیتا ہے۔ لایزال ۔ ہمیشہ۔

تشریح : بیماری بھی اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اگر بندہ مسلمان اس میں صبر کرے۔ بیماری میں اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اللہ اس کو شہادت عطا کرتا ہے۔ بیماری بلندیٔ درجات کا باعث ہے۔ بیماری کی وجہ سے آدمی اللہ کی یاد میں رہتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِمَلَآئِكَتِهٖ اُكْتُبُوْا بِعَبْدِىْ مِثْلَ اَجْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ.

زَادَ فِىْ رِوَايَةٍ مَعَ اَجْرِ الْبَلَاءِ

وَفِىْ رِوَايَةٍ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ

وَفِىْ رِوَايَةٍ اِذَا مَرِضَ بِعَبْدٍ وَ عَلٰى عَمَلٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لِحَفَظَتِهٖ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ اَجْرَ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی ایسا بندہ بیمار ہو جاتا ہے جو صحت مندی میں اچھے کام کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے ان اعمال کا اجر و ثواب بھی لکھو جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بیماری کا اجر بھی لکھ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میرے بندہ کیلئے اس عمل کا اجر لکھو جو وہ صحت میں کرتا تھا۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب بندہ بیمار پڑتا ہے اور اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے اس عمل کا اجر بھی لکھو جو وہ صحت اور تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔

مشکل الفاظ : لحفظتة۔ کراماً کاتبین کیلئے۔ اکتبوا۔ لکھو

تشریح : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کا عالم یہ ہے کہ ایک بندہ مومن صحت اور تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کیا کرتا تھا بیماری کی حالت میں ان نیک کام کرنے سے عاجز ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ان نیک کاموں کا اجر وثواب لکھ دیتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ کُلُّ دَآءٍ جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی دَوَاءً فَاِذَا اَصَابَ الدَّاءَ دَوَاؤُہٗ بَرِیٌٔ بِاِذْنِ اللّٰہِ

حضرت ابوحنیفہ اور مقاتل بن سلیمان ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بیماری کی دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ لہٰذا جب آدمی کو بیماری پہنچتی ہے تو اس کو دوا مل جاتی ہے۔ تو وہ آدمی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مشکل الفاظ : لکل داء۔ ہر ایک بیماری کیلئے۔

تشریح : جب آدمی بیمار ہو جائے تو اسے اپنا مناسب علاج کروانا چاہیے جب اس کو اس بیماری کے مطابق دوائی ملتی ہے اور استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صحیح وتندرست کر دیتا ہے۔

حدیث. اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ

دَوَاءً اِلاَّ السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ

حضرت ابو حنیفہ اپنے باپ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری کہ اس کے لئے کوئی دوا نہ اتاری ہو مگر موت اور بڑھاپا۔ گائے کا دودھ ضرور پیا کرو۔ کیونکہ اس میں تمام نباتاتی اجزاء موجود ہیں۔

مشکل الفاظ: لم یضع ۔نہیں اتاری، یا نہیں رکھی۔ اسام ۔موت۔ الھرم ، بڑھاپا، بالبان البقر۔ گائے کا دودھ

تشریح: اس حدیث پاک میں دو چیزوں کا بیان ہے ایک یہ کہ ہر بیماری کا علاج ہے مگر بڑھاپے اور موت کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دوسری چیز یہ کہ گائے کا دودھ صحت کے لئے اچھا ہے کہ اس میں تمام نباتات کا اثر ہوتا ہے۔ جڑی بوٹیوں سے دوائیاں بنائی جاتی ہیں لہذا گائے کے دودھ میں یہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ دَاءً اِلاَّ وَ اَنْزَلَ مَعَهُ الدَّوَاءَ اِلاَّ الْحَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنَ الشَّجَرِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ فِى الْاَرْضِ دَاءً اِلاَّ جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً اِلاَّ الْهَرَمَ وَالسَّامَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلاَّ اَنْزَلَ مَعَهٗ دَوَاءً اِلاَّ السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ فِى الْاَرْضِ دَاءً اِلاَّ وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ دَوَاءً فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ عَلَيْكُمْ

بِالْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ کُلِّ شَجَرَۃٍ وَفِیْهَا شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ

حضرت ابوحنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے دوائی اتاری ہے۔ ماسوائے بڑھاپے کے تم پر گائے کا دودھ کا استعمال لازم ہے کیونکہ وہ ہر درخت کو چرتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کی زمین میں کوئی بیماری مگر پیدا کی اس کی دوا بھی مگر بڑھاپے اور موت کی کوئی دوا نہیں) تم گائے کے دودھ کا استعمال لازم رکھو۔ اس لئے کہ اس کا دودھ مخلوط ہوتا ہے تمام نباتات سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی کوئی دوا نہ ہو مگر موت اور بڑھاپا۔ لہٰذا تم گائے کا دودھ پابندی سے استعمال کرو۔ اس لئے کہ وہ اپنے اندر تمام نباتات کے اجزاء رکھتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی جس کے ساتھ ساتھ شفا یا دوا بھی نہ رکھ دی ہو۔ لہٰذا تم اپنے اوپر گائے کا دودھ لازم کرلو۔ کیونکہ وہ شامل ہے تمام درختوں کے اجزاء کو پھر ارشاد فرمایا کہ تم لازم پکڑلو گائے کے دودھ کا استعمال کیونکہ وہ چرتی ہے ہر درخت کو اور اس میں شفاء ہے ہر بیماری کی۔

مشکل الفاظ : تخلط: وہ مخلوط ہے۔ شامل ہے۔

تشریح: ان تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر بیماری کی شفا اور دوا بھی اللہ نے پیدا کی ہے اور اشارہ اس جانب بھی ہے کہ زمین کی جڑی بوٹیوں میں دوائی ہے۔

دوسرا جو واضح حکم ہے وہ یہ کہ گائے کی یہ خاصیت ہے کہ زمین پر پائے جانے

والے ہر درخت اور جڑی بوٹیوں اور گھاس کو کھاتی ہے ان جڑی بوٹیوں کے جوہر دودھ کے ذریعے انسان حاصل کرسکتا ہے۔ جو آدمی گائے کے دودھ کا استعمال کرتا ہے وہ بیماری سے بچا رہتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُعِلَ الشِّفَاءُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحِجَامَةِ وَالْعَسَلِ وَمَاءِ السَّمَآءِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے کلونجی، پچھنوں میں، شہد میں اور آسمان کے پانی میں شفاء رکھی ہے

مشکل الفاظ: الحبۃ السوداء، کلونجی، کالا دانہ۔
الحجامۃ، پچھنا۔ العسل، شہد، ماء السمآء، بارش کا پانی۔

تشریح: نبی پاک ﷺ حکیم کائنات ہیں انہوں نے کلونجی پچھنے لگوانے، شہد اور بارش کے پانی کے بارے میں فرمایا کہ ان میں شفاء ہے۔ آج میڈیکل سائنس نے بھی اس کی تحقیق کی ہے تو معلوم ہوا ان اشیاء میں بے شمار بیماری کا علاج موجود ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَمْرٍو الْجَرْشِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْمَنِّ الْکَمْاۃُ وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِلْعٰلَمِیْنَ.

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ عمر اور جرشی سے وہ سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مشکل الفاظ: من المن: مَنّ میں سے یعنی من وسلویٰ میں سے حصہ ہے۔
الکماۃ کھنبی، سانپ کی چھتری۔

تشریح: کھنبی کو "من" سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح من وسلویٰ بنی اسرائیل کو بغیر کسی محنت ومشقت کے مل جاتی تھی اس طرح یہ چیز بھی اس امت کو بغیر کسی محنت ومشقت سے مل جاتی ہے۔

برسات کے موسم میں زمین کے بعض حصوں میں یہ خودرو جڑی کثرت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ لوگ اس کو ترکاری کے طور پر شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ اس کا استعمال آنکھ کے لئے نہایت مفید ہے۔ سرمے کا ساتھ ملا کر بھی اور اکیلے بھی اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

علامہ نووی نے اس کا تجربہ کیا ہے اس کو مفید پایا ہے۔ میڈیکل سائنس نے بھی اپنے تجربات کی بنیاد پر اس کو آنکھ کی بیماری کے لئے مفید پایا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرُّهُ عَقْرَبٌ حَتّٰى يُمْسِىَ وَمَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِىْ لَمْ يَضُرُّهُ عَقْرَبٌ حَتّٰى يُصْبِحَ وَفِىْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ حِيْنَ يُصْبِحُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرُّهُ عَقْرَبٌ يَوْمَئِذٍ وَاِذَا قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِىْ لَمْ يَضُرُّهُ عَقْرَبٌ لَيْلَتَهُ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامة" (کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات سے) اس کو شام تک بچھو نقصان پہنچائے گا۔ اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات ادا کئے اس کو صبح تک بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس نے " اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ " کے کلمات صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے تین بار پڑھے تو اس کو آج کے دن، بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات ادا کیے تو اس رات بچھو اس کو ہرگز نہیں پہنچے گا۔

مشکل الفاظ :عقرب ،بچھو،لم یضرہ ،نہیں نقصان پہنچائے گا سے۔

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بِمَرِیْضٍ یَدْعُوْلَهٗ یَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرنے تشریف لے جاتے تو اس کے حق میں اس طرح دعا کرتے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا

یعنی اے لوگوں کے پروردگار دور کر بیماری کو اس کو شفا عطا فرما۔ بے شک تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری ہی شفا اصل شفا ہے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

تشریح : عیادت کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ جب بھی کسی بیمار کے پاس جایا جائے تو اس کی شفاء کی دعا کی جائے اس کو صبر و رضا کی تلقین کی جائے۔ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اس کی ضروریات پر توجہ دی جائے۔ فضول اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُذِلَّ نَفْسَہٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا یُطِیْقُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے نفس کو مومن ذلیل کرے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ مومن اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ یوں کہ خود کو ایسی مصیبت میں ڈال دے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

تشریح : ایسا کوئی بھی کام خواہ کتنا بڑا نیک عمل ہی کیوں نہ ہو اگر اس کو سرانجام دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کو نہیں کرنا چاہیے۔ اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق کام کرنا تعلیم مصطفوی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وُلِدَ لِیْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَیْنَ اَنْتَ مِنْ کَثْرَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ وَ کَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ تُرْزَقُ بِھِمَا فَکَانَ الرَّجُلُ یُکْثِرُ الصَّدَقَۃَ وَیُکْثِرُ الْاِسْتِغْفَارَ قَالَ جَابِرٌ فَوُلِدَ لَہٗ تِسْعَۃُ ذُکُوْرٍ

حضرت ابوحنیفہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے کبھی اولاد نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ استغفار نہیں کرتا اور زیادہ خیرات نہیں کرتا ان کی برکت سے تجھے اولاد نصیب ہوگی۔ تو پھر وہ شخص زیادہ خیرات اور زیادہ استغفار کرنے لگا حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر اس کے نو لڑکے پیدا ہوئے۔

تشریح : جس آدمی کو اولاد نہ ہونے کی شکایت ہو، بے اولاد ہو۔ اس کا نسخہ سرکار دو عالم نے بتایا کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرو اور صدقہ و خیرات کیا کرو۔

بجائے فضول اور لغو انداز اپنانے کے سرکار دو عالم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ مسائل کا حل عطا فرما دیتا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لَهٗ فَهُوَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام ھانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔ (تو یہ سمجھو کہ) وہ بخشا ہوا ہے۔

تشریح : اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے بندہ مومن ہو اللہ کی بخشش و مغفرت کی امید رکھنی چاہیے جو اللہ سے مغفرت کی یقینی امید رکھتا ہے اللہ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی بے خوف ہو کر گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَ مِنْهُ السَّلَامُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابووائل سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سلام ہے اور اسی سے سلامتی ہے۔

تشریح : یعنی اللہ تعالیٰ ہر تغیر و تبدیلی ذاتی و صفاتی نقص و عیب سے پاک و سالم ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کو ہر مصیبت و بلا میں سلامتی عطا فرمانے والا ہے۔ اسی سے ہر وقت سلامتی کی طلب کی جاتی ہے۔

کتابُ الاٰداب　　ادب کا بیان

باب ۲۱۸　　بابُ الادب

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ انت ومالک لابیک

حضرت ابوحنیفہ محمد بن المنکدر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

تشریح: یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آیا کہ میں محتاج ہوں اور اس کے پاس مال ہے بیٹے نے کہا کہ یہ میں نے کمایا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی سے فقہاء نے فرمایا کہ باپ بغیر بیٹے کی اجازت کے اس کے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک ﷺ کے پاس جہاد کے ارادے سے آیا اس سے حضور ﷺ نے پوچھا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ان میں جہاد کر (یہ تیرے لئے بہتر) ہے۔

تشریح: والدین کی عظمت اور ان کی خدمت کرنے کی عظمت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ سب سے پہلے تو یہ کہ جہاد جیسی عظیم عبادت کے لئے والدین کی رضامندی ضروری ہے اور پھر دوسری بات یہ کہ والدین اگر خدمت کے لائق ہیں تو ان کی خدمت کرنا جہاد پر مقدم ہے۔ فجاھد کے معنی یہی ہے کہ تو ان

میں جہد و محنت کر۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ زِیَادٍ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہر مسلمان کے حق میں خیر خواہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے معاشرہ میں امن و سکون کے قیام کے لئے بنیادی اصول بتایا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کے لئے بھلائی چاہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ دین سراسر خیر خواہی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ صَاحِبِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عطاء بن السائب سے وہ ابومسلم الاغر سے جو حضرت ابوہریرہ کے دوست ہیں۔ وہ ابوہریرہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہ بند ہے پس جو مجھ سے ان میں سے کسی میں بھی جھگڑے گا۔ اس کو میں دوزخ میں ڈال دوں گا

تشریح: چادر اور تہ بند سے تشبیہ اس لئے دی ہے کہ یہ اللہ کی کبریائی اور عظمت وصفات ہیں۔ جس طرح ایک انسان کے لئے چادر اور تہبند ضروری ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں کبریائی اور عظمت میں جو اپنے لئے کبریائی اور عظمت کا دعویٰ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے داخل جہنم فرمائے گا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ

اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ الْمُتَکَبِّرَ رَاْسَہٗ بَیْنَ رِجْلَیْہِ حَیْثُ کَانَ یَرْتَفِعُ بِرَاْسِہٖ فِی تَابُوْتٍ مِّنْ نَّارٍ مُقْفَلٍ عَلَیْہِ وَلَا یَخْرُجُ اَبَدًا مِّنَ النَّارِ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے وہ محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ متکبر چونکہ اپنے سر سے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا۔ اس لئے اس کا سر قیامت کے دن اس کے دونوں پیروں کے درمیان ہوگا۔ آگ کے ایک تابوت میں بند پڑا ہوگا اور ہمیشہ آگ سے نکل نہ سکے گا۔

تشریح: کیوں کہ غرور کا تعلق سر سے ہوتا ہے یعنی دماغ میں غرور و تکبر بھرا ہوتا ہے تو اس کی سزا یہ ہوگی کہ اس کا سر پاؤں میں باندھ کر اسے آگ کے تابوت میں ڈال دیا جائے گا۔

بابٌ ۲۱۹ الرِّفْقِ وَالْخُلْقِ　　نرمی اور خوش خلقی!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ زِیَادٍ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ شَھِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَالْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْعَبْدُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ اسامہ بن شریک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیہاتی لوگ آپ سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ بندہ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھے اخلاق۔

تشریح: اسلام میں ایک مرد مسلمان کے لئے اچھے اخلاق سب سے بہتر عمل ہے ایک حدیث پاک میں کہ میزان عمل میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

اچھے اخلاق سے ہی مخلوق خدا کی دلوں کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ الرِّفْقَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ يُرٰى لَمَا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَلْقٌ اَحْسَنُ مِنْهُ وَلَوْ اَنَّ الْخُرْقَ خَلْقٌ يُرٰى لَمَا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَقْبَحُ مِنْهُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نرمی وخوش اخلاقی جسم انسانی میں دکھائی دیتی تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں اس سے حسین تر کوئی چیز نظر نہ آتی اور اگر بد خلقی جسم انسانی میں نمودار ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں اس سے زیادہ بدشکل چیز کوئی نظر نہ آتی۔

تشریح : اخلاقی خوبیاں ہی ایک مسلمان کے لئے سب سے اعلیٰ خوبی ہے اگر اچھے اخلاق انسانی جسم میں ظاہر کردیئے جاتے تو سب سے خوبصورت چیز اچھے اخلاق ہوتے اور برے اخلاق اگر انسانی قالب میں ہوتے تو سب سے بری چیز جسم میں برے اخلاق ہی نظر آتے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اُخْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ قَطُّ بَلْ يَقْعُدُ مُسَاوِيًا لَهُمْ وَلَا تَنَاوَلَ اَحَدٌ يَدَهٗ فَيَتْرُكُهَا قَطُّ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَدَعُهَا وَمَا جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ قَطُّ فَقَامَ حَتّٰى يَقُوْمَ قَبْلَهٗ وَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ　وفی روایۃ　قَالَ مَا قَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فِيْ حَاجَةٍ فَانْصَرَفَ عَنْهُ قَبْلَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ　وفی روایۃ　كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَافَحَ اَحَدًا لَا يَتْرُكُ يَدَهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَتْرُكُ

حضرت ابو حنیفہ ابراہیم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مجلس سے گھٹنے آگے بڑھا کر کبھی نہ بیٹھے بلکہ ہمیشہ برابر بیٹھے اور کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو تو آپ نے اپنا ہاتھ نہیں چھڑایا جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ اور کوئی بھی نہ بیٹھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ آپ کھڑے ہو گئے ہوں جب تک وہ آپ سے پہلے کھڑا نہ ہو جاتا۔ اور نہیں پایا میں نے زیادہ خوشبودار آپ کے جسم کی ذاتی خوشبو سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس نے کہا کہ نہیں کھڑا ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص کسی ضرورت سے کہ آپ اس سے پہلے منہ پھیر کر ہٹ گئے ہوں جب تک کہ وہ شخص خود منہ پھیر کر علیحدہ نہ ہو جاتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے مگر وہ خود ہاتھ چھوڑ دیتا۔

تشریح : یہ چند امور جو روزمرہ آداب سے تعلق رکھتے ہیں۔

1: مجلس میں حضور ﷺ نمایاں ہو کر اور اپنے آپ کو ممتاز کر کے نہ بیٹھتے بلکہ برابر تشریف فرما ہوتے۔

2: ہاتھ ملاتے وقت آپ دوسرے کا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود اپنے ہاتھ کو چھوڑا نہ دیتا۔

3: جب کوئی شخص کسی کام یا ضرورت کے لیے کھڑا ہوتا تو سرکار اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تو اس کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور جب وہ باتیں کر کے خود منہ پھیر نہ لیتا اس وقت تک آپ اس کے ساتھ متوجہ ہوتے۔

لہٰذا تمام باتوں کا ہمیں بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

حدیث : ابو حنیفۃ عن عبداللہ عن ابن عمر ان رجلا نادی رسول اللہ ﷺ فی منزلہ فقال لبیک قد اجبتک فخرج الیہ

حضرت ابو حنیفہ عبد اللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے آپ کو پکارا اور آپ اپنے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا لبیک، میں تیرے پاس حاضر ہوتا ہوں کہہ کر باہر تشریف لے آئے۔

تشریح: اخلاق کریمانہ کا ایک اور انداز بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی دور سے آپ کو آواز دے کر بلاتا تو آپ اس کا جواب دیتے اور فوراً اس کی بات سننے کو حاضر ہوتے۔ آج بھی اگر کوئی دل سے پکارے تو حضور سنتے بھی ہیں اور اس کی مدد بھی کرتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ لِاُبَایِعَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اُصَافِحُ النِّسَآءَ

حضرت ابو حنیفہ محمد بن منکدر سے وہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔

تشریح: حضور ﷺ جب کسی سے بیعت لیتے تو اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے مگر عورتوں سے جب بیعت لیتے تو ہاتھ سے بیعت نہ لیتے بلکہ زبانی بیعت لیتے تھے

آج اس بات پر ہمارے مشائخ کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہیے اور عوام الناس کے لئے بھی قابل غور بات ہے کہ اگر بیعت کے وقت ہاتھ ملانا عورت سے جائز نہیں تو عام عورتوں سے ملتے وقت ہاتھ ملانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَقْبَلْ عُذْرَ مُسْلِمٍ یَعْتَذِرُ اِلَیْهِ فَوِزْرُهٗ كَوِزْرِ صَاحِبِ مَكْسٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ عَشَّارٌ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا عذر قبول نہ کیا جو عذر وہ اس کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کا گناہ صاحب مکس کی طرح ہوگا۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مکس کون ہے تو آپ نے فرمایا عشار ہے۔

مشکل الفاظ: فوزرہ' تو اس کا گناہ، عشار۔ عشر تحق سے وصول کرنے والا

تشریح: اس حدیث پاک میں اخلاق کا ایک اور پہلو بیان کیا جارہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے معذرت کرتا ہے اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اس پر معافی کا خواستگار ہو تو اس کو معاف کر دینا چاہیے خواہ مخواہ اس کو جھٹلانا نہیں چاہیے۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کا گناہ اس کی طرح ہوگا جو لوگوں سے غلط ٹیکس اور محصول وصول کرتا ہے اور غریبوں کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَیْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ فَوِزْرُهٗ کَوِزْرِ ﷺ صَاحِبِ مَکْسٍ یَعْنِیْ عَشَّارًا

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے سامنے اس کے مسلمان بھائی نے عذر پیش کیا مگر اس نے اس کا عذر نہ مانا تو اس کا گناہ صاحب مکس یعنی عشار کے گناہ کے برابر ہے۔

تشریح: عشار سے مراد زبردستی اور زیادتی کے ساتھ ٹیکس وصول کرنے والا ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اُتِیَ اَحَدُکُمْ بِطِیْبٍ فَلْیُصِبْ مِنْهُ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے تو اس کو ضرور لے لو۔

تشریح: اخلاقیات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو تحفے دیئے جائیں کیونکہ تحفہ دینے سے آپس کی محبت بڑھتی ہے اور خوشبو ایک بہترین تحفہ ہے جس سے دل معطر ہوتا ہے۔ خوشبو کا تحفہ کبھی بھی رد نہیں کرنا چاہیے۔

باب۲۲۰ اَلنَّهْيِ عَنِ النَّظْرِ فِى النُّجُوْمِ

علم نجوم میں نظر کرنا منع

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّظْرِ فِى النُّجُوْمِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ستاروں میں نظر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں علم نجوم کے سیکھنے اور اس پر یقین رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔

مسلم وابوداؤد میں ہے کہ ''جس نے علم نجوم سیکھا گویا اس نے جادو سیکھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّدْخُلَ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِيْزَرٍ وَمَنْ لَّمْ يَسْتُرْ عَوْرَتَهٗ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِى لَعْنَةِ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ حمام میں بغیر تہ بند کے داخل ہو اور جس نے اپنے ستر کو لوگوں سے نہ چھپایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور ساری مخلوقات کی لعنت ہے۔

مشکل الفاظ : الا بمئزر۔ مگر تہ بند کے ساتھ۔ لم یستر، اس نے نہیں چھپایا، عورتہ۔ اپنی شرمگاہ کو

تشریح : حمام جس میں پردہ کا معقول انتظام نہ ہو اس میں بغیر تہہ بند کے داخل ہونا ممنوع و ناجائز ہے ہاں جس طرح آج کل غسل خانے باپردہ ہیں ان میں ننگے نہانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ مگر پھر بھی بہتر یہ ہے کہ تہ بند وغیرہ لیا جائے تاکہ انسان مکمل ننگا نہ ہو اسی طرح بغیر ضرورت کے شرمگاہ کو کھولنا لعنت خداوندی کا باعث ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن تھے۔

تشریح : سب سے اچھے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اچھے نام رکھا کرو مگر ان ناموں میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے نام کے پکارنے میں ادب و احترام اور اس کے تلفظ میں خصوصیت سے خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح کی غفلت موجب ہلاکت ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی ضائع نہیں کی جاتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے۔

مشکل الفاظ : لا یبلی۔ نہیں ضائع کی جاتی، لا ینسی نہیں بھلایا جاتا۔

تشریح : نیکی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا اجر دنیا اور آخرت میں ضرور مل کر

رہتا ہے خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اور گناہ بھی ایسا عمل ہے کہ جس کی سزا انسان کو ضرور کسی نہ کسی صورت میں مل جاتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ ﷺ قَعَدْنَا حَیْثُ انْتَھٰی الْمَجْلِسُ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مجلس ختم ہو جاتی۔

تشریح : مجلس کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس کے برکات ختم ہونے سے پہلے نہیں جانا چاہیے جب مجلس ختم ہو تو جانا چاہیے جس طرح آج کل محفلیں اور دینی اجتماعات ہوتے ہیں تو بغیر کسی مجبوری کے وہاں سے اُٹھ کر چلے نہیں جانا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا

تشریح : اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بندہ اپنے مسلمان بھائی پر احسان کرتا ہے وہ احسان بندہ کی طرف سے معمولی ہوتا ہے۔ جس شخص نے کسی معمولی احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا اُن کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے۔ اور ایک مطلب یہ ہوا کہ جو بندوں کا ناشکرا ہے وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِیَّاکَ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ

ظُلُمَاتُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ محارب بن دثار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

تشریح : دنیا میں دوسروں پر ظلم وزیادتی کرنے کی صورت میں قیامت کے دن طرح طرح کے اندھیروں میں مبتلاء کرکے عذاب دیا جائے گا۔

دنیا میں رہتے ہوئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی سے ایک مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں ستر مصیبتوں کو دور کرے گا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَارَ قَوْمًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ دِیَارِهِمْ فَذَبَحُوْا لَهٗ شَاةً وَّصَنَعُوْا لَهٗ مِنْهَا طَعَامًا فَاَخَذَ مِنَ اللَّحْمِ شَیْئًا فَلَاکَهٗ فَمَضَغَهٗ سَاعَةً لَا یُسِیْغُهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا اللَّحْمِ . فَقَالُوْا شَاةٌ لِفُلَانٍ ذَبَحْنَاهَا حَتّٰی یَجِیْئَ فَنُرْضِیَهٗ مِنْ ثَمَنِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْعِمُوْهَا الْاُسَرَآءَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَنَعَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا وَضَعَ الطَّعَامَ تَنَاوَلَ النَّبِیُّ ﷺ بَضْعَةً مِنْ ذٰلِکَ اللَّحْمِ فَلَاکَهَا فِیْ فِیْهِ طَوِیْلًا فَجَعَلَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّاْکُلَهَا فَاَلْقَاهُ مِنْ فِیْهِ وَاَمْسَکَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ لَحْمِکَ هٰذَا مِنْ اَیْنَ هُوَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ کَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَنَا فَنَشْتَرِیْهَا مِنْهُ وَعَجَّلْنَا بِهَا وَذَبَحْنَاهَا وَوَضَعْنَاهَا لَکَ حَتّٰی یَجِیْئَ فَنُعْطِیَ ثَمَنَهَا فَاَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِرَفْعِ هٰذَا الطَّعَامِ وَاَمَرَ اَنْ یُّطْعِمَهُ الْاُسَرَاءَ قَالَ عَبْدُالْوَاحِدِ قُلْتُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مِنْ

اَیْنَ اَخَذْتَ ھٰذَا الرَّجُلَ یَعْمَلُ فِیْ مَالِ الرَّجُلِ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ یَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ قَالَ اَخَذْتُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَاصِمٍ

حضرت ابو حنیفہ عاصم سے وہ ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے انصار کی کسی جماعت سے ان کے گھروں میں ملاقات کی۔ انہوں نے آپ کی ضیافت میں ایک بکری ذبح کی اور اس سے کھانا تیار کیا گیا تو آپ نے گوشت کی بوٹی منہ میں لے کر رکھی اور تھوڑی دیر چبائی مگر نگل نہ سکے اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ کیسا گوشت ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں شخص کی بکری تھی ہم نے اس کو ذبح کیا کہ وہ جب آ جائے گا تو اس کی قیمت اس کو دے کر اس کو راضی کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

اور ایک روایت میں ابن کلیب سے منقول ہے کہ اصحاب محمد میں سے ایک شخص نے کھانا پکایا۔ اور آپ کو دعوت دی۔ آپ بھی تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی (گئے) جب کھانا رکھا گیا تو نبی پاک ﷺ نے اس گوشت کا ایک ٹکڑا منہ میں رکھا اور اس کو دیر تک چبایا لیکن اس کو نگل نہ سکے تو آپ نے اس کو منہ سے نکال کر پھینک دیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر فرمایا مجھ کو اس گوشت کے بارہ میں خبر دو کہ یہ کہاں سے حاصل کیا گیا صاحب خانہ نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی وہ موجود نہ تھا کہ ہم اس سے خرید لیتے لہٰذا ہم نے جلدی کی اور بکری کو ذبح کر دیا اور اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ محض اس اُمید پر کہ وہ آئے گا تو اس کو بکری کی قیمت ادا کر دینگے اس پر نبی پاک ﷺ نے اس کھانے کو ہٹا لینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ قیدیوں کو کھلا دو۔

عبد الواحد کہتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا کہ اگر کوئی کسی کے مال میں بغیر اس کی اجازت کے تصرف کرے تو وہ اس کے

نفع کو صدقہ کر دے تو انہوں نے فرمایا کہ عاصم کی اس حدیث سے۔

مشکل الفاظ: بُضْعَةً۔ ٹکڑا، لاکھا، اس کو چھپایا، الاسراءُ۔ قیدی

تشریح: حدیث مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ بغیر کسی کی اجازت کے کسی کی چیز کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ بعد میں اجازت دے بھی دے تو تب بھی ممنوع ہے کہ بعد میں نہ جانے وہ مجبوراً اجازت دے رہا ہوگا یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حد سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرے جو فریقین میں نزاع کا باعث بنے۔

اگر کسی کا جانور وغیرہ مل جائے اور اس کو ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو اس کو بیچ کر اس کی رقم رکھ لی جائے اور مالک کے حوالہ کی جائے ورنہ اس کو صدقہ کر دیا جائے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ كَفَاعِلِهٖ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی پر دلالت کرنے والا اس کام کے کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

تشریح: نیکی کا کام باعث اجر و ثواب ہے اور اللہ و رسول کی رضامندی کا سبب ہے جس نے کسی آدمی کو نیکی کرنے کا حکم دیا اس کی نیکی پر مدد کی اور راہنمائی کی تو اس کو اس قدر ثواب ملے گا جس قدر ثواب نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ كَفَاعِلِهٖ

حضرت ابو حنیفہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی پر راہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

قَالَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَاسْتَحْمَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُکَ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ سَاَدُلُّکَ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُکَ اِنْطَلِقْ اِلٰی مَقْبَرَةِ بَنِیْ فُلَانٍ فَاِنَّ فِیْهَا شَابًا مِنَ الْاَنْصَارِیْ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ وَمَعَهٗ بَعِیْرٌ لَهٗ فَاسْتَحْمِلْهُ فَاِنَّهٗ سَیَحْمِلُکَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاِذَا بِهٖ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ فَقَصَّ عَلَیْهِ الرَّجُلُ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ فَاسْتَحْلَفَهٗ بِاللّٰهِ لَقَدْ قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَفَ لَهٗ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ حَمَلَهٗ فَمَرَّ بِهٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَخْبَرَهُ الْخَبَرَ　　فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ اَحْمِلُکَ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ اِنْطَلِقْ فِیْ مَقْبَرَةِ بَنِیْ فُلَانٍ فَاِنَّکَ سَتَجِدُ ثَمَّهٗ شَابًّا مِنَ الْاَنْصَارِ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَاسْتَحْمِلْهُ فَاِنَّهٗ سَیَحْمِلُکَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰی اَتَی الْمَقْبَرَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ فَاسْتَحْلَفَهٗ.

فَقَالَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ فَاَعْطَاهُ بَعِیْرًا لَهٗ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ ﷺ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آپ سے سواری مانگی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں کہ میں تجھ کو دوں البتہ میں تجھ کو وہ شخص بتاتا ہوں جو تجھ کو سواری دے گا۔ بنی فلاں کے قبرستان میں جا وہاں ایک انصاری جوان ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا ہے تو اس سے وہ مانگ وہ تجھ کو دے دے گا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور وہاں کیا دیکھتا ہے کہ وہی جوان اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر

اندازی میں مصروف ہے۔ اس شخص نے اس جوان انصاری سے نبی پاک ﷺ کا فرمان بیان کیا۔ انصاری نے قسم لے کر اس سے دریافت کیا کہ واقعی نبی پاک ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو اس نے دو یا تین مرتبہ قسم کھائی تو انصاری نے اس کو اونٹ دیا۔ اس کے بعد وہ اونٹ لے کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی خبر سنائی نبی پاک ﷺ نے فرمایا چلا جا۔ بھلائی پر راہنمائی کرنے والے کو بھی بھلائی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر سواری طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ قسم بخدا میرے پاس کوئی سواری نہیں کہ میں تجھ کو اس پر سوار کروں۔ لیکن تو جا بنی فلاں کے قبرستان میں تو وہاں ایک انصاری جوان پائے گا۔ جو اپنے دوستوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہوگا۔ تو تو اس سے سواری مانگ وہ تجھ کو سواری دے گا۔ تو وہ آدمی چل دیا۔ اور اس قبرستان میں پہنچا جہاں کا حکم تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔ اور اس انصاری سے واقعہ بیان کیا انصاری نے اس شخص سے قسم لی، اس نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اس پر اس انصاری نے اس کو اونٹ دیا اور وہ اس کو لے کر چل دیا اور نبی پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے کہا چلا جا۔ البتہ بھلائی کی طرف راہنمائی کرنا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔

مشکل الفاظ : فانطلق ،تو وہ چلا گیا، یترامی ،وہ تیر اندازی کرتا ہے۔ فقص ،تو قصہ بیان کیا اس نے ،فاستحلفہ، تو اس نے اس سے قسم لی، مقبرۃ ، قبرستان۔ شاباً۔ نوجوان۔

تشریح : اس حدیث پاک سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم تھا وہ فلاں انصاری نوجوان فلاں قبرستان میں موجود ہوگا اور اس کے پاس

سواری موجود بھی ہے اور وہ اس شخص کے مانگنے پر دے بھی دے گا۔

دوسری بات یہ کہ نیکی پر راہنمائی کرنا نیکی کرنے کے برابر ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اس آدمی کی راہنمائی اور مدد کی تو جتنا ثواب اس نوجوان کو سواری دینے کا ملا اتنا ہی اجر و ثواب نبی پاک ﷺ کو ملا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے جتنے بھی نیک اعمال نماز، روزہ، زکوۃ حج صدقات، خیرات ان کے اجر و ثواب کو نبی پاک ﷺ نے ہی بتایا اور ترغیب دی ہے تو گویا ان نیک کاموں پر راہنمائی ہے قیامت تک جو کوئی بھی نیک کام کرے گا اس کا اجر و ثواب نبی پاک ﷺ کو بھی ملے گا تو حضور ﷺ کے درجات کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے

تشریح: ظالم و جابر حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی ظلم پر مدد کرنے کے برابر ہے۔ بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم و جابر حکمران کے سامنے حق بات کہے خواہ اس کو اپنے نقصان کا خدشہ ہو۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ عبدالملک سے وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ان سے حدیث بیان کی اور وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو تجھ سے مشورہ لے اسے بھلا مشورہ دے

اگر تو نے ایسا نہ کیا تو البتہ تو نے اس کے حق میں خیانت کی ہے۔

تشریح: امانت اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھی کسی سے مشورہ طلب کرے تو اس کو صحیح مشورہ دے جس میں اسکا بھلا ہے اور کسی کا نقصان اس میں نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ وَّاحِدٍ اِذَا اشْتَكٰى الرَّأْسُ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

حضرت ابوحنیفہ حسن سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں میں نعمان کو کہتے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومنوں کی مثال آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے پر دل دکھانے میں ایک بدن کی سی ہے کہ مثلاً جب سر دکھتا ہے تو سارا بدن جاگنے میں اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

مشکل الفاظ: توادھم، ان سے محبت کرنا۔ تراحمھم۔ ان کا دل دکھانا اشتکی۔ شکایت کی۔ سھر۔ جاگنا۔ الحمی، بخا

تشریح: مومن کی شان یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی رکھے کہ اگر مومن دکھی ہوتا ہے تو سب بے چین اور بے کل ہوتے ہیں

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَازَالَ جِبْرَائِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ یُوَرِّثُهٗ وَمَا زَالَ جِبْرَائِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّ خِیَارَ اُمَّتِیْ لَایَنَامُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عبدالرحمٰن بن حزم سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ کو مسلسل

پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے اور جبریل علیہ السلام مجھے مسلسل شب بیداری کی وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھ کو خیال پیدا ہوا کہ میری اُمت کے برگزیدہ لوگ بہت کم سوئیں گے۔

تشریح : پڑوسی کے حقوق مسلمان پر بہت زیادہ ہیں ایک حدیث میں ہے کہ وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر سو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس امت کے برگزیدہ اور نیک لوگوں کی علامت بتائی کہ وہ کم سوئیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کم سونا بزرگی کی علامت ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سونے کی عادت اپنائیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ

حضرت ابو حنیفہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مضطر و پریشان کی فریاد رسی کو محبوب رکھتا ہے۔

مشکل الفاظ : اغاثۃ۔ فریاد رسی، اللھفان۔ پریشان حال

تشریح : جو شخص کسی پریشان حال کی غم گساری اور دست گیری کرتا ہے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے کیونکہ وہ خود بھی مصیبت زدہ کا حامی و مددگار ہے۔

باب۲۲۱ اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ　　زمانہ کو بُرا نہ کہو!

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

حضرت ابو حنیفہ عبد العزیز سے وہ ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

علیہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ کو برا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

مشکل الفاظ : لا تسبوا ۔ نہ گالی دو۔ الدھر، زمانہ

تشریح : بعض لوگ پریشانی، مصیبت اور حالات کو دیکھ کر تا کبھی میں کہہ دیتے ہیں کہ آجکل زمانہ ہی ایسا ہے۔ اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں حالانکہ زمانہ بذات خود تو کچھ نہیں کرتا ہر کام اللہ کی مشیت اور مرضی سے ہوتا ہے۔

حدیث : قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِیْنَ وَقَدِمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْكُوْفَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ تِسْعِیْنَ وَرَاَیْتُهٗ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ حُبُّكَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ

حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا۔ اور حضرت عبداللہ بن انیس صحابی رسول ۹۴ھ میں کوفہ میں تشریف لے کر آئے۔ میں نے ان کو دیکھا اور چودہ برس کی عمر میں میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چیز کی محبت تجھ کو اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی کر دیتی ہے۔

مشکل الفاظ : یعمی ۔ وہ اندھا کر دیتی ہے۔ یصمّ ۔ وہ بہرہ کر دیتی ہے

تشریح : انسانی خواہشات کا فرمایا کہ انسان خواہشات نفسانی میں اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اس کو اس بات کا کوئی خیال نہیں ہوتا کہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور نہ اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ لوگ مجھے کیا کہہ رہے ہیں۔ لوگ ہزار نصیحتیں کریں ہزار سمجھائیں مگر وہ ان کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی خواہش نفس پر عمل کرتا ہے۔

باب ۲۲۲ اَلنَّهْیُ عَنِ الشَّمَاتَةِ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا منع ہے

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِاَخِیْكَ فَیُعَافِیْهِ اللّٰهُ وَ

يَبْتَلِيكَ اللهُ

حضرت ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن الاسقع کو سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تو اپنے بھائی (کی مصیبت) پر خوشی ظاہر نہ کر۔ ورنہ خدا اس کو اس سے چھٹکارا دے گا اور تجھ کو اس میں مبتلا کر دے گا۔

مشکل الفاظ : لاتظهرن۔ تو ہرگز ظاہر نہ کر۔ شماتة۔ خوشی۔ فیعافیه۔ تو وہ اس کو عافیت دے گا۔ یبتلیک۔ وہ تجھ کو مبتلا کر دے گا۔

تشریح: مسلمان بھائی (اگرچہ مخالف ہی کیوں نہ ہو اس) کو مصیبت و تکلیف میں مبتلا دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کی مدد کرنی چاہیے۔ ورنہ اللہ اسے اس تکلیف سے چھٹکارا دے گا اور خوش ہونے والوں کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیگا۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل نرم کرنے والی باتوں کا بیان

حدیث : اَبُوحَنِيفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَاِذَا سَقُمَتْ سَقُمَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

حضرت ابوحنیفہ حسن سے وہ شعبی سے وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ انسان میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست و صحیح ہو تو اس کا سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بیمار ہو تو سارا بدن بیمار ہوتا ہے اور خبردار رہو وہ دل ہے۔

مشکل الفاظ : مضغة، ٹکڑا سائر الجسد، سارا جسم سقم، وہ بیمار ہوا۔

تشریح : دل انسانی جسم میں ایک ایسی چیز ہے کہ اگر یہ ٹھیک ہوگا تو پورا

جسم ٹھیک رہے گا اگر دل نیکی پر راغب ہوگا تو باقی اعضاء خود بخود نیک کام کرنے پر آمادہ ہوں گے ورنہ اس کا الٹ ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعْنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهَا مِنْ خُبْزٍ مُتَتَابِعًا حَتّٰی فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَمَا زَالَتِ الدُّنْیَا عَلَیْنَا کُدْرَةً عُسْرَةً حَتّٰی فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الدُّنْیَا فَلَمَّا فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الدُّنْیَا صُبَّتْ عَلَیْنَا صَبًّا وَفِیْ رِوَایَةٍ صُبَّ الدُّنْیَا عَلَیْنَا صَبًّا وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مُتَوَالِیَةً مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے کبھی بھی تین دن رات لگا تار پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور عسرت و تنگ دستی ہم پر چھائی رہی یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ نے دنیا سے جدائی اختیار فرمائی۔ پھر جب حضرت محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو دنیا ہم پر ٹوٹ کر پڑی اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ دنیا ہم پر برس پڑی اور ایک روایت میں ہے کہ آل محمد ﷺ کا پیٹ گیہوں کی روٹی سے لگا تار تین دن کبھی نہیں بھرا۔

مشکل الفاظ: ما شبعنا ہم نے پیٹ نہیں بھرا۔ خبز، روٹی۔ متتابعاً، لگا تار

تشریح: اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے کتنی تنگی کی زندگی گزاری اور یہ تنگ دستی اختیاری تھی مجبوراً نہ تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو پہاڑ میرے ساتھ سونا بن کر چلنا شروع ہو جائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور اس کی راحتیں اتنی اچھی چیز ہوتیں تو حضور ﷺ انہیں اختیار فرماتے کیونکہ آپ کو دنیا کی ہر راحت میسر تھی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فِیْ شَکَاةٍ شَکَاهَا فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی عِبَاءَةٍ قُطْوَانِیَّةٍ وَمِرْفَقَةٍ مِنْ صُوْفٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کِسْرٰی وَقَیْصَرُ عَلَی الدِّیْبَاجِ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَهُمُ الدُّنْیَا وَلَکُمُ الْاٰخِرَةُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَسَّهٗ فَاِذَا هُوَ فِیْ شِدَّةِ الْحُمّٰی فَقَالَ تَحُمُّ هٰکَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَشَدَّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَلَاءً نَبِیُّهَا ثُمَّ الْخَیْرُ ثُمَّ الْخَیْرُ وَکَذٰلِکَ کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ قَبْلَکُمْ وَالْاُمَمُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عمر بن خطاب نبی پاک ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ کو مرض کی تکلیف تھی تو آپ کو ایک قطوانی کھردری چادر پر لیٹا ہوا پایا اون کا تکیہ لگائے ہوئے تھے جس کا بھرت اذخر گھاس کا تھا۔ حضرت عمر نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ کسریٰ اور قیصر تو دیباج پر ہیں اور آپ اس حالت میں، تو آپ نے فرمایا اے عمر کیا تم اس پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت پھر حضرت عمر نے آپ کو چھوا تو آپ کو سخت بخار تھا تو بولے آپ کو اتنا سخت بخار ہے حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس امت میں سخت مبتلائے بلا اس کے نبی ہیں پھر ان سے کمتر نیک پھر ان سے کم تر نیک اور یہ ہی حال تم سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور امتوں کا تھا۔

مشکل الفاظ : شکاۃ ،شکایت،تکلیف،بیماری۔ مضطجعٌ ، لیٹے ہوئے۔ عباءۃ ،چادر۔ قطوانیۃ ۔ قطوانی۔ مرفقۃٌ ۔تکیہ لگائے۔

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہے کہ دنیا کی راحتیں سہولتیں اور آرام انسان

کے لئے معیار نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں پر دنیا میں مصیبتیں، پریشانیاں اور تکلیفیں آتی ہیں۔ اور دائمی نعمتیں راحتیں اور سکون آخرت میں ہیں۔
کفار کیلئے دنیا میں راحتیں اور سکون ہیں اور آخرت میں اُن کو مبتلائے عذاب کیا جائیگا

جبکہ مومنین پر اگر دنیا میں تکالیف ہوں بھی تو ایک مختصر اور تھوڑے وقت کے لئے ہیں۔ آخرت میں ان کو دائمی راحت و سکون میسر آئے گا۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جنایات کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَفَا عَنْ دَمٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ارشاد نے فرمایا کہ جس کسی نے خون معاف کیا اس کی جزا جنت ہی ہے۔

مشکل الفاظ : دم، خون، قتل

تشریح : خون کا معاف کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ انسان کے دل میں اپنے عزیزوں کی محبت فطرتی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی صفت کو اپناتے ہوئے اگر انسان بردباری کا مظاہرہ کرے تو اس کے بدلہ میں جنت کا مستحق ٹھہرے گا۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کا خون بہا مثل

خون بہا مسلمان کے ہے۔

مشکل الفاظ : دِیَةٌ، دیت، خون بہا

تشریح : مسلم اور غیر مسلم کی دیت کے بارے میں ائمہ میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی دیت بھی اتنی ہے جتنی مسلمان کی دیت ہے یعنی ایک سو اونٹ اور اگر درم کی صورت میں ہو تو دس ہزار درم دیت بنتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُسْتَقَادُ مِنَ الْجِرَاحِ حَتّٰی تَبْرَأَ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔

اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہے تو تو فوراً زخمی کرنے والے سے قصاص نہ لیا جائے۔ بلکہ جب زخمی کا زخم ٹھیک ہو جائے۔

تشریح : اس کی وجہ یہ ہے کہ کیا پتہ کہ وہ زخم بڑھ کر اس کے لئے جان لیوا ثابت ہو۔ اور ہلکا زخم ہو اور ٹھیک ہو جائے اس کے مطابق پھر قصاص لیا جائے۔

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فوراً قصاص لینے کی صورت میں غصہ کی وجہ سے زیادہ نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔

کِتَابُ الْاَحْکَامِ　　احکام کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْاَمَارَةُ اَمَانَةٌ وَهِیَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا مِنْ حَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْهِ وَاَنّٰی ذٰلِکَ

وَفِی رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِی حَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِی غَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْاِمَارَۃُ اَمَانَۃٌ وَھِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا مِنْ حَقِّھَا وَاَدّٰی الَّذِیْ عَلَیْہِ وَاَنّٰی ذٰلِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ حسن سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر امارت ایک امانت ہے اور وہ قیامت کے روز رسوائی اور شرمندگی ہے۔ مگر جس نے امارت کا حق ادا کیا اور جو ذمہ داری اس پر تھی اس سے حق کے ساتھ عہدہ برآ ہوا۔ اور یہ ہوتا ہی کہاں ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امارت قیامت کے دن ذلت اور شرمندگی ہے مگر جس نے اس کا حق ادا کیا اور جو ذمہ داری اس پر تھی وہ ادا کی پھر فرمایا اے ابوذر ایسا ہوتا ہی کہاں ہے۔

تشریح: حکومت و امارت کی دنیا میں لوگ خواہش کرتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے تگ و دو کرتے ہیں۔ مگر آخرت میں بڑی شرمندگی اور عذاب کا باعث ہے۔ ہاں وہ آدمی جو امانت و دیانت اور کما حقہ اس کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے تو اس کی آخرت میں اسی کا اجر و ثواب دیا جائے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَرْفَعَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ عَادِلٌ

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں میں بلند ترین امام عادل ہوگا۔

تشریح: ظالم و جابر حکمران عذاب الٰہی اور ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرے گا۔ مگر وہ حاکم اور امیر و امام جس نے اپنا کام عدل و انصاف کے ساتھ کیا اور

کسی قسم کا ظلم وزیادتی اور خیانت نہ کی تو اس کو اللہ تعالیٰ آخرت میں سب سے ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ خَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ قَاضِیَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ یَقْضِیْ فِی النَّاسِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَیُوْکِلُ بَعْضُهُمْ مَالَ بَعْضٍ یَتْرُکُ عِلْمَهٗ وَیَقْضِیْ بِغَیْرِ الْحَقِّ فَهٰذَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ یَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ

حضرت ابوحنیفہ حسن بن عبید اللہ سے وہ خبیب بن ابی ثابت سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔ ان میں سے دو دوزخی ہیں ایک وہ جو بغیر کتاب وسنت علم کے بغیر لوگوں میں فیصلے کرتا ہے اور ایک کو دوسرے کا مال ناحق کھلاتا ہے۔ دوسرا وہ جو اپنے علم کو چھوڑ کر ناحق فیصلہ کرتا ہے تو یہ دو قسم کے قاضی دوزخی ہیں۔ اور تیسرا وہ جو کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کرتا ہے تو جنتی ہے۔

مشکل الفاظ: یو کل، وہ کھلاتا ہے۔ بغیر الحق، ناحق

تشریح: قاضی کی تین اقسام ہیں دو اقسام جہنمیوں کی ہیں اور ایک قسم جنتی ہے۔

وہ قاضی جو لوگوں میں بغیر علم کے فیصلہ کرتا ہے جو اس منصب کے لائق ہے ہی نہیں اور معاملہ کو سمجھتا ہی نہیں ہے تو وہ کتاب وسنت کے معیار کے خلاف فیصلہ سازی کرتا ہے تو یہ قاضی جہنمی ہے دوسرا وہ ہے جس کو علم تو ہے مگر کتاب وسنت کو پس پشت ڈال دیتا ہے ذاتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ذاتی مفاد کو ترجیح دے کر فیصلہ کرتا ہے تو یہ بھی جہنمی ہے۔

مگر تیسرا وہ قاضی کتاب وسنت کے مطابق صحیح صحیح اور حق پر فیصلہ کرتا ہے۔

معاملہ کی نوعیت کو سمجھتا ہے اور تمام تقاضوں کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرتا ہے تو یہ شخص جنتی ہے

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ کَتَبَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَقْضِی الْحَاکِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ

حضرت ابو حنیفہ عبد الملک سے وہ ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان کے باپ نے ان کو خط لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حاکم غضب کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

تشریح : قاضی اور حاکم کے لئے یہ مسلم اصول بتایا گیا ہے کہ جب وہ کسی غیظ و غضب اور غصہ میں ہو تو فیصلہ نہ کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو غصہ کی حالت میں آدمی کا عقل کم ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ غصہ کے وقت وہ جلد بازی میں آ کر کہیں غلط فیصلہ نہ کر دے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَکْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یُفِیْقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یُفِیْقَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحْتَلِمَ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ایک بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو۔ دوسرا مجنون جب تک وہ صحت مند نہ ہو جائے۔ تیسرا سونے والا جب تک وہ نیند سے جاگ نہ جائے۔

اور ایک روایت میں حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تین پر سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سونے والا جب تک جاگے۔ مجنون جب تک صحت یاب ہو۔ بچہ جب تک بالغ ہو۔

مشکل الفاظ: رفع القلم ۔قلم اٹھالیا گیا ہے۔ النائم ، سونے والا۔ یفیق ، اسے افاقہ ہو۔ یستیقظ ۔وہ جاگتا ہے۔

تشریح : نابالغ بچہ ، مجنون اور سوئے ہوئے شخص پر اس حالت میں احکام شریعت نافذ نہیں ہوئے اور اس دوران اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر وہ شرعی مواخذہ نہیں ہوگا جو عام آدمی پر ہوتا ہے اس حالت میں تینوں قسم کے آدمی شرعی ذمہ سے سبکدوش ہوتے ہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُدَّعٰی عَلَیْهِ اَوْلٰی بِالْیَمِیْنِ اِذَا لَمْ یَکُنْ بَیِّنَةٌ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بینہ یعنی گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ سے قسم لینا بہتر ہے۔

مشکل الفاظ : اولی ۔بہتر۔ الیمین ، قسم ، حلف ، بینۃ ، گواہ

تشریح : قضا میں ایک اصول یہ ہے کہ جو مدعی ہوتا ہے یعنی جو دعوی کرتا ہے اس کو اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے گواہوں کا پیش کرنا لازم ہے۔ اگر مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو فیصلہ میں مدعی علیہ یعنی جس پر دعوی کیا گیا ہے اس سے قسم لی جائے گی اور قسم تب ہے کہ مدعی کے دعوی کا انکار کرتا ہے اور اگر اعتراف کر لیتا ہے تو پھر اس کے اعتراف پر مدعی کے حق میں فیصلہ ہوگا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهٗ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ اشْتَرٰی مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَقِیْقًا فَتَقَاضَاهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِبْتَعْتُ مِنْکَ بِعَشْرَةِ الْاٰفٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِعْتُ

مِنکَ بِعِشْرِیْنَ اَلْفاً ۔ فَقَالَ اِجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ ۔

فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ اُخْبِرُکَ بِقَضَاءٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَایِعَانِ فِی الثَّمَنِ وَلَمْ یَکُنْ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ وَالسِّلْعَۃُ قَائِمَۃٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْیَتَرَادَّانِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے بیان کیا کہ اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک غلام خریدا، ابن مسعود نے اس سے اس داموں کا تقاضا کیا۔ اس پر اشعث نے کہا کہ میں نے تم سے وہ دس ہزار میں خریدا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ بیس ہزار درھم میں بیچا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نے کہا تو میرے اوپر کسی کو حاکم مقرر کر دے۔ اشعث نے کہا تم ہی میرے اور تمہارے درمیان حاکم ہو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بولے کہ میں تجھ کو وہ فیصلہ سناتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو صادر فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے۔ آپ فرما رہے تھے کہ جب بائع اور مشتری تعداد قیمت میں جھگڑ پڑیں اور ان دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں اور چیز فروخت شدہ بھی موجود ہو تو قول بائع کا معتبر ہوگا یا اس بیع کو لوٹا ئیں۔

تشریح: صاف ظاہر ہے کہ بائع اور مشتری میں اختلاف ہو اور ابھی مبیع موجود ہے تو آسان طریقہ یہی ہے کہ اس بیع منسوخ کر دیا جائے اور سودا لوٹا دیا جائے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ اِشْتَرٰی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَقِیْقًا مِنْ رَقِیْقِ الْاَمَارَۃِ فَتَقَاضَاہُ عَبْدُاللّٰہِ فَاخْتَلَفَا فِیْہِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِشْتَرَیْتُ مِنْکَ بِعَشْرَۃِ الْاٰفِ دِرْھَمٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بِعْتُ مِنْکَ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ اِجْعَلْ بَیْنِیْ وَ

بَيْنَكَ رَجُلًا فَقَالَ الْاَشْعَثُ فَاِنِّيْ اَجْعَلُكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاِنِّيْ سَاقْضِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بِقَضَاءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَاَمَّا اَنْ يَّرْضَى الْمُشْتَرِيْ بِهٖ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْيَتَرَادَّانِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ الْبَيْعَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْيَتَرَادَّانِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَثَ اِشْتَرٰى مِنْهُ رَقِيْقًا فَتَقَاضَاهُ وَاخْتَلَفَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَقَالَ الْاَشْعَثُ بِعَشْرَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْيَتَرَادَّانِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک غلام خمس کے غلاموں میں سے خریدا۔ حضرت عبداللہ نے اس سے اس کی قیمت مانگی تو قیمت میں دونوں کے درمیان جھگڑا پڑ گیا۔ اشعث نے کہا میں نے تم سے وہ دس ہزار درہم میں خریدا ہے اور عبداللہ بولے میں نے تو وہ تجھ کو بیس ہزار درہم کے عوض بیچا ہے۔ تو عبداللہ نے کہا کہ تو میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم (ثالث) مقرر کر دے جو ہمارا جھگڑا طے کرے۔ اشعث نے کہا میں تمہیں ہی تمہارے اور اپنے درمیان حکم (ثالث) مقرر کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اب میں اپنے اور تیرے درمیان وہ فیصلہ دیتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا آپ نے فرمایا کہ جب خریدار اور فروخت کنندہ

آپس میں جھگڑ پڑیں تو بائع (فروخت کنندہ) کی بات مانی جائے گی۔ یا تو خریدار فروخت کنندہ کی بات پر راضی ہو جائے یا پھر وہ دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

اور ایک روایت میں قاسم کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بائع اور مشتری آپس میں لڑ پڑیں اور فروخت شدہ سامان بدستور موجود ہو تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ دونوں بیع لوٹا لیں۔ ایک روایت۔ یَتَرَادَّانِ کے ساتھ لفظ بیع بھی زائد ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب مختلف القول ہوں جائیں بائع اور مشتری تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ بیع کو پھیر لیں۔ اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ سے یوں مروی ہے کہ اشعث نے ان سے ایک غلام خریدا انہوں نے اس سے اس کی قیمت کا تقاضا کیا اور پھر ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ عبداللہ نے کہا بیس ہزار درہم۔

اشعث نے کہا دس ہزار درہم، حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری جھگڑیں تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ دونوں بیع کو لوٹا لیں۔

تشریح : بائع یعنی فروخت کنندہ اور مشتری یعنی خریدار میں کسی خرید و فروخت میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول مانا جائے گا۔ اگر اختلاف ختم نہ ہو تو اس معاملہ کو ختم کرنے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس بیع کو واپس کر دیا جائے۔

حدیث :اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِى نَاقَةٍ وَقَدْ اَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهُ فَقَضٰى بِهَا لِلَّذِىْ فِىْ يَدِهٖ

حضرت ابو حنیفہ ابو زبیر سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص آپ کے پاس ایک اونٹنی کے بارے میں جھگڑتے ہوئے

آئے اور ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ وہ اسی کے ہاں پیدا ہوئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی اسی کو دلا دی جس کے قبضہ میں تھی۔

مشکل الفاظ: اختصما ، وہ دونوں جھگڑے۔ ناقۃ ، اونٹنی ، نتجت ، وہ پیدا ہوئی

تشریح : نبی پاک ﷺ کو معاملہ کی نوعیت کو دیکھ کر فیصلہ اس کے حق میں کر دیا جس کے قبضہ میں اونٹنی تھی ، اور مثال بن گئی کہ ایسی صورت حال میں فیصلہ اس طرح کرنا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ فِيْ نَاقَةٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُقِيْمُ الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا نَاقَةٌ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاقَةٍ فَاَقَامَ هٰذَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهٗ نَتَجَهَا وَاَقَامَ هٰذَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهٗ نَتَجَهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک شخص سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص ایک اونٹنی کے بارے میں جھگڑ پڑے ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ یہ اونٹنی اسی کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ تو نبی پاک ﷺ نے اونٹنی اس کو دلائی جس کے قبضہ میں تھی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ دو شخص لڑتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس آئے ایک نے اس پر گواہ پیش کئے کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ دوسرا اس پر گواہ لے آیا کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اونٹنی اس کو دلا دی جس کے قبضہ میں تھی۔

كِتَابُ الْفِتَنِ　　　　فتنوں کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حَمِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ فَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ

حضرت ابوحنیفہ یحییٰ سے وہ حمید سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر جس نے تلوار کھینچی تو جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اسی کیلئے ہے جس نے میری امت پر تلوار کھینچی

مشکل الفاظ : سلَّ ۔ اس نے تلوار چلائی، تلوار کھینچی۔

تشریح : یہ کتنی سخت وعید ہے کہ جو کسی مسلمان کو قتل کرے گا۔ اس پر جہنم ہے۔ خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان، نبی پاک ﷺ کی عزت و حرمت اس قدر ہے کہ خصوصیت کے ساتھ اس امت کا ذکر فرمایا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْجُلَاسِ قَالَ كُنْتُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ السَّبَائِيْ كَلَامًا عَظِيْمًا فَاَتَيْنَا بِهٖ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَهُزُّ عُنُقَهٗ فِيْ طَرِيْقِهٖ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى ظَهْرِهٖ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَسَاَلَهٗ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ اَتَرْوِيْهِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ عَنْ كِتَابِهٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِهٖ ۔ فَقَالَ لَا ۔ قَالَ فَعَمَّا تَرْوِيْ قَالَ عَنْ نَفْسِيْ

قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ رَوَيْتَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَوْعَنْ كِتَابِهٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِهٖ ضَرَبْتُ عُنُقَكَ وَلَوْ رِوَيَةً عَنِّيْ اَوْ جَعَلْتُكَ عُقُوْبَةً لَكُنْتَ كَاذِبًا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابًا

وَاَنْتَ مِنْهُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ الْجِلَاسِ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ السَّبَائِیِّ کَلَامًا عَظِیْمًا فَاَتَیْنَا بِہٖ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَوَجَدْنَاہُ فِی الرَّحْبَۃِ مُسْتَلْقِیًا ظَھْرَہٗ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَسَاَلَہٗ عَنِ الْکَلَامِ فَتَکَلَّمَ فَقَالَ اَتَرْوِیْہِ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَوْ عَنْ کِتَابِہٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِہٖ قَالَ لَا قَالَ فَعَمَّنْ تَرْوِیْہِ قَالَ عَنْ نَفْسِیْ قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ رَوَیْتَ عَنِ اللّٰہِ اَوْ عَنْ کِتَابِہٖ اَوْ رَسُوْلِہٖ ضَرَبْتُ عُنُقَکَ وَلَوْ رَوَیْتَ عَنِّیْ اَوْجَعْتُکَ عُقُوْبَۃً فَکُنْتَ کَاذِبًا وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ ثَلٰثُوْنَ کَذَّابًا فَاَنْتَ مِنْھُمْ

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوجلاس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ان میں سے تھا جنہوں نے عبداللہ بن سبائی سے ایک بہت سنگین بات سنی تو ہم اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔ راستہ میں ہم اس کی گردن کو جھنجوڑتے رہے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد کے صحن میں چت لیٹے ہوئے پایا کہ آپ نے ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس سے اس بات کے بارہ میں پوچھا تو اس نے وہ بات کہی تو حضرت علی نے کہا کیا تو اللہ سے روایت کرتا ہے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے۔ اس نے کہا نہیں تو آپ نے کہا کہ پھر کس سے یہ نقل کرتا ہے تو اس نے کہا اپنے دل سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اس کی روایت اللہ تعالیٰ سے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے ظاہر کرتا تو میں تمہاری گردن ماردیتا اگر اس کی نسبت میری طرف کرتا تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے اور تو انہیں میں سے ہے۔

اور ایک روایت میں ابوالجلاس سے یوں منقول ہے کہ اس نے کہا میں ان

لوگوں میں سے تھا جنہوں نے عبداللہ سبائی سے بڑا بول سُنا تھا۔ تو ہم اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور ہم نے ان کو مسجد کے صحن میں پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے چت لیٹے پایا۔ تو آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے وہی بات کہی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتا ہے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے۔ تو اس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے کہا کہ پھر کس سے اس بات کو نقل کرتا ہے۔ اس نے کہا اپنے دل سے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو روایت اللہ سے کرنے کا دعویٰ کرتا یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ اور اگر تو اس بات کی نسبت میری طرف کرتا تو میں تجھ کو دردناک سزا دیتا۔ پس تو جھوٹا ہوتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے میں جھوٹے ہوں گے اور تو ان میں سے ہے۔

مشکل الفاظ: نهز عنقه، اس کی گردن جھنجھوڑتے رہے۔ الرحبة ۔ صحن مستلقیاً ، چت لیٹے ہوئے۔ عقوبةً ۔ سخت سزا۔

تشریح : اللہ سے روایت کرنے، کتاب سے اور رسول سے روایت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دعویٰ قرآن پر زیادتی کرتے ہوئے، وحی کی جانب نسبت کرتے ہوئے اور رسول اللہ پر اتہام لگاتے ہوئے کہتا ہے تو تیری سزا قتل ہے۔ ورنہ جھوٹا ہے

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُوْنَ اِلَى الْقُبُوْرِ فَيَضَعُوْنَ بُطُوْنَهُمْ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ وَدِدْنَا لَوْ كُنَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَايَا وَالْفِتَنِ

حضرت ابو حنیفہ عبدالرحمن سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بکثرت قبروں پر آئیں جائیں

گے۔ اور اُن پر اپنا پیٹ رکھیں گے۔ اور کہیں گے کہ کاش ہم اس قبر والے کی جگہ ہوتے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ایسا کیوں ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ زمانہ کی سختی اور بلاؤں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے

مشکل الفاظ: فیضعون۔ پس رکھیں گے۔ بطونھم، ان کے پیٹ۔

تشریح: مشکلات اور مصیبت اور فتنوں کا ایسا دور آئے گا کہ لوگ مرنے کی تمنا اور خواہش کریں گے۔

مگر بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت مسلمان کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اگر حالات اتنے ناساز گار ہوں تو یہ دُعا کرنا جائز ہے کہ اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ تفسیر قرآن کا بیان

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ الٓمّٓ قَالَ اَنَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرٰى

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابوفروہ سے وہ عطاء بن السائب سے وہ ابوالضحیٰ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے کلام " الٓمّٓ " کی تفسیر فرماتے ہیں۔ انا اللہ ، واللہ اعلم واری ۔

تشریح: " انا اللہ " کا معنی ہے میں اللہ ہوں جو " واللہ اعلم " کا معنی ہے میں زیادہ جانتا ہوں۔ اری کا معنی ہے میں دیکھتا ہوں کو الٓمّٓ سے ایک ایک حرف کو لیا گیا ہے۔

ہمزہ سے انا کی طرف اشارہ ہے لام سے اللہ کی طرف میم سے اعلم کی جانب اور الٓمّٓر میں " را " سے اری کی جانب اشارہ ہے۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبِیْطٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ الضَّحَّاکِ ابْنِ مُزَاحِمٍ فَیَسْاَلُهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّا نَرَاکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ مَا کَانَ اِحْسَانُهٗ قَالَ کَانَ اِذَا رَاٰی رَجُلًا مُضَیَّقًا عَلَیْهِ وَسَّعَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاٰی مَرِیْضًا قَامَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاٰی مُحْتَاجًا سَاَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ سلمہ بن عبیط سے وہ فرماتے ہیں کہ میں ضحاک بن مزاحم کے پاس تھا کہ ان سے ایک شخص نے " انا نراک من المحسنین " (کہ آپ ہم کو نیک و محسن آدمی معلوم ہوتے ہیں ۔) کے بارے میں پوچھا کہ ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کا احسان کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ جب وہ کسی تنگدست کو دیکھتے تو اس کو وسعت دے اور جب کسی بیمار کو دیکھتے تو اس کی بیمار پرسی کرتے اور جب کسی ضرورت مند کو دیکھتے تو اس کی حاجت روائی کرتے۔

تشریح: محسن کی یہاں پر وضاحت کی گئی ہے کہ اس کی یہ خوبی ہے کہ جب کسی مفلوج الحال تنگدست کو دیکھے تو اس کی مدد کرے جب کسی مریض کو دیکھے تو اس کی تیمارداری کرے اور جب کسی محتاج وضرورت مند کو دیکھے تو اس کی حاجت روائی اور ضرورت کو پورا کرے۔ اس آدمی کو محسن کہا جاتا ہے اور قرآن میں جو مخصوص اشارہ ہے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی جانب ہے جن میں یہ تینوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ الْمُتَفَرِّسِیْنَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عطیہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ" کہ بے شک اس میں بصیرت والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ گویا مُتَوَسِّمِیْنَ سے مُتَفَرِّسِیْنَ مراد لیا گیا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں قرآن کی آیت کے لفظ مُتَوَسِّمِیْنَ کی تفسیر بیان کی جا رہی ہے کہ مُتَوَسِّمِیْنَ سے مراد فہم و فراست کا موجود ہونا ہے جب مومن کے اندر نور سے اتنی فہم و فراست آ جائے تو نبی پاک ﷺ کی فراست اور نظر کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْ یَعْمَلُوْنَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عبدالملک سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا۔ "فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ" پس قسم ہے تمہارے رب کی بیشک ہم ضرور سوال کریں گے ان سب سے اس چیز کے بارے میں کہ جو وہ کرتے تھے۔

اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے یعنی اس سے کلمہ شہادت مراد ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ ذِرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَالَکَ تَزُوْرُنَا اَکْثَرَ مَا تَزُوْرُنَا قَالَ فَاَنْزَلَتْ بَعْدَ لَیَالٍ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ذر سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل سے کہ آپ ہماری ملاقات کے لئے زیادہ کیوں نہیں آتے۔

تو اس کے چند روز ہی بعد یہ آیت نازل ہوئی " وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ لَہٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا " کہ ہم نہیں اترتے مگر آپ کے رب کے حکم سے اسی کے لئے ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے۔

تشریح : یہ اس وقت کی بات ہے جب وحی کا سلسلہ چالیس روز تک بند رہا۔ حضور علیہ السلام کو وحی کا شدید اشتیاق تھا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ ھَانِیْءٍ قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا کَانَ الْمُنْکَرُ الَّذِیْ کَانُوْا یَأْتُوْنَ فِیْ نَادِیْھِمْ قَالَ کَانُوْا یُخْذِفُوْنَ النَّاسَ بِالنَّوَاۃِ وَالْحَصَاۃِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الطَّرِیْقِ

حضرت ابو حنیفہ سماک سے وہ ابو صالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کیا بری بات تھی جو وہ قوم اپنی مجلسوں میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگوں پر گٹھلیاں اور کنکریاں پھینکا کرتے اور راہ گیروں سے تمسخر کرتے تھے۔

تشریح : قوم لوط کے قول جس کو اللہ نے فرمایا کہ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ " کی تفسیر بیان کی کہ وہ لوگوں پر پتھر اور پھلوں کی گٹھلیاں پھینکتے تھے اور مسافروں کو اور راہ گیروں کو تنگ کرتے تھے ان سے مذاق اور تمسخر کرتے تھے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَأَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضَعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضَعْفًا وَّشَیْبَۃً فَرَدَّ عَلَیْہِ وَقَالَ قُلْ مِنْ ضُعْفٍ

حضرت ابو حنیفہ عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ کے سامنے یہ آیت "اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ

مِنۡ بَعۡدِ ضَعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضَعۡفًا وَ شَیۡبَۃً " پڑھی تو آپ نے ان کو ٹوکا اور فرمایا کہ لفظ ضعف کو ضاد کے پیش کے ساتھ پڑھو۔

تشریح : حضرت ابن عمر نے ضعف کے ضاد کو زبر کے ساتھ پڑھا ہوگا تو آپ نے ان کی تصحیح فرمائی۔ کیونکہ قریش کی لغت میں یہ لفظ اسی طرح تھا۔

حدیث : اَبُوۡحَنِیۡفَۃَ عَنِ الۡھَیۡثَمِ عَنِ الشَّعۡبِیِّ عَنۡ مَسۡرُوۡقٍ عَنۡ عَبۡدِاللہِ قَالَ قَدۡ مَضَی الدُّخَانُ وَالۡبَطۡشَۃُ عَلٰی عَھۡدِ رَسُوۡلِ اللہِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق وہ عبداللہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قرآن پاک کی آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین میں دخان (دھواں) اور آیت یوم نبطش البطشۃ الکبری میں بطشۃ (فارتقب البطشۃ الکبری رسول اللہ ﷺ کے دور میں گزر چکی ہے۔

تشریح : اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان آیات میں جس عذاب کا ذکر ہے وہ دنیا میں ہی اہل قریش کو مل چکا تھا۔ مسلسل قریش کی نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ نے ان کو سخت قحط میں مبتلا کیا۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگ مر گئے۔ ان لوگوں نے مردار تک کھایا۔ اور کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے ان کو آسمان کی طرف دھواں دکھائی دیتا تھا۔

حدیث : اَبُوۡحَنِیۡفَۃَ عَنۡ حَمَّادٍ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَائِشَۃَ قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ ﷺ اِنَّ اَوۡلَادَکُمۡ مِنۡ کَسۡبِکُمۡ وَھِبَۃُ اللہِ لَکُمۡ یَھَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے اور تمہارے لئے اللہ کی بخشش ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے

لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

مشکل الفاظ کسبکم۔ تمہاری کمائی، ھبۃ اللہ۔ اللہ کی بخشش، الاناثا۔ لڑکیاں، الذکور۔ لڑکے۔

تشریح: اولاد اللہ کی جانب سے اللہ کی بخشش اور عطا ہے، لڑکیاں اور لڑکے اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے یہ خاص اللہ کا کرم ہے جس کیلئے چاہتا ہے لڑکے منتخب کرے اور جس کیلئے چاہے لڑکیاں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مَکِّیِّ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ لَھِیْعَةَ عَنْ اَبِیْ قَبِیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُزَنِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا بِھٰذِہِ الْاٰیَةِ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ، اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَقَالَ رَجُلٌ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ۔

حضرت ابو حنیفہ مکی بن ابراہیم سے وہ ابولھیعہ سے وہ ابوقبیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن المزنی کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور ﷺ کے آزاد شدہ غلام ثوبان کو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ پوری دنیا و مافیہا کو اس آیت کے بدلے میں لوں۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ .... الآیۃ. کہ آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی وہ مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا اور جس نے شرک کیا۔ آپ خاموش رہے

پھر اس نے کہا اور جس نے شرک کیا پھر آپ خاموش رہے پھر تیسری بار اس نے کہا اور جس نے شرک کیا تو آپ چپ رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ اور جس نے شرک کیا۔

تشریح: احادیث کے بعض نسخوں میں واو ہے جس طرح یہاں ہے۔ الااستثناء کے لئے ہو تو پھر معنی یہ ہیں کہ شرک کے علاوہ بخشش ہے۔

بعض محدثین نے کہا کہ الاتنبیہ کیلئے ہو اور واؤ نہ ہو تو معنی ہوں گے۔ خبردار جس نے شرک کیا وہ بھی بخشا جائے گا۔ یعنی جب وہ شرک سے تائب ہو جائے گا تو اس کے شرک کے سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ وَحْشِيًا لَمَّا قَتَلَ حَمْزَةَ مَكَثَ زَمَانًا ثُمَّ وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ الْاِسْلَامُ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ الْاِسْلَامُ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ، يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا. فَاِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُهُنَّ جَمِيْعًا فَهَلْ لِيْ رُخْصَةٌ.

قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهُ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذِهٖ فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ وَحْشِيٌّ اِنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ شُرُوْطًا وَاَخْشٰى اَنْ لَّا اٰتِيَ بِهَا وَلَا اُحَقِّقَ اَنْ اَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ اَلْيَنُ مِنْ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ ﷺ. قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَبَعَثَ اِلٰى وَحْشِيّ.

قَالَ فَلَمَّا قُرِئَتْ لَهٗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاَنَا لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ اِنْ شَاءَ فِي الْمَغْفِرَةِ وَلَوْ كَانَتِ الْاٰيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ شَاءَ كَانَ ذٰلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى وَحْشِيّ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاْذَنْ لِيْ فِيْ لِقَائِكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ وَارِ عَنِّيْ وَجْهَكَ فَاِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنِيْ مِنْ قَاتِلِ حَمْزَةَ عَمِّيْ قَالَ فَسَكَتَ وَحْشِيٌّ حَتّٰى كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَشْرَكْتُ فِي الْاَرْضِ فَلِيْ نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ اَنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِئَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْكِتَابُ قَالَ لِلرَّسُوْلَيْنِ لَوْلَا اَنَّكُمَا رَسُوْلَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا بَلَغَ وَحْشِيًّا مَا كَتَبَ

مُسَیْلَمَۃُ اِلَی رَسُوْلِ اللہِ ﷺ اَخْرَجَ الْمِدْرَاعَ فَصَقِلَہٗ وَھَمَّ بِقَتْلِ مُسَیْلَمَۃَ فَلَمْ یَزَلْ عَلٰی عَزْمِ ذٰلِکَ حَتّٰی قَتَلَہٗ یَوْمَ الْیَمَامَۃِ.

حضرت ابوحنیفہ محمد بن السائب الکلبی سے وہ ابوصالح سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب وحشی بن حرب نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس کے بعد ایک مدت تک کفر پر رہا۔ پھر اس کے دل میں اسلام کا خیال آیا تو اس نے ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے کلام کو نقل کرتے ہیں۔

اور جو (لوگ) کہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق پر۔ اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کریگا تو سزا سے اس کو سابقہ پڑے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس سے ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا۔ اور میں نے تو یہ سب کچھ کیا ہے تو کیا میرے لئے چھٹکارا ہے۔ اور (راوی) کہتے ہیں کہ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) آپ اس کو فرمادیں۔

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل ڈالے گا اور غفور رحیم ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت وحشی کے پاس بھیجی جب یہ آیت وحشی کے پاس پڑھی گئی تو اس نے کہا کہ اس آیت میں چند شرطیں ہیں جن کے بارے میں مجھے خوف ہے کہ میں ان کو انجام نہ دے سکوں گا اور میں تحقیق نہیں جان سکتا کہ میں نیک عمل کرسکوں گا یا نہیں۔ تو اے محمد (ﷺ) کیا آپ کے پاس اس سے بھی کوئی آسان چیز ہے۔

راوی نے کہا کہ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(ترجمہ آیت) بیشک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا مغفرت فرما دے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت لکھی اور وحشی کے پاس بھیجی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب یہ آیت اس کے لئے پڑھی گئی تو اس نے کہا کہ بیشک وہ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور بخش دے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ شاید میں اللہ کی مشیت میں نہ ہوں اگر وہ مغفرت چاہے۔ تو کیا اے محمد ﷺ آپ کے پاس اس سے بھی وسیع تر کوئی حکم الٰہی ہے تو حضرت جبریئل علیہ السلام یہ آیت لے کر اترے قُل یا عبادی الذین... الآیۃ۔ کہ فرما دیں کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرما دے گا بیشک وہی غفور الرحیم ہے۔ راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پھر یہ آیت بھی لکھ کر وحشی کے پاس بھیج دی۔ جب یہ آیت اس کے سامنے پڑھی گئی تو کہنے لگا بیشک یہ آیت ٹھیک موافق مطلب ہے۔ پھر اسلام لے آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اسلام لے آیا ہوں تو آپ مجھے اپنی ملاقات کی اجازت دیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کو کہلا بھیجا کہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ میں اس کی تاب نہیں لا سکتا کہ میرے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو آنکھ بھر کر دیکھ لوں چنانچہ وحشی نے خاموشی اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ مسیلمہ (کذاب) نے رسول اللہ ﷺ کو اس مضمون کا خط بھیجا کہ مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ اما بعد پس میں نے شریک کیا زمین میں، آدھی زمین میرے لئے اور آدھی قریش کے لئے۔ مگر قریش ایسی قوم ہے کہ وہ دھاندلی کرتی ہے۔ اور اس کے خط کو دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ جب اس کا

خط رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں قاصدوں سے فرمایا کہ اگر تم قاصدوں کی حیثیت سے نہ آئے ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کرا دیتا۔ پھر آپ نے حضرت علی بن ابو طالب کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ (ﷺ) محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو۔ اما بعد پس بیشک زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور اچھی آخرت پرہیزگاروں کیلئے ہے اور رحمت بھیجے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر۔ راوی نے کہا کہ جب وحشی کو خبر ملی اس تحریر کی جو مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کو لکھی تھی تو اس نے اپنے حربہ کو نکالا اور اس کو تیز کیا اور مسیلمہ کے قتل کا ارادہ ٹھان لیا۔ اور اسی ارادہ میں رہا۔ یہاں تک کہ یمامہ کے دن اس کو قتل کر ڈالا۔

مشکل الفاظ: مکث۔ وہ رکا، وقع۔ واقع ہوا، پیدا ہوا، اثاما۔ سزا، یعتدون. وہ دھاندلی کرتے ہیں، حد سے گزرتے ہیں، الدراع. حربہ، فصقله۔ تو اس کو تیز کیا، ھم۔ اس نے ارادہ کیا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مہربانی کی کوئی حد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا مگر شرط یہ ہے کہ بندہ مومن اس کی رحمت اور بخشش سے ناامید نہ ہو۔

وحشی کا واقعہ مذکورہ دیگر کتابوں میں بھی آتا ہے کہ اس کو اللہ نے معاف فرما دیا تھا۔ صحابہ کرام میں سے کسی نے پوچھا کہ یہ بخشش خداوندی صرف وحشی کیلئے مخصوص ہے یا تمام مسلمانوں کیلئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ حکم تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

مگر اس واقعہ میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ وحشی کے تمام گناہوں کی بخشش کے باوجود حضور ﷺ نے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آئے کہ اگر وہ سامنے آئے گا

تو مجھے اپنے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا لرزہ خیز قتل یاد آ جائے گا اور وہ منظر مجھ سے برداشت نہ ہو گا۔

تو اندازہ کرنا چاہیے کہ حضور ﷺ کے رشتہ داروں کا ادب واحترام اور پاس کتنا ضروری ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِی الزَّعْرَاءِ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَیَخْرُجَنَّ بِشَفَاعَتِیْ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ مِنَ النَّارِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِیْھَا اَحَدٌ اِلَّا اَھْلَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ، وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ، وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰافِعِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یُعَذِّبُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَقْوَامًا مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ ثُمَّ یُخْرِجُھُمْ بِشَفَاعَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَا یَبْقٰی اِلَّا مَنْ ذَکَرَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ، وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ اِلَی الشّٰفِعِیْنَ.

حضرت ابو حنیفہ سلمہ سے وہ ابوالزعراء سے جو ابن مسعود کے دوستوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت کی بدولت اہل ایمان جہنم سے نکلیں گے یہاں تک کہ اس آیت کے مخاطبین کے سوا کوئی نہ رہے گا۔ (آیت کا ترجمہ) کون سی چیز تم کو دوزخ میں کھینچ لائی ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ نمازی تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے۔ اور قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت نے آ گھیرا۔ تو ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

اور ایک روایت میں حضرت ابن مسعود سے اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے بہت سی قوموں کو عذاب دے گا۔ پھر محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو جہنم سے نکالے گا۔ یہاں تک کہ اس میں سوائے ان لوگوں کے کوئی نہ رہیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔

آیت: مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ، قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ، وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ...... الى الشّٰفِعِينَ.

مشکل الفاظ: ماسلککم. کس چیز نے تمہیں کھینچ لایا ہے۔

نخوض. ہم بحث کرتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث میں شفاعت کے منکرین کے خیال باطل کو ختم کیا جارہا ہے کہ امت مسلمہ کے فاسق وفاجر دوزخ کا عذاب بھگتیں گے۔ پھر حضور علیہ السلام کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ اس میں صرف مشرک وکافر رہ جائیں گے۔

معتزلہ وفرقہ مرجیہ کے عقائد کو بھی رد کیا جارہا ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اور مرجیہ کا خیال ہے کہ محض کلمہ گو سیدھا جنت میں جائے گا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَبْقٰى فِى النَّارِ اِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ الى الشّٰفِعِيْنَ.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر وہی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمادیا ہے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ سے آخر شافعین تک۔

تشریح: یہ حدیث اوپر والی حدیث کا خلاصہ ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ الْخُفُّ

ثَمانُوْنَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ اَيَّامٍ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عاصم سے وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حقب سے اسی سال مراد ہیں جس کے چھ دن تمام ایام دن کے برابر ہیں۔

تشریح: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں کہ ان چھ دنوں سے زمین وآسمان مراد ہو سکتے ہیں۔ یا پوری عمر دنیا کے چھ دن کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ پوری عمر دنیا کی بروئے روایات سات دن مانی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُرِأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی "وصدق بالحسنیٰ" تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لا الہ الا اللہ ہے۔

تشریح: یعنی جس نے اچھی بات کو مانا اس میں "الحسنیٰ" اچھی بات سے مراد کلمہ توحید ہے۔ کیونکہ تمام خوبیوں کی جڑ کلمہ توحید ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا وَالْفَرَائِضِ

کتاب وصیتوں اور فرائض کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِيْ فِيْ مَرَضٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِنِصْفِهٖ قَالَ لَا. قُلْتُ فَثُلُثِهٖ. قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ لَا تَدَعْ اَهْلَكَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى

سَعْدٍ يَعُوْدُهُ . قَالَ اَوْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ اَوْصَيْتُ بِمَالِيْ كُلِّهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالنِّصْفِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالثُّلُثِ.

قَالَ فَبِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ اَهْلَكَ بِخَيْرٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے تمام مال کی اللہ کیلئے وصیت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر نصف کی تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اس کے تہائی کی۔ آپ نے فرمایا تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے عیال کو اس حال میں نہ چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے تمام مال کی وصیت کی ہے تو پھر آپ اس کو کم کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی کیلئے کہا تو آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت ہے۔

ایک روایت میں عطاء اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے وہ سعد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس بیمار پرسی کرنے آئے تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے تمام مال کی وصیت کرتا

ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھے کی تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ ایک تہائی کی تو آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ کیونکہ تمہارا اپنے گھر والوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو فقیر چھوڑو۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کیلئے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

مشکل الفاظ: اوصیت. تو نے وصیت کی، ناقصہ. اس نے اس سے کم کیا، یتکففون. وہ ہاتھ پھیلاتے ہیں، یعود. وہ عیادت کرتا ہے، بیمار پرسی کرتا ہے۔

تشریح: وصیت کرنا تہائی مال کی جائز ہے اس سے زیادہ کی جائز نہیں ہے۔ وراثت کے حصے متعین ہونے کے بعد اس کی بھی وصیت لازم نہیں ہاں اگر وصیت کی ہو تو اس کے تہائی مال پر وصیت لاگو ہوگی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِیَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ۔

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہوتا مگر نصرانی اس کا غلام ہو یا نصرانیہ اس کی باندی تو وارث ہوگی۔

تشریح: مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے یا نہیں اس حدیث کی روشنی میں جمہور علماء وائمہ اربعہ کا یہ مسلک ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا ہاں اگر غلام یا لونڈی نصرانی ہوں تو ان کا وارث ہو جائے گا۔ کافر کسی بھی صورت میں مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ طَاؤُسَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

حضرت ابو حنیفہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم فرض حصے ان کے مستحقین کو دو اور جو بچ جائے تو وہ قریب تر

مرد کو دو۔

تشریح: ذوی الفروض وہ قریبی رشتہ دار ہیں جن کے حصے کتاب وسنت میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ آدھا، تہائی، آٹھواں، دو تہائی، ایک تہائی اور چھٹا ان سے بچا ہوا حصہ عصبہ لیتے ہیں۔ عصبہ سے مراد ان کے علاوہ قریب ترین مرد رشتہ دار ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ اِبْنَةً لِحَمْزَةَ اَعْتَقَتْ مَمْلُوْکًا فَمَاتَ فَتَرَکَ اِبْنَةً فَاَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَاَعْطٰی اِبْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ۔

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ عبداللہ بن شداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ کی بیٹی نے ایک غلام کو آزاد کیا تو وہ غلام مر گیا تو وہ بیٹی کو چھوڑ گیا۔ تو نبی پاک ﷺ نے اس کی بیٹی کو آدھا حصہ دیا اور حضرت حمزہ کی بیٹی کو باقی نصف دیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولی العتاقہ جس کو عصبہ سببیہ بھی کہتے ہیں عصبیت کی وجہ سے میراث کا حقدار ہے۔ یہ ذوی الارحام پر مقدم مانا جاتا ہے۔ ہاں عصبہ نسبیہ سے اس کا مرتبہ بعد ہے۔ مزید یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے کہ مولی العتاقہ میں مرد ہونے کی شرط نہیں۔ خواہ مرد ہو یا عورت اس کو ولایت کا حق حاصل ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ط وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا. عَدَلَ مَنْ کَانَ یَعُوْلُ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی فَلَمْ یَقْرَبُوْھَا وَشَقَّ عَلَیْھِمْ حِفْظُھَا وَخَافُوْا الْاِثْمَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَنَزَلَتِ الْاٰیَةُ فَخُفِّفَ عَلَیْھِمْ.

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط وَاِنْ

تُخَالِطُوْهُمْ الاٰیۃ.

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت اتری

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ۔

کہ بیشک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں تو وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

اور اسکے مقابلہ میں جو لوگ یتیموں کے اموال کی دیکھ بھال کرتے تھے اور ان کے مال سے بچے اور ان پر ان کے اموال کی حفاظت مشکل ہوگئی اس لئے کہ وہ اپنے بارے میں ڈرے کہ کہیں وہ گنہگار نہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ تو یوں ان کی تکلیف کو ہلکا کیا گیا۔

اور آپ سے پوچھتے ہیں یتیموں کے بارے میں تو آپ فرمادیں کہ ان کیلئے مصلحت کی رعایت بہتر ہے۔ اور اگر ان کے ساتھ خرچ مل جل کر کرو تو تمہارے بھائی ہیں۔

مشکل الفاظ: سیصلون. وہ عنقریب داخل ہوں گے، شق علیھم. ان پر مشکل ہوگیا، خافوا. انہوں نے خوف کیا، تخالطو ھم. تم ملاؤ۔

تشریح: ویسے تو ہر کسی کے ساتھ زیادتی کرنا ظلم عظیم ہے۔ مگر یتیموں کا خصوصیت کیساتھ اس لئے ذکر ہے کہ وہ مجبور و بے بس ہوتے ہیں تو کوئی ان کی مجبوری سے فائدہ نہ حاصل کرے۔ ان کے مال کو ہڑپ کرنے والے گویا اس طرح کہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔

یتیموں کی خیر خواہی اور راہنمائی کا بہت ثواب ہے۔ اور اگر ان کے پاس اتنا مال ہے تو ان کے ساتھ مل جل کر رہنا اور خرچ کرنے میں حرج نہیں ہے مگر اس بات کا

خیال رہے کہ ان کے ساتھ ذرا بھی حق تلفی نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَايُتْمَ بَعْدَ الْحُلُمِ.

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: ۔ لایتم ۔ کوئی یتیمی نہیں، حلم ۔ بالغ ہونا۔

تشریح: یتیم وہی کہلائے گا کہ جس کا باپ فوت ہو جائے اور ابھی وہ نابالغ ہو۔ اگر کوئی بالغ ہو گیا اور اس کا والد فوت ہو گا تو اصطلاح شریعت میں یتیم نہ ہو گا۔

كِتَابُ الْقِيَامَةِ وَصِفَةِ الْجَنَّةِ

قیامت کا بیان اور جنت کی صفت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُوْحَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ.

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت حسرت اور ندامت کا دن ہے۔

مشکل الفاظ: ۔ حسرۃ ۔ حسرت، تمنا، ندامۃ ۔ شرمندگی۔

تشریح: اصل میں حسرت اور ندامت فاسق و فاجر لوگوں کو ہو گی کہ انہوں نے دنیا میں بدعقیدگی اور بدعملیوں کی وجہ سے اپنے لئے جہنم مول لی ان کیلئے سخت حسرت و ناامیدی کا دن ہو گا۔

اور جنتیوں کو بھی ایک حسرت ہو گی کہ دنیا میں جو گھڑی ان کو اللہ کے ذکر کے بغیر گزری

ہوگی اس پر حسرت کریں گے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقِیٰمَةَ ذُوْحَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ۔

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانی سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک قیامت حسرت وندامت والی ہے۔

تشریح: اس حسرت وندامت سے وہی مراد ہے کہ کفار ومشرکین وفاسق وفاجروں کے لئے بدعملیوں پر حسرت وندامت ہوگی۔ اور جنت والوں کی ندامت اس بات پر ہوگی کہ اللہ نے ہمیں اتنے بڑے رتبے دیئے اتنے انعامات کئے مگر ہم نے دنیا میں اللہ کے ذکر سے فلاں فلاں وقت غفلت میں گزارا تھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیْ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ مِنَ الْجَنَّةِ مَدِیْنَةً مِنْ مِسْکٍ اَذْفَرَ مَاؤُهَا السَّلْسَبِیْلُ وَشَجَرُهَا خُلِقَتْ مِنْ نُوْرٍ فِیْهَا حُوْرٌ حِسَانٌ عَلٰى کُلِّ وَاحِدَةٍ سَبْعُوْنَ ذُوَابَةً لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِّنْهَا اَشْرَقَتْ فِی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمَلَأَتْ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَنْ هٰذَا قَالَ لِمَنْ کَانَ سَمْحًا فِی التَّقَاضِیْ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اَشْرَقَتْ لَاَضَاءَتْ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ طِیْبِهَا۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَدِیْنَةً خُلِقَتْ مِنْ مِسْکٍ اَذْفَرَ مُعَلَّقَةً تَحْتَ الْعَرْشِ وَشَجَرٌ مِنَ النُّوْرِ وَمَاؤُهَا السَّلْسَبِیْلُ وَحُوْرٌ عِیْنُهَا خُلِقَتْ مِنْ نَبَاتِ الْجِنَانِ عَلٰى کُلِّ

وَاحِدَةٍ مِنهُنَّ سَبعُونَ ذُوَابَةً لَوْاَنَّ وَاحِدَةً مِنهُنَّ عُلِّقَتْ فِي المَشْرِقِ لَاَضَاءَ تْ اَهلَ المَغرِبِ.

حضرت ابو حنیفہ اسماعیل سے وہ ابو صالح سے وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک شہر مشک سے اذفر سے پیدا فرمایا ہے۔ جس کا پانی سلسبیل ہے اور اس کے درخت نور سے بنے ہوئے ہیں۔ جس میں خوبصورت حوریں ہیں ان میں ہر ایک کی ستر زلفیں ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی زمین میں نور افگن ہو تو زمین کے مشرق سے مغرب تک روشن کر دے اور آسمان اور زمین کے درمیانی فضا کو مست خوشبو سے بھر دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس کیلئے ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس کے لئے جو قرض کے تقاضے میں نرم دل ہو۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان حورعین میں سے اگر ایک بھی عالم ظہور میں آ جائے تو زمین کے مشرق و مغرب کا درمیانی حصہ روشن ہو جائے اور آسمان و زمین کا درمیانی خلا اس کی خوشبو سے بھر (مہک) جائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے جس کو مشک اذفر سے پیدا کیا گیا ہے وہ عرش کے نیچے لٹکا ہوا ہے۔ اس کے درخت نور سے ہیں اور اسکا پانی سلسبیل سے ہے۔ اس کی حورعین کی تخلیق جنت کی گھاس ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی ستر زلفیں ہیں اور اگر ایک بھی ان میں مشرق میں لٹکا دی جائے تو وہ اہل مغرب کو روشن کر دے۔

مشکل الفاظ: ذوابة، زلفیں، مینڈھیاں۔ سمحا، نرمی، معلقة، لٹکی ہوئی، نبات الجنان، جنت کی گھاس۔

تشریح: اس حدیث میں جنت کے احوال کو بیان کیا گیا ہے اور اس میں نرمی اور

حسن خلق کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور خصوصا جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ یہ جنت کا جو مخصوص شہر ہے جس کا پانی سلسبیل اور درخت نور کے اور خوبصورت حوریں جن کی زلفوں کے نور کا یہ عالم ہوگا کہ اس سے زمین وآسمان روشنی اور خوشبو سے بھر جائے یہ جنتی شہر کن لوگوں کیلئے ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے جو قرض کے تقاضے میں نرمی کرتے ہیں۔

قَالَ جَامِعُهُ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ الْعَلَّامَةُ الْفَهَّامَةُ مَوْلَانَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ عَابِدُ السِّنْدِيُّ الْأَنْصَارِيُّ هٰذَا اٰخِرُ مَا وَجَدْتُهُ مِنْ رِوَايَةِ الْحَصْكَفِيِّ فِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَمَّ نَوَالُهُ عَلَى الْعِبَادِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَمْجَادِ فَقَطْ۔

اس مسند کے جامع شیخ محقق علامہ فہامہ مولانا شیخ محمد عابد السندی الانصاری نے کہا ہے کہ یہ آخری روایت ہے جو مجھے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ النعمان رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں بروایت حصکفی ملی ہے۔

اور تمام تعریفات اللہ کیلئے ہیں جس کے انعامات تمام بندوں پر ہیں۔ اور درود پاک ہو اس کے برگزیدہ رسول محمد مصطفی ﷺ پر۔ اور آپ ﷺ کی تمام آل پر آپ کے صحابہ پر آباؤ اجداد پر (فقط)۔

"تمت بالخیر"



مکتبہ ضیاء العلوم
صدر راولپنڈی